گودے او سپر بھی لعنت ہی اخرج الشیخان عن ابن مسعود قال لعن اللہ الواشمات و المستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ لعنت کی اللہ نے اون عورتون پر جو نیلا گودین اور جو اپنے نیلا گوداوین اور ماتھے کے بال اوکھڑانے والیان اور جو خوبصورتی کے لیے اپنے دانت الگ الگ کرین کہ یہ بدل ڈالنے والیان ہین اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو **ف** بعضی عورتون کے دانت بڑے بڑے ہوتے ہین سو وہ ریت کر چھوٹے چھوٹے الگ الگ کرتی ہین خوبصورتی کے لیے اور بعض عورتون کے سر کے بال ماتھے تک ہوتے ہین تو وہ ماتھا بڑا کرنے کو وہ بال اوکھاڑتی ہین اور بعضی عورتین نیلا گودتی اور گوداتی ہین سو یہ سب خدا کی لعنت مین گرفتار ہین کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورت بدل ڈالتی ہین اخرج ابو داؤد عن عائشۃ قالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرجلۃ من النساء ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ لعنت فرمائی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردینے والی عورت پر **ف** یہ بیئل حدیثین مشکوۃ کے باب الرجل مین لکھی ہین مومنین کو لازم ہی کہ اپنر عمل کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت مردون کا لباس پہنے یعنی قبا انگرکھا جو تا مردون کا سا پہنے پلڑی موںڈاسا ہتیار باندھے گھوڑے پر سوار ہووے مردون کی سی گفتگو کرے مردون کی طرح پائجامہ پہنے یا اور باتین مردون کیسی کرے تو اوسپر خدا کی لعنت پڑتی ہی پھر عورت کو اپنی زینت اور سنگھار نکرنا یعنی منھدی سرمہ نہ لگانا یہ بھی گویا مردونکی وضع اختیار کرنا ہی ہر چند زینت کے متعلق اور بہت باتین ممنوع ہین کہ لوگون مین رائج ہین مگر بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسیقدر پر کفایت کی اس خاکسار ہیچدان مترجم نے بھی اسی لحاظ سے راہ اختصار کی اختیار کی ٭ الحمد للہ ثم الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وعترتہ وعلی کل من اتخذ سبیلہ وجعل القرآن دلیلہ کہ یہ ترجمہ اتمام کو پہونچا اللہ تعالی محض اپنے کرم سے قبول کرے اور اس گنہگار کو اور سب بھائی مسلمانون کو توفیق دے کہ عقیدہ توحید کا خوب درست کرین اور جمیع انواع شرک سے بچین اور سنت رسول کریم کو اختیار کرین اور بدعات سے اجتناب رکھین اور تقدیر پر ایمان مضبوط کر کے ایمان اپنا ٹھیک کرین توکل اللہ پر کرین اور حضرتؐ کے اصحاب اور اہلبیت بلکہ جمیع متوسلون سے محبت رکھین اور اونکے رتبہ کو تحقیر

لہ لاحمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فاخذ شفرۃ فقطع بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون میں سے کہا کہ ابن حنظلہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا خوب آدمی ہے خریم اسدی اگر نہ ہوتی بادسکی چوٹی اور نہ لٹکتی ہوتی اوسکی ازار سو پہونچی یہ خبر خریم کو تو لی اوسنے چھری پھر کاٹی چوٹی دونوں کانون تک اور اونچی کرلی ازار پنڈلیون کے ادھ بیچ تک ف یعنی خریم اسدی ایک اصحاب تھے اونکے حق مین حضرت نے فرمایا کہ اوسمین سب خوبیان ہین اور بہت اچھا آدمی ہے مگر یہ دو نقصان ہین ایک تو یہ کہ اوسکے بال سر کے لمبے لمبے ہین دوسرے یہ کہ اوسکی ازار نیچی ہے سو یہ خبر حضرت خریم کو پہونچی کہ حضرت نے میرے حقمین یون فرمایا تو اونھون نے فوراً اپنے سر کے بال کاٹ کر دو لو کانون تک رکھے اور ازار اونچی کرکے باندھی کہ پنڈلی کے درمیان مین رکھی زانو سے نیچے اور ٹخنے سے اوپر زانو اور ٹخنے کے درمیان مین تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سر کے بال زیادہ لمبے رکھنا اور ازار یعنی تہمد یا پائجامہ نیچا رکھنا ممنوع ہے بہتر یون ہی ہے جیسا حضرت خریم نے کیا اخرج ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بہذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رایحۃ الجنۃ ترجمہ ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہوگی ایک قوم آخر زمانہ مین کہ خضاب کرینگی اس سیاہی سے جیسے سینہ کبوتر کا وہ نہ پاوینگے خوشبو بہشت کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیاہ خضاب کرنا چمکتا ہوا جیسے کبوتر کا سینہ حرام ہے اور کرنیوالے کو بو بھی بہشت کی نصیب نہوگی مگر ہان سرخ یا زرد خضاب جہاد مین اگر مسلمان کرے تاکہ کافر اوسکو بوڑھا نجانین تو درست ہے سیاہ وہان بھی درست نہین اور اپنی زینت کے واسطے کیسا ہی خضاب ہو کرنا بچنا ہے اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے بالون مین جوڑ لگانے والی پر اور لگوانے والی پر اور نیلا گودنے والی اور گدوانے والی پر ف یعنی خدا کی لعنت پڑتی ہے جسکے بال جوڑے جاویں اوس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اوسپر بھی اور جو اپنے بدن پر نیلا گودے اوسپر بھی اور جو اپنے ہاتھ سے

اپنے گناہون کی معافی یا اپنا بلند درجہ اور زیادہ ثواب اور خدا کا نور نہین چاہتا بلکہ الٹا برائیون
کا ہی اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای صبیا قد حلق بعض راسہ
وترک بعضہ فنہیہم عن ذلک وقال احلقوا کلہ او اترکوا کلہ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک لڑکے کو کہ مونڈا ہوا تھا تھوڑا سا سر اوسکا اور
چھوٹا ہوا تھا تھوڑا سا سو منع کیا اوسکے وارثون کو اس سے اور فرمایا کہ مونڈو سب سر اسکا یا چھوڑو
سب سر اوسکا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پٹے یا بری یا چندوا یا کاکلین یا قلمین یا
چوٹیان لڑکون کے سر پر رکھنا نہین درست باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہین مگر اوس سے اونکے
وارثون پر گناہ ہوتا ہے سو اونکو چاہیے کہ اوسکا سر منڈا دین یا سب سر پر بال رکھین اور جب
لڑکے غیر مکلف کو اسطرح بال رکھنا بچنا چاہیے تو بڑون کو تو بدرجہ اولی بچنا چاہیے بلکہ ہر مسلمان کو
مناسب ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اسطرح پر بال رکھے ہوئے دیکھے تو سنت کی پیروی
کر کے منع کر دے اخرج ابو داؤد عن الحجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالک فحدثتنی اختی
المغیرۃ قالت وانت یومئذ غلام ولک قرنان او قصتان فمسح راسک وبرک علیک وقال
احلقوا ہذین او قصوہما فان ہذا زی الیہود ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ حجاج ابن حسان نے
نقل کیا کہ ہم گئے تھے انس بن مالک رضی کے پاس سو مجھ سے ذکر کیا کہ میری بہن مغیرہ نے کہا کہ اون دنون
تو لڑکا تھا اور تیری دو کاکلین کندھے پر پڑی ہوئی تھین یا کہا کہ دو چوٹیان تھین سو انس رضی نے
تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور بارک اللہ کہا تجکو اور فرمایا کہ منڈواؤ انکو یا کتروا ڈالو انکو اسلیے کہ یہ وضع
یہود کی ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کاکلین چوٹیان پٹے رکھنا یہود کی علامت
اور وردی ہے مسلمان کو بچنا چاہیے کہ اپنی اولاد کو کافرون کی سی اولاد بنا دے اور اگر کسی نے بیخبری سے
ایسے بال رکھے ہون تو دور کر دے منڈوا ڈالے یا کتروا ڈالے ایسے کہا اور جابون بین ملجاوین اور
حضرت کے اصحاب جو بڑے بزرگ تھے جب وہ کاکل اور چوٹی رکھنے سے ناراض ہوتے تھے تو اور بزرگ
چوٹیان اور کاکلین رکھنے سے کب خوش ہونگے بزرگون کے نام کی چوٹیان اور کاکلین رکھنا اور
زیادہ حماقت اور نادانی ہے بزرگون کو بالون سے کیا مطلب اخرج ابو داؤد عن ابی الحنظلیۃ رجل
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم الرجل خریم الاسدی

اسطرح پر رکھو کہ کسی طرح کافروں سے مشابہ ہو کہ صورت ہی دیکھنے سے معلوم ہو جاوے کہ یہ شخص مسلمان ہے
سو داڑھیاں بڑی بڑی کر دینی ایسی کہ جس جگہ سے یہ معلوم ہو کہ یہ آدمی ہے دین سے اوسکے ساتھ یہ بھی
معلوم ہو کہ اسکے منہ پر داڑھی بھی ہے سیاہی یا چونہ منہ پر نہیں لگاتا ہے اور موچھیں کم کر دینی جیسے بھویں اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بڑی داڑھی گویا علامت اور نشانی دین اسلام کی ہے بلکہ مسلمان کی وردی کے
قائم مقام ہے اور ایک مشت سے داڑھی کم کرنا یا موچھیں بڑی بڑی کرنا علامت کفر کی ہے اور داڑھی مثلاً
یا ٹھوڑی پر کم اور چپ و راست زیادہ رکھنا یہ علامت اور نشانی شرک کی ہے اور شعار اسلام سے بعید

اخرج الترمذی وابوداؤد والنسائی عن عبد اللہ ابن مغفل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عن الترجل الا غبا ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کنگھی کرنے سے مگر کبھی کبھی ف یعنی ہر روز کنگھی کرنا سر کے
بالوں میں مرد کو یا داڑھی میں یہ تکلف ہے اور محض زینت اور سنگار کے واسطے ہے سو یہ منع ہے ہاں کبھی کبھی
ایک روز یا دو روز یا تین روز یا ہفتہ کے بعد کر لیا کرے تا کہ بال خراب ہو جاویں اخرج ابوداؤد عن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تنتفوا الشیب فانہ نور المسلم من شاب
شیبۃ فی الاسلام کتب اللہ لہ بہا حسنۃ وکفر عنہ بہا خطیئۃ ورفعہ بہا درجۃ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عمرو
ابن شعیب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مت اوکھاڑو سفید بال اسلیے کہ یہ
نور ہے مسلمان کا جسکا سفید ہوا بال مسلمانی کی حالت میں لکھتا ہے خدا اوسکے لیے اوس سپید ہونے کے
سبب نیکی اور معاف کرتا ہے اوس سے اوسکا گناہ اور بلند کرتا ہے اوس سے اوسکا مرتبہ ف معلوم ہوا کہ سفید بال
ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے کہ ایک بال سفید ہونے سے اللہ تعالی کی طرف سے
نور آتا ہے اور ایک نیکی کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ اللہ کے یہاں اوسکا بلند
ہوتا ہے تو جوں جوں اوسکے بال سفید ہوتے جاتے ہیں اوتنا ہی نور بڑھتا جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے
جاتے ہیں اور درجے بلند ہوتے جاتے ہیں اور نیکیاں زیادہ ہوتی جاتی ہیں سبحان اللہ جسکو حاجت
توبہ کی ہو اوسی کے واسطے بال سفید ہونا خود تحفہ ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور
عابدوں کے لیے خود کو دیکھے مشقت عبادت ہے کہ ثواب زیادہ ہوتا جاتا ہے اور درجے بلند ہوتے جاتے ہیں
اور نور بڑھتا جاتا ہے پھر جسکو سفید بال داڑھی کا اپنے سر کا برا لگے اور وہ اوکھاڑے تو وہ شخص

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طیب الرجال ما ظہر ریحہ وخفی لونہ وطیب النساء ما ظہر لونہ
وخفی ریحہ ترجمہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خوشبو مردون کی وہ ہی جسکی کھلی ہووے بو اور چھپا ہووے
رنگ اور خوشبو عورتون کی وہ جسکا ظاہر ہو رنگ اور چھپی ہو بو اوسکی ف یعنی مردون کو ایسی
خوشبو لگانا حلال اور بہتر ہی کہ جسکی خوشبو تو معلوم ہو اور رنگ نہ معلوم ہو جیسے عطر اور عورتون کو ایسی
خوشبو لگانا چاہیے کہ جسکا رنگ ظاہر ہو اور خوشبو نزدیک سے معلوم ہو جیسے زعفران اور صندل سے
رنگا کپڑا اور جو اسطرح کا ہو اخرج مسلم عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فراش
للرجل وفراش لامراتہ والثالث للضیف والرابع للشیطان ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل
کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اوسکی عورت کے لیے
اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ف یہ تین حدیثین مشکوۃ کی کتاب اللباس
مین لکھی ہین وہانسے نقل کر کے یہان لکھی ہین یعنی اپنا اور اپنی عورت کے واسطے ایک بچھونا اور
مہمان کے واسطے ایک بچھونا زیادہ چاہیے پھر جسکے یہان مہمان اکثر آیا کرتے ہون اوسقدر اوسکو
مضائقہ نہین مگر اس تین قسم سے زیادہ بچھونا ہو وہ بچھونا شیطان کے لیے ہوگا یعنی وہ ریا اور
اسراف اور تکبر کے اسباب مین داخل ہی شیطان کا کام تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کسے ہوئے
پلنگ اور مسہریان اور دو تین طیار بچھونے بچھے ہوئے مکان مین زینت کے واسطے رکھا کرتے ہین اور ہر
مکان مین فرش بچھے رکھتے ہین سو یہ سب سامان شیطانی ہین اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب
ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
مخالفت کرو مشرکون سے بڑی بڑی کرو ڈاڑھیان اور کم کرو موچھین ف کافرون کے ملک مین
اکثر نصاریٰ داڑھی موچھین منڈواتے ہین اور سکھ داڑھی موچھ دونو رکھتے ہین اور ہندو اکثر داڑھی
منڈواتے اور بڑی بڑی موچھین رکھتے ہین اور بعضے کل موچھے رکھتے ہین اور بعضے خوبصورتی کے
واسطے داڑھی رکھکر بیچ مین سے چیر کر کانون پر باندھتے ہین اور مسلمان کو کافرون سے مخالفت
چاہیے اور داڑھی موچھ آدمی کے چہرہ پر ہوتی ہی اور پہلے چہرہ ہی پر خیال جاتا ہی سو فرمایا کہ داڑھی موچھ

کرتے ہیں ایک دیا سے یعنی اُن میں سے **ف** یعنی یہ جو لوگ یعنی حویلی مکان کو آراستہ کرتے ہیں کہ
اوس میں ریشمی دیوارگیریاں اور چھتیں اور پردہ لگاتے ہیں یا عماریوں میں اور پالکیوں میں پالکیوں
میں یا دلہا میں حریر وغیرہ لگا کر مزین کرتے ہیں سو یہی مکان شیطانی گھر ہیں المقصود مکان کو دہ ہر
حاجت سے زیادہ بہت اونچا بنانا یا مکان کو بہت آراستہ چھتوں پردوں دیوارگیریوں سے کرنا یہ سب
شیطان کے کام ہیں سو ایسے مسلمان کو پرہیز کرنا چاہیے اخرج الشیخان عن انس قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یتزعفر الرجل ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا انس نے نقل کیا کہ منع
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زعفران لگانے سے مرد کو **ف** یعنی مرد کو خوشبو کے واسطے
یا زینت کے لیے اپنے کپڑے میں یا بالوں میں یا ہاتھ پاؤں میں زعفران یا کیسر لگانے سے منع فرمایا سو مرد
کو اس طرح پر زعفران کا استعمال کرنا حرام ہے اخرج الترمذی والنسائی عن یعلی ابن مرۃ ان النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم رای علیہ خلوقا فقال الک امراۃ قال لا قال اغسلہ ثم اغسلہ ثم اغسلہ ثم لا تعدہ ترجمہ
ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا کہ یعلی ابن مرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا خلوق
اوسکو لگا ہوا فرمایا کیا تیری عورت ہے شاید عورت کے بدن سے اوسکے خلوق لگ گیا اوسنے کہا کہ نہ
فرمایا کہ اوسکو دھو پھر دھو پھر دھو پھر ایسا کبھو **ف** عرب کی عورتیں کیسر وغیرہ کئی چیزیں ملا کر
ملا کر اوسکو خوشبو بناتی ہیں جیسے ہندوستان میں سلکا سو وہ مرد کو لگانا حرام ہے سو حضرت نے یعلی کو
لگائے ہوئے دیکھا تو تین بار دھلوایا اور آیندہ کو منع فرمایا اخرج ابو داؤد عن ابی موسی قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقبل اللہ صلوۃ رجل فی جسدہ شئ من خلوق ترجمہ ابو داؤد نے
ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نہیں قبول
کرتا نماز اوس شخص کی جسکے بدن میں کچھ بھی خلوق ہو اخرج ابو داؤد عن عمار بن یاسر قال قدمت
علی اہلی من سفر وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فسلمت علیہ فلم یرد علی وقال اذہب فاغسل ہذا عنک ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا
کہ عمار نے نقل کیا کہ میں آیا تھا اپنے گھر سفر سے اور پھٹ گئے تھے میرے ہاتھ سو گھر والوں نے
میرے خلوق لگایا زعفران کا سو صبح کو میں آیا رسول خدا کے پاس تو سلام کیا میں نے تو نہ
جواب دیا مجھکو اور فرمایا کہ جا دھو ڈال اسکو بدن سے اخرج الترمذی وابو داؤد والنسائی عن ابی ہریرۃ

یوم فلم یرہا قال ما فعلت القبۃ قالوا اشتکی الینا صاحبہا اعراضک عنہ فاخبرناہ فہدمہا فقال اما کل

بناء وبال علی صاحبہ الا ما لا الا ما لا بد منہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الرقاق مین لکھا ہو کہ
ابوداود نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر آئے ایک دن اور
ہم اونکے ساتھ تھے تو دیکھا ایک گول گھر بلند سو فرمایا کہ یہ کیا ہی اصحابون نے کہا یہ فلانے
آدمی کا ہی انصار مین سے تو چپ ہو رہے اور اوٹھا رکھا اس بات کو اپنے دل مین اوس وقت تک
کہ وہ مالک اوسکا آیا تو سلام کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون مین تو منھ پھیر لیا
حضرت نے اوس سے کیا حضرت نے یہ کئی بار اسقدر کہ پہچانا اوس آدمی نے غصہ اسمین اور
منھ پھیرنا اپنی طرف سے سو شکوہ کیا اوسنے اس بات کا اصحابون سے اور کہا قسم خدا کی مین
ناخوش پاتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اصحابون نے کہا آپ نکلے تھے سو تیرا گول گھر
دیکھا تھا تو پھر وہ آدمی اپنے گول گھر کی طرف سو کھود ڈالا اوسکو ایسا کہ برابر کر دیا زمین سے پھر
نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن تو نہ دیکھا اوس گول گھر کو سو فرمایا کیا ہوا وہ گول گھر
یارون نے عرض کیا کہ شکوہ کیا ہمارے سامنے اوسکے مالک نے آپکے منھ پھیر لینے کا سو ہمنے خبر کر دی
سو کھود ڈالا اوسنے وہ تو فرمایا حضرت نے کہ خبردار رہو کہ کل مکان بنانا گناہ ہی مکان والے پر مگر جو
ضرور ہو اوسقدر جو لابد ہی **ف** یعنی جو مکان ون کے یارات کے بیٹھنے رہنے کے واسطے
ضروری ہی یا اسباب رکھنے کو جانور کے آرام کو ہو اوسکا مضائقہ نہین یا جس مکان کے بنانے کا
خدا و رسول کا حکم ہو جیسے مسجد سوا اسکے اور مکان بنانا یا اپنے مکان اونچے اونچے بلند بہت بنانا وبال
و گناہ ہی چنانچہ اوس مرد مسلمان انصار کا گول گھر بلند بنا ہوا دیکھکر حضرت ایسے ناخوش ہوئے
کہ اوسکی طرف سے منھ پھیر لیا اور باوجودیکہ اوسنے کئی مرتبہ سلام کیا حضرت نے جواب نہ دیا پھر
اوسنے حضرت کے ناخوش ہونے کے سبب وہ کھود ڈالا سو ہر مسلمان کو ایسا ہی چاہیے اخرج

ابوداود عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکون بیوت للشیاطین قال

سعید لا اراہا الا ہذہ الاقفاص التی یستر الناس بالدیباج ترجمہ مشکوۃ کے باب آداب السفر مین
لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہونگے
یا بعضے گھر شیطانون کے سعید نے کہا کہ مین نہین جانتا ہون وہ گھر مگر یہی پنجرے کہ پوشش اوسکی

اور اسکے لیے پردہ ہیں سو وہ یوں ہے کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں پھر
نہ بھولا حق اللہ کا اوسکی سواری میں اور نہ اوسکی گردن میں یعنی کسیکو کبھی مانگے بھی دے
اور اوسکی زکوۃ بھی دے اور خبرگیری اوسکے کھانے پینے کی رکھے سو ایسے گھوڑے آدمی کے واسطے
موجب عیب پوشی کا ہیں کہ اوسکو کوئی محتاج نہیں جانتا اور وہ جو اوسکے لیے اجر ہیں سو وہ یوں ہے
کہ آدمی نے گھوڑا باندھا اللہ کی راہ میں مسلمانوں کے واسطے یعنی اسلیے کہ تا مسلمان اوس پر
سوار ہوکر جہاد کریں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نام کے واسطے اور فخر کے لیے گھوڑے رکھنا حرام
ہیں پھر کوتل گھوڑے سواریوں کے ساتھ رکھنا تو صریح گناہ کا کام ہے مگر ہاں گھوڑے سواری کے لیے
یا جہاد کی نیت پر باندھنا درست اور بہتر ہے سو سواری کے گھوڑوں میں دو حق ادا بھی لگے ہوئے ہیں
ایک یہ کہ کبھی کسی مسلمان حاجتمند کو عاریتاً بھی سوار ہونے کو دے دوسرے یہ اگر وہ گھوڑے
جنگل سے چراتے ہوں تو اونکی زکوۃ بھی دے اخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الرقاق میں لکھا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرچ سب اللہ کی راہ
میں ہے سوا مکان بنانے کے سو اوسمیں خیر نہیں ف اور جتنے خرچ ہیں اگرچہ وے خانہ داری کے
امور میں ہوں اگر اون خرچوں میں نیت ثواب کی ہو تو ثواب ملتا ہے مگر عمارت بنانے میں اگر نیت
ثواب کی کرے مگر ثواب نہیں ملتا مثلاً کسی نے گھر بنانے واسطے اس نیت پر بنایا کہ اوسمیں بیٹھکر عبادت
کرونگا یا اپنے جورو لڑکوں غلاموں چھوڑ کر ان کو یا اور رشتہ داروں کو کھانا کپڑا دیا اچھا اس نیت پر
کہ یہ اللہ کے سند میں یا دو اللہ نے انکا حق مجھپر رکھا ہے تو البتہ ثواب ملیگا اور مکان رہنے کا اگر حاجت
ضروری سے زیادہ بنایا جاوے اسیلیے خواہ جورو لڑکوں کے لیے اوسمیں ثواب نہیں ملتا پھر
مکان کی بہت سی زینت کرنا وہ تو محض رائگان ہے اخرج ابوداود عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ہذہ قالوا لہ اصحابہ ہذہ لفلان رجل من الانصار فسکت
وحملہا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبہا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک مرارا حتی عرف الرجل
الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکی ذلک الی اصحابہ فقال واللہ انی لانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم قالوا خرج فرای قبتک فرجع الی قبتہ فہدمہا حتی سواہا بالارض فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات

شجاعت اور جوانمردی اور زور جتانے کے واسطے بڑی بڑی ڈھالیں اور تیغیں اور بھاری بھاری
بندوقیں باندھنا اور سخت سخت کمانیں رکھنا نچاہیے شجاعت دل سے تعلق ہے اور فتح اللہ کی طرف سے ہے
ظاہری اسباب کے واسطے ہلکے ہلکے ہتیار کافی ہیں اخرج ابو داود عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکون ابل للشیاطین اما ابل فقد رایتها یخرج احدکم بجنیبات معه قد اسمنها
فلا یعلو بعیرا منها ویمر باخیه قد انقطع به فلا یحمله ترجمہ مشکوٰۃ کے باب آداب السفر میں لکھا ہے کہ
ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بعضے اونٹ
شیطانوں کے ہوتے ہیں سو وہ میں نے دیکھے کہ نکلتے ہیں بعضے شخص سانڈنیاں لیکر اپنے
ساتھ کہ اونکو موٹا کر رکھا ہے سو وہ سوار نہیں ہوتے کسی اونٹ پر اونمیں سے اور ہو نکلتے ہیں اپنے
بھائی پر کہ وہ تھک گیا چلنے سے تو نہیں سوار کر لیتے اوسکو یعنی یہ جو لوگ شان اور شوکت
نام کے واسطے اونٹ پالتے ہیں پھر جلو کے واسطے سواری میں ساتھ لیکر چلتے ہیں کہ نہ خود اوس پر
چڑھتے ہیں نہ اور کسی مسلمان بھائی کو اگرچہ وہ بیچارا منزل کا مارا تھکا ہو مگر اوس پر چڑھا نہیں لیتے یہ فقط
شان کے لیے اون سانڈنیوں کو کھلا کر موٹا موٹا کرتے ہیں سو وہ کسی کام تو آتی ہی نہیں مگر شیطانوں کی
ٹھہر جاتی ہیں کہ شیطان اس بات سے خوش ہوتا ہے اس حدیث سے پوچھا گیا کہ یہ جلو کی سانڈنیاں اونٹ
شیطان کا کارخانہ ہے اور مسلمان کو چاہیے کہ اوسکو شیطان کی سواری سمجھ کر دور کرے اور اور کام میں
لگاوے اور اپنے آپکو شیطان کی فہرست میں داخل نہ کرے اخرج مسلم عن ابی هریرة قال سئل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الخیل قال فالخیل ثلاثة هی لرجل وزر وهی لرجل ستر وهی لرجل اجر فاما التی هی
له وزر فرجل ربطها ریاء وفخرا ونواء علی اهل الاسلام فهی له وزر واما التی هی له ستر فرجل ربطها فی سبیل اللہ
ثم لم ینس حق اللہ فی ظهورها ولا رقابها فهی له ستر واما التی هی اجر فرجل ربطها فی سبیل اللہ لاهل الاسلام
ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب الزکوٰۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال گھوڑوں کا تو فرمایا کہ گھوڑے تین طرح کے ہیں ایک طرح کے
گھوڑے آدمی کے واسطے گناہ ہیں اور ایک گھوڑے آدمی کے حق میں موجب عیب پوشی کے ہیں اور ایک
قسم کے گھوڑے آدمی کے لیے ثواب ہیں سو وہ جو اوسکے لیے گناہ ہیں وہ اوس کے ہیں کہ آدمی نے گھوڑا باندھا
دکھلانے کو اور بڑائی کو اور چڑھائی کرنیکو مسلمانوں پر سو وہ گھوڑے اوسکے لیے گناہ ہیں اور وہ جو

نشست و برخاست مین مشابہت حرام ہے کہ مشابہت کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اخرج ابوداود عن
ابی ہریرۃ قال ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بمخنث قد خضب یدیہ ورجلیہ بالحناء فقال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما بال ہذا قال یتشبہ بالنساء فامر بہ فنفی عن النقیع فقیل یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم الا نقتلہ فقال انی نہیت عن قتل المصلین ترجمہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا
کہ لوگ لائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مخنث کو اوسنے رنگے تھے اپنے دونوں ہاتھ
اور دونوں پاؤن مہندی سے سو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا ہے یہ شخص لوگوں نے
کہا کہ یہ آپکو بنایا ہے عورتون کی طرح تو حکم کیا حضرت نے اوسکے لیے سو وہ نکالا گیا نقیع کی طرف پھر
لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم اسکو قتل نہ کر ڈالیں فرمایا کہ مجکو منع ہوا ہے قتل کرنا نمازیون کا
ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردون کو ذرا بات مین بھی عورتون کی مشابہت کرنا نہ چاہیے کہ اوس
شخص نے تو مہندی ہی ہاتھ پاؤن مین لگائی تھی سو حضرت نے اوسکو نکلوا دیا اور بستی میں اوسکا رہنا
گوارا نہ کیا پھر زینت کے واسطے مرد کو پان کھانا یا سرمہ لگانا یا کرتہ کا گریبان آگے کو عورتوں کی طرح سے رکھنا
یا نیچے پائجامہ پہننا یا لمبے لمبے بال سر پر رکھنا غرضکہ جس بات مین عورتوں سے مشابہت پائی جاتی ہو
مرد کو نہ چاہیے اور سرمہ شب کو لگانا مرد کے واسطے سنت ہے کہ اوسمیں کچھ زینت نہین صرف فائدہ مقصود ہے اور
یہ بھی اس حدیث سے دریافت ہوا کہ مخنث اور زنانے اور سدا سہاگن فقیر منہہ دیکھنے کے قابل نہیں ہیں
بلکہ اگر بے نمازی ہون تو قابل قتل کے ہیں اخرج ابن ماجہ عن علی قال کان بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قوس عربیۃ فرای رجلا بیدہ قوس فارسیۃ قال ما ہذہ القہا وعلیکم بہذہ واشباہہا ورماح القنا فانہا یؤید اللہ
لکم بہا فی الدین ویمکن لکم فی البلاد ترجمہ مشکوۃ کے باب اعداد آلات الجہاد مین لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے
ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں تھی کمان عربی سو دیکھا
ایک آدمی کو اوسکے ہاتھ میں تھی کمان فارسی فرمایا کہ یہ کیا ہے پھینک دے اسکو اور اختیار کر
ایسی اور اسیطرح کی اور تیر کہ اس سے مدد کریگا اللہ تمھاری دین مین اور عمل دیگا تمھارا ملکین
ف فارسی کمان سخت ہوتی ہے اور عربی کمان نرم ہوتی ہے سو فرمایا کہ ایسی فارسی کمان رکھنا
نہ چاہیے اسواسطے کہ فتح شکست اللہ کی طرف سے ہے سو عربی کمانین اور تیر بھی کافی ہیں کہ اسکے
سبب اللہ مدد کریگا اور دین جاری ہوگا اور ملکون مین عمل ہوگا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ

نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پیا برتن مین سونے کے یا چاندی کے
یا اوس برتن مین جسمین کچھ بھی سونا چاندی ہو سو وہ غرغر پیتا ہی اپنے پیٹ مین دوزخ کی
آگ **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کا برتن ہو یا چاندی کا یا دونون سے ملا ہو
یا جس برتن پر سونے یا چاندی کا ملمع ہو یا گل بوٹے سونے کے بنے ہوئے ہون یا فقط تحریرین
سونے کی یا چاندی کی ہون اوسمین کھانا پینا ایسا برا ہی کہ قیامت کے روز اوسکو دوزخ کی
آگ پلائی جائیگی اخرج البخاری عن ابن عباس قال لعن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
المخنثین من الرجال والمترجلات من النساء **ترجمہ** بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورت کی وضع بننے والے مردون کو
اور مرد کی وضع بننے والی عورت کو **ف** یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑکر مردانی وضع
اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑکر زنانی وضع اختیار کرے اون دونون پر لعنت ہی
یعنی خدا کی طرف سے پھٹکار پڑتی ہی کہ وہ شخص جیسا اوسکو خدا نے بنایا ہی اوسپر راضی نہین
دوسری قسم مین اپنے آپکو داخل کرتا ہی پھر یہ جو بعضے نام کے مرد اپنے آپکو سچا خوجہ کر ڈالتے ہین
سر پر بڑے بڑے بال رکھکر داڑھی منڈاکر مہندی مسی لگاکر پان کھاکر چھلے انگوٹھیان سرخ کپڑے
پہنکر اپنے آپکو عورت سا بناتے ہین وہ سب اسمین داخل ہین اور جو شخص جسقدر عورتون کی وضع اختیار
کرے وہ اوسیقدر اوسمین شامل ہی اسیطرح جو عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتیار باندھے یا انگرکھہ
قبا ٹوپی پگڑی مردانہ لباس پہنے اور مردانی گفتگو کرے غرضکہ چال ڈھال وضع مردانی اختیار کرے
تو اوسپر بھی لعنت ہی اور یہ بھی معلوم رہے کہ عورت کو سرمہ اور مہندی نہ لگانا خوشبو نہ ملنا اور باوجود
میسر ہونے کے زیور اپنا نہ پہننا رنگین کپڑے نہ پہننا اور سوا اپنے دین کی بات کے اور لکھنا پڑھنا یا دو
ہنر سیکھنا عورت کو منع ہی اخرج البخاری عن ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال **ترجمہ** بخاری نے
ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے
مشابہت کرنے والے مردون کو عورتون سے اور مشابہت کرنے والی عورتون کو مردون سے
مرد کو عورت سے اور عورت کو مرد سے وضع مین لباس مین گفتگو مین چال مین

باب الخاتم میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو شخص اپنی جورو کو آگ کا بالا پہنانا چاہے تو بالا پہناوے سونے کا اور جو شخص اپنی جورو کے
آگ کی ہنسلی ڈالا چاہے تو اوسکو چاہیے کہ پہناوے ہنسلی سونے کی اور جو کوئی چاہے کہ کڑے آگ کے
پہناوے اپنی جورو کو آگ کے تو کڑا یا کنگن پہناوے سونے کا مگر جائز ہے تمپر چاندی سو کھیل لو اوس سے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کا بالا اور بالیاں چھلے کڑے کنگن چوڑیاں ہنسلیاں عورتوں
کو پہننا حرام ہے مگر اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا پہننا عورتوں کو جائز ہے اور مردوں کو سونا
چاندی دونوں کا استعمال کرنا حرام ہے خواہ دونوں ملے ہوئے ہوں خواہ علیحدہ علیحدہ تو ان مضمونوں کو
یوں سمجھا چاہیے کہ یا یہ مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتوں کو پہننا مطلق درست ہے اور سونا اگر
نرا ہو جیسے کڑے ہنسلیاں بالی چھلے تو وہ نادرست ہے اور اگر اوس میں چاندی ملی ہو یا ملمع ہو یا جڑاؤ ہو
تو جائز اور مباح ہے یا یہ مطلب ہے کہ سونا بھی مطلق مباح ہے مگر استعمال اوسکا اچھا نہیں جیسے طلاق
دینا جائز ہے پر اچھا نہیں یا یہ حدیث اوس زیور کے حق میں ہے جسکی زکوٰۃ نہ دی لیکن اس حدیث میں
یوں فرمایا کہ سونے کا بالا اور ہنسلی اور کڑا گویا کہ آگ کا بالا اور ہنسلی اور کڑا ہے یعنی پہننے والے کا
وہ جسم دوزخ میں جلیگا تو مسلمان کو بہر حال بہتر ہے سونے کے زیور سے پرہیز ہی کرنا چاہیے صرف
زینت کے واسطے چاندی کیا کم ہے

اخرج الشیخان عن حذیفۃ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان نشرب فی آنیۃ الفضۃ والذہب وان ناکل فیہا وان نلبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ

ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ہمکو منع فرمایا چاندی اور سونے کے برتن میں پینے اور کھانے سے اور حریر اور دیبا
پہننے اور اوس پر بیٹھنے سے **ف** دیبا نام ہے ایک ریشمی کپڑے کا سو دیبا اور حریر کا پہننا
اور مسندیں اوسکی بنانا اور سونے چاندی کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے اور اوسمیں داخل ہیں
چاندی کا عطردان اور پیکدان خاصدان اور چمچی وغیرہ ظروف اور آلات چاندی سونے کے
ان سب کا استعمال حرام ہے

اخرج الدارقطنی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من شرب فی اناء ذہب او فضۃ او اناء فیہ شیء من ذلک فانما یجرجر فی بطنہ نار جہنم

ترجمہ مشکوۃ کے باب الاشربہ میں لکھا ہے کہ دارقطنی نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے

للرجل بعد ما ذہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خذ خاتمک انتفع بہ قال لا واللہ لا اخذہ ابدا وقد طرحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھی سونے کی انگوٹھی ایک شخص کے ہاتھ مین تو نکالا اوسکو اور پھینک دیا پھر فرمایا متوجہ ہوتا ہے کوئی شخص تم مین کا آگ کی چنگاری کی طرف تو لیتا ہے اوسکو اپنے ہاتھ مین پھر لوگون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوٹھ جانے کے بعد اوس آدمی سے کہا کہ لے لے اپنی انگوٹھی کچھ فائدہ حاصل کر لے اس سے اوسنے کہا کہ نہ لونگا مین اسکو کبھی کہ پھینک دیا ہے اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ف سبحان اللہ کامل مسلمان ایسے ہوتے ہین جیسا کہ وہ شخص تھا کہ اوسنے اپنی سونے کی انگوٹھی کو پھر نہ اوٹھا لیا اس لحاظ سے کہ جب خود حضرت نے اسکو میرے ہاتھ سے نکالکر پھینک دیا پھر مین کیونکر اوسکو اوٹھاؤن باوجودیکہ اصحابون نے اوسکو سمجھایا کہ اوٹھا لے اسے اور کچھ فائدہ حاصل کیجیو بیچیو یا عورت کو دیجیو مگر اوس نیک مرد نے نہ لی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی انگوٹھی چھلا مرد کو پہننا حرام ہے اور گویا یہ دوزخ کی چنگاریان ہین اخرج احمد وابو داود والنسائی عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال ان ہذین حرام علی ذکور امتی ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابو داود اور نسائی نے ذکر کیا کہ علیؑ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا حریر اپنے داہنے ہاتھ مین اور لیا سونا بائین ہاتھ مین پھر فرمایا کہ مقرر یہ دونو حرام ہین میری امت کے مردون پر

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرد کو استعمال کرنا زینت کے واسطے حریر اور سونے کا حرام ہے مگر ہان کوئی غرض صحیح اگر پیش آوے تو ہاتھ مین تھوڑی دیر لے لینا مضائقہ نہین جیسے اشرفی توڑانے کو اور حریر بیچنے کو یا کسی کے دکھلانے کو ہاتھ مین لے لینا مباح ہے اخرج ابو داود عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فیحلقہ حلقۃ من ذہب ومن احب ان یطوق حبیبہ طوقا من نار فلیطوقہ طوقا من ذہب ومن احب ان یسور حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذہب ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا ترجمہ مشکوۃ کے

الوداود نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ حضرت ابوبکر کی بیٹی بی بی اسما آئیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور اونکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو منھ پھیر لیا اونکی طرف سے حضرت نے اور فرمایا کہ ای اسما عورت جب پہنچے جوانی کو ہرگز مناسب نہین اوسکو کہ دکھائی دے اوسکا بدن سوا اسکے اور اسکے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف ف یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا نہیں درست اور کوئی عضو عورت کا کھلنا نچاہیے مگر چہرے کا اور گٹے تک ہاتھ کا کھلا رہنا مضائقہ نہین پھر بوٹ جالی اور کا چھا اور تنک اور لاہی یا اور باریک جھولا وغیرہ ایسا کپڑا کہ جس سے بدن نظر آوے پہننا نہین درست اور وہ عورت گویا ننگی ہے پھر جیسکے سامنے عورت کو ننگے پھرنا درست ہے اوسکے سامنے یہ بھی روا ہے

اخرج مالک عن علقمۃ بن ابی علقمۃ عن امہ قالت دخلت حفصۃ بنت عبدالرحمن علی عائشۃ وعلیہا خمار رقیق فشقتہ عائشۃ وکستہا خمارا کثیفا ترجمہ امام مالک نے ذکر کیا کہ علقمہ ابن ابی علقمہ نے اپنی مان سے سنا ہوا نقل کیا کہ عبدالرحمن کی بیٹی بی بی حفصہ آئیں بی بی عائشہ کے پاس باریک اوڑھنی اوڑھے ہوئے تو پھاڑ ڈالی بی بی عائشہ نے وہ اوڑھنی اور اوڑھائی اونکو گاڑھی اوڑھنی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو عورتوں کی بھی محفل میں ایسا باریک کپڑا پہننا نادرست ہے پھر دیور جیٹھ خاوند کے بھانجے بھتیجے وغیرہ مردوں کا تو کیا ذکر ہے سو یہ جو اس ملک میں رسم ہے کہ عورتیں دیور جیٹھ وغیرہ مردوں سے پردہ نہین کرتی ہیں اور اونکے سامنے کہنیوں تک ہاتھ اور گردن تک سر کھلے ہوئے بیدھڑک پھرا کرتی ہیں یہ محض حرام ہے باہر کے غیر مردوں میں اور ان مردوں کے پردہ کے معاملہ مین کچھ فرق نہیں ہے چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ شوہر کے بھائی بھتیجوں کے سامنے ہونا عورت کا درست ہے یا نہ حضرت نے فرمایا کہ ایسے رشتہ دار عورت کے حق مین گویا موت ہین یعنے جیسا لوگ موت سے ڈرتے اور بچتے اور پرہیز کرتے ہیں ویسا ہی خاوند کے بھائیوں وغیرہ سے عورت کو چھپنا اور پرہیز کرنا چاہیے مگر معلوم رہے کہ خاوند کے باپ یا بیٹے سے پردہ ضرور نہین اخرج مسلم عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای خاتما من ذہب فی ید رجل فنزعہ فطرحہ فقال یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلہا فی یدہ فقیل

وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیچی ہی ٹخنون سے ازار سے وہ دوزخ مین ہی **ف** ازار کہتے ہین لنگی تہمد کو اسمین شامل ہی پائجامہ سو جسقدر کہ ٹخنے سے نیچا ہو اوتنا پاؤن دوزخ مین ڈالا جاویگا یعنے نیچا پہننا کام دوزخیون کا ہی اخرج ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن سالم عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقمیص والعمامۃ من جر منہا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ **ترجمہ** ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نیچا کپڑا کرنا پائجامہ مین اور قمیص مین اور پگڑی مین منع ہی جسنے نیچا کیا انمین کچھ اترانے سے نظر نکریگا اللہ اوسکی طرف قیامت کے دن **ف** لنگی پائجامہ آدھی پنڈلی تک بہتر ہی اور ٹخنے سے اوپر تلک جائز ہی اور آستین گٹے تک چاہیے اور دامن نصف ساق تک چاہیے اور عمامہ پگڑی کا شملہ آدھی پیٹھ تلک درست ہی پھر اس سے زیادہ نیچا کوئی کپڑا اگر کوئی شخص کرے تو اوسکی طرف اللہ تعالی قیامت کو نظر مہربانی کی نکریگا اخرج احمد وابو داؤد وابن ماجہ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لبس ثوب شہرۃ فی الدنیا البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ **ترجمہ** امام احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کپڑا اشتہار ہونے کا پہنا دنیا مین پہناویگا اوسکو خدا تعالی کپڑا رسوائی کا قیامت کے دن **ف** یعنی جسنے ایسا کپڑا پہنا کہ اوسکے سبب مشہور ہو کہ یہ شخص ایسا ہی مثلاً سبز عمامہ اسواسطے باندھے کہ لوگ جانین کہ یہ سید ہی یا سیاہ یا سبز لباس اسواسطے پہنے کہ لوگ حاجی جانین یا اونچی اونچی ٹوپیان تاج سر پر دھرنا اور سیلیان اور کفنیان پہننا اور لنگیان باندھنا تاکہ لوگ فقیر جانین یا ایسا لباس پہننا کہ لوگ جانین کہ یہ امیر ہی حاکم ہی کرتا جبۂ غل اسواسطے پہنے کہ لوگ جانین کہ یہ مشائخ ہی عالم ہی بزرگ ہی خواہ کپڑا اس وضع کا ہو خواہ رنگ اس وضع کا ہو سب حرام ہی اور جزا اسکی قیامت کے روز رسوائی ہی مگر یہ معلوم رہے کہ سپاہیون کی وردی اس سے باہر ہی وہ اور بات ہی اخرج ابو داؤد عن عائشۃ ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق فاعرض عنہا وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا بلغت المحیض لن یصلح ان یری منہا الا ہذا وہذا واشار الی وجہہ وکفیہ **ترجمہ**

آئے میرے پاس جبرئیل کہا کہ آیا تھا میں تمہارے پاس کل سو روکا مجھکو کسی شے نے مکان میں جانے سے مگر اس سبب سے میں اندر گیا کہ تھیں دروازے پر تصویریں اور گھر میں تھا رنگین پردہ کہ اوس میں صورتیں تھیں اور گھر میں کتا تھا سو حکم کرو کہ سر دور کر دیے جاویں اون تصویروں کے جو دروازہ پر ہیں تو ہو جاویں جیسے درخت کی تصویر اور حکم کرو پردہ کو کہ پھاڑا جاوے تو بنائے جاویں دو تکیے پڑے رہیں پاؤں کے نیچے سو کتے ہو سو حکم کرو اوس کے واسطے کہ نکال دیا جاوے سو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نکلے گی ایک لمبی گردن دوزخ سے قیامت کے دن اوس کی دو آنکھیں ہونگی دیکھتی اور دو کان ہونگے سنتے اور زبان ہوگی بولتی کہیگی میں متعین ہوں تین شخص پر ہر مغرور ضدی پر اور بالکل ایسے لوگوں پر جنھوں نے ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اور معبود اور تصویر بنانے والوں پر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر درخت کی تصویر ہو یا ایسی تصویر ہو کہ ذلیل و خراب پاؤں کے نیچے پڑی رہے اوس سے کچھ تعظیم یا عبادت کی چیز کی مقصود نہ ہو اور وہ چیز بھی ہو دکی ہو جیسے پڑی رہتی ہو جیسے تکیہ وغیرہ کسی چیز کے اندر تصویر ہو کہ ظاہر میں معلوم ہوتی ہو تو مضائقہ نہیں مگر زیب و زینت کے لیے عورتوں کی تصویریں رکھنا خواہ دروازہ پر ہوں خواہ مکان کے اندر ہوں خواہ دیوار پر ہوں خواہ کپڑے پر ہوں اور دیوار گیریاں لگانا اور زینت کے واسطے کتے پالنا اور گھر میں رکھنا ایسا برا ہے کہ رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں آتے اور روز قیامت کو مصور اور کافر اور تکبر اور غرور اور سرکشی کرنے والے لوگ ایک ساتھ دوزخ کے عذاب میں گرفتار ہونگے اور دوزخ کی گردن دوڑ دوڑ کر اونکو پکڑے گی اخرج الشیخان عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لٹکایا اپنا کپڑا اترا کر اس سے تو نظر نہ کریگا خدا تعالی اوسکی طرف قیامت کے دن **ف** اگر کسی کا پائجامہ یا تہہ بند وغیرہ کپڑا اتفاقاً نیچا ہو گیا تو وہ بات علیحدہ ہے مگر زینت اور وضعداری کے واسطے کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا حرام ہے کہ اوس شخص کی طرف اللہ تعالی مہربانی کی نظر نہ کریگا اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اسفل من الکعبین من الازار فی النار ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ

اشتریتہا لتقعد علیہا و توسدہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم وقال ان البیت الذی فیہ الصور لا تدخلہ الملائکۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ مین نے خریدا ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تھین پھر جب اوسکو دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دروازے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے تو پہچانی مین نے اونکے چہرے پر ناخوشی تو کہا مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین توبہ کرتی ہون اللہ ورسول کے روبرو کیا گناہ کیا مین نے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیسا ہے یہ غالیچہ مین نے کہا تمھارے لیے خریدا ہے کہ اسپر بیٹھیے اور اسکا تکیہ بناؤ سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر یہ تصویرون والے عذاب مین پھنسینگے اور کہا جائیگا اونکو کہ جان ڈالو انمین جو بنایا تمنے اور فرمایا کہ جس گھر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتے نہیں آتے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زینت کے واسطے بھی تصویر کی چیز کا مکان مین رکھنا بچا ہیے چہ جائیکہ تصویرین بالخصوص بنانا اور خریدنا اور مکان مین زیب و زینت کے واسطے آئینون مین لگانا بلکہ سب تصویرون کو ناپاک سمجھ کر مکان سے دور کیجیے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خوش ہون اور متقی پرہیزگار پیر اور پیغمبر اور فرشتے اوس مکان مین آوین اونکے سبب مکان کی رونق اور زینت ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے مکان سے بھی مانوس ہونا بچا ہیے جسمین تصویرین سامنے رکھی ہون اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبریل قال اتیتک البارحۃ فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انہ کان علی الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیہ تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التماثیل الذی علی باب البیت فیقطع فیصیر کہیئۃ الشجرۃ وامر بالستر فلیقطع فلیجعل وسادتین منبوذتین توطا ان وامر بالکلب فلیخرج ففعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج عنق من النار یوم القیامۃ لہا عینان یبصران واذنان تسمعان ولسان ینطق یقول انی وکلت بثلثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا مع اللہ الہا آخر وبالمصورین ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

تو اس سے معلوم ہوا کہ مرد کو ریشمی کپڑے سے کمال احتیاط چاہیے اخرج الشیخان عن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہی عن لبس الحریر الا ہکذا ورفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصبعیہ الوسطی والسبابۃ وضمہما **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا پہننا ریشمی کپڑے کا مگر اسقدر اور اوٹھائیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو انگلیاں بیچ کی اور شہادت کی اور ملایا ان دونوں کو **ف** دریائی مشجر جو کپڑا بالکل ریشمی ہو دو انگل چوڑی گوٹ سنجاف اوسکی لگانی درست ہے مرد کو اسیقدر زینت بہت ہے اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انما یلبس الحریر فی الدنیا من لاخلاق لہ فی الآخرۃ **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حریر وہی پہنیگا دنیا مین جسکو کچھ نصیب نہیں آخرت مین **ف** یعنی جو مرد دنیا مین حریر پہنیگا وہ اوس جہان کی نعمتوں سے محروم رہیگا غرضکہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مرد کو دارائی اور جھونی اور اطلس اور مشجر اور گلبدن اور ریشمی مخمل وغیرہ لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے اور جو کرے وہ ثواب آخرت سے محروم ہے اخرج الترمذی والبوداؤد عن عبد اللہ بن عمر قال مر رجل وعلیہ ثوبان احمران فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلم یرد علیہ **ترجمہ** ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ نکلا ایک مرد اور اوسکے بدن پر دو کپڑے سرخ تھے سو اوسنے سلام کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو جواب نہ دیا حضرت نے اوسکے سلام کا وعلیک السلام **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرخ کپڑا پہننا مرد کو ایسا سخت حرام ہے کہ حضرت نے سرخ کپڑا پہنے ہوئے شخص کے سلام کا جواب نہ دیا حالانکہ سلام کا جواب واجب ہے تو اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فاسق کے سلام کا بھی جواب دینا اچھا نہیں تاکہ وہ بار آوے پھر فاسق سے دوستی محبت رکھنے کا تو کیا ذکر ہے اخرج الشیخان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اشترت نمرقۃ فیہا التصاویر فلما رآہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قام علی الباب فلم یدخل فعرفت فی وجہہ الکراہیۃ قالت فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما بال ہذہ النمرقۃ قالت قلت

وٹھیون یا بنگلون مین رہنا مکانون کو فرش فروش جھاڑ فانوسون سے بہت آراستہ رکھنا
چاندی سونے کے برتنون کا استعمال کرنا غم مین سیاہ کپڑا پہننا داڑھی مونچھ مونڈانا یہ سب
نکی مشابہت ہے اور اپنی شان و شوکت کے واسطے سب سے اونچے ہو کر بیٹھنا یا کھڑے
ہونے کے واسطے سوار ہونا بہت سے جلو سواری مین شان و شوکت کے واسطے رکھنا ڈنکا
ماہی مراتب اور گھڑیال رکھنا کوئی جھک کر سلام کرے آداب تسلیمات بجا لاوے یا معاذ اللہ سجدہ
رے آس پاس قربان ہووے اوس سے راضی ہونا زری کمخواب تاش بادلہ اطلس کا لباس پہننا
چاندی سونے کے ظروف کا استعمال کرنا یہ سب قیاصرہ اور اکاسرہ اور کفار متکبرین کی مشابہت ہے سو
مشابہت کو یہ امور ترک کرنا اور ان امور سے مخالفت چاہیے اور بعضے اسباب زینت کے وہ ہین کہ مخصوص
ونکے حق مین حدیثین آئی ہین اخرج الترمذی والنسائی عن ابی موسی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم قال احل الذہب والحریر للاناث من امتی وحرم علی ذکورہا ترجمہ ترمذی اور نسائی نے ذکر کیا
ابی موسی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حلال ہے سونا اور حریر میری
ست کی عورتون پر اور حرام ہوا مردون پر ف حریر اوس کپڑے کو کہتے ہین جسکا تانا بانا بالکل
ب ریشم کا ہو یا بانا ریشم کا ہو سو ایسا کپڑا مرد کے حق مین اوسکا استعمال کرنا حرام ہے خواہ بوڑھا ہو
راہ جوان خواہ لڑکا مگر لڑکا گنہگار نہین ہوتا جو اوسکو پہناوے وہ گنہگار ہوتا ہے اور عورتون کو
ز ہے اخرج الشیخان عن علی رضی اللہ عنہ قال اہدیت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سیراء فبعث بہا الی فلبستہا فعرفت الغضب فی وجہہ فقال انی لم ابعث بہا الیک لتلبسہا
علیہ وآلہ وسلم اتانی جب[illegible] خمرا بین النساء ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے
ماثیل وکان فی البیت قرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جوڑا کہ اوسمین ریشمین دھاریان
اب البیت فیقطع فیصیر کہیئۃ ہمکو سو پہنا مین نے اوسکو تو دریافت کیا مین نے غصہ حضرت کے
وامر بالکلب فلیخرج ففعل رسول الـ ین بھیجا تھا تجکو اسواسطے کہ تو پہنے مین نے تو اسواسطے بھیجا تھا
یخرج عنق من النار یوم القیامۃ لہا عینان عورتون مین ف باوجودیکہ وہ کپڑا بالکل ریشمی
وکلت بثلثۃ بکل جبار عنید وبکل من دعا حضرت علی کو پیغمبر خدا پہنے ہوئے دیکھکر غصہ ہوئے
ین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ ملو پھاڑکر عورتون کے واسطے اوڑھنیان اوسکی بناوو

مانند ھا کرتے تھے اوسکے نیچے ٹوپی نہیں رکھتے تھے اور مسلمان ٹوپی پر پگڑی باندھتے تھے سو فرمایا کہ ہمارے
اور اونکے درمیان میں یہ فرق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو کافروں سے لباس مین
فرق کرنا چاہیے اگرچہ ادنی بات مین ہو اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال ان الیہود والنصاری لا یصبغون فخالفوہم ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہود اور نصاری ڈاڑھیاں نہین
رنگتے سو تم مخالفت کرو اونکی یعنی رنگو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضع مین کفار سے
مخالفت کرنا چاہیے تو ان تینون حدیثون کا مضمون دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی امر مین
کفار کی مشابہت کرنا نچاہیے مثلاً ہولی کی خوشی کرنا ہندوون سے ہولی کی ملاقات کرنا ہولی
کھیلنا ایسے آدمیون کو ہولی کا انعام دینا دیوالی میں روشنی کرنا دیوالی کی کھیلین مٹھائی
کھلونے آپس مین بانٹنا لڑکون لڑکیون کو بھی دینا دیوالی کا انعام نوکرون چاکرون کو دینا چاہیے
دیوالی مین روشنی کرتے ہین شب برات مین بہت سی روشنی کرنا دسہرے مین نیل کنٹھ دیکھنا
مبارک سمجھنا نیل کنٹھ دکھانے والے کو یا اپنے نوکرون چاکرون کو دسہرے کا انعام دینا دیوالی
دسہرے میں جانورون کو رنگنا بسنت مین بسنتی پوشاک پہننا بسنت کے سبب مکان بسنتی رنگنا
دسہرے بسنت کو پریاگ گنگا ہردوار وغیرہ میلون مین جانا جیسے مہادیو کنٹھی پہننے مین سیلیاں
کنٹھی پہننا چوٹیاں رکھنا داڑھی منڈانا مونچھیں بڑی رکھنا ماتھے پر قشقہ ٹیکا لگانا گائے گنگا پیپل
وغیرہ معابد ہنود کی تعظیم کرنا گائے کا گوشت نکھانا اوسکی تعظیم کے سبب برا سمجھنا دھوتی باندھنا
عورتون کو لہنگا پہننا چوکا دیکھنا گوبر کو پاک سمجھنا اشنان کو راجہ کنور ٹھاکر کہلانا پیتل پھول کے
اکثر برتنون کا استعمال کرنا لڑکون کو زیور پہنانا شادی مین کنگنا باندھنا منڈھا چھانا یا منڈھے کے
طور پر اور کچھ کھڑا کرنا ریشمی پوشاک کو مرد کے حق مین مضائقہ نہ سمجھنا اور استعمال کرنا یہ سب ہندوون کی
مشابہت اور نوروز کی خوشی کرنا یہود کی مشابہت اور کرسی میز لگاکر بیٹھنا میز پر چھری کانٹے سے کھانا
سینہ پر پیش گریبان رکھکر اوسمین بوتام لگانا او تنگ تنگ کپڑے پہننا کالر لگانا گفتار رفتار مین انگریزی
وضع اختیار کرنا بڑے دن کی تعظیم کرنا نصاری کو اوسکی مبارکباد دینا بڑے دن کے سلام کو جانا اوس
سبب سے مدد یا ڈالیان گذراننا بگھی سیج گاڑی کی سواری اختیار کرنا دم بریدہ گھوڑوں پر سوار ہونا

اوس ملک والے مسلمانون پر کافرون کی مشابہت کے سبب منع ہوجاتے ہین اور جو کام ہمارے دین مین فرض و واجب ہے اگر وہی کام کافر بھی کرنے لگین تو وہ کام ہمکو چھوڑنا نہچاہیے اور جو کام مقتضاے بشریت اور آدمیت کا ہے اوس کام مین بھی کافرون کی مشابہت کا لحاظ نچاہیے جیسے کھانا پینا سونا جاگنا نکاح کرنا مگر ہان ان کامون مین کافر کوئی وضع مخصوص اپنی نکالین تو وہ وضع مخصوص البتہ مسلمان کو منع ہوجاویگی غرضکہ مشابہت کفار کی ہر حال بچاہیے خواہ لباس پوشاک مین ہو خواہ چال ڈھال وضع مین خواہ مکان و سواری مین ہو یا رسوم و عادات مین ہو یا اعیاد اور عبادات مین ہو اخرج احمد و ابو داود عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تشبہ بقوم فھو منھم ترجمہ امام احمد نے اور ابو داود نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے اپنے آپکو مشابہ کیا کسی قوم سے تو وہ اونھین مین ہے **ف** یعنی جو شخص جس قوم کے ساتھ مشابہت کرے پھر وہ قوم خواہ نصاریٰ ہو خواہ مجوس خواہ ہنود ہون خواہ فساق خواہ مرد ہون خواہ عورتین تو وہ شخص اونھین لوگون مین شمار ہوجاتا ہے پھر اگر بالکل مشابہت اختیار کی تو بالکل جو احکام اوس قوم کے حق مین جاری ہوتے ہین وہی اوسپر بھی جاری ہونگے اور اگر تھوڑی مشابہت اختیار کی تو اوسیقدر احکام اوس قوم کے اوسپر جاری ہونگے مثلاً کوئی کافر اگر کسی مسلمان کی وضع بالکل مانند عبادات اور معاملات اور عادات اور رسوم کے اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمانون کیساتھ جیسے معاملات کیے جاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتھ بھی کیے جائینگے پھر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہوگا تو آخرت مین بھی مسلمانون کے ساتھ بہشت مین ہوگا اور اگر صرف ظاہرداری کے واسطے مسلمان ہے تو دنیا ہی مین اوسکو مسلمان جانینگے اسیطرح جو مسلمان کافرون کی وضع اختیار کرے تو اوسکو بھی اونھین مین شمار کرینگے اگر نصاریٰ کی وضع اختیار کی نصرانی ہے اور اگر مجوس کی وضع اختیار کی تو مجوسی ہے اور اگر ہنود کی وضع اختیار کی تو ہندو ہے مسلمان نہین اخرج الترمذی عن رکانۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ رکانہ نے نقل کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرق ہمارے اور مشرکون کے درمیان مین یہ ہے کہ پگڑیان ٹوپیون پر **ف** یعنی مکہ کے مشرک صرف پگڑی

کھال ر... رہا ہے اور اکثر لوگ سفید بال داڑھی کے اوکھاڑتے ہین اور بعضی عورتین ماتھے کے بال
اوکھاڑ... رتی ہین اور بعض عورتیں بیلا گودتی ہین اور بعضی عورتین اپنے بڑے ہوئے دانت کو ریت کر
باریک اور برابر کرتی ہیں اور اکثر لوگ مہر انگوٹھی زیب کے واسطے بلا حاجت پہنے رہتے ہین اور بعضے
مرد مرد کے ساتھ ننگے ہو کر سوتے ہین اور بعضی عورتین ننگی ہو کر عورت کے ساتھ سوتی ہیں اور
بعضے لوگ کسیکا مال لوٹ کر کھا لیتے ہین سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب
باتون سے منع فرمایا کہ یہ کام سب زینت اور شوکت اور غرور کے ہین کہ دنیا کی طرف رجوع اور
اللہ سے غافل کرتے ہیں اخرج ابو داؤد والنسائی عن ابن مسعود قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکرہ الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر الازار والتختم بالذہب والتبرج
بالزینۃ لغیر محلہا ترجمہ مشکوۃ کے باب الخاتم میں لکھا ہے کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ ابن مسعود
نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برا معلوم ہوتا تھا زردی یعنی خوشبو کا مرد کو لگانا اور سفید بالوں کا تغیر
کرنا اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور بناؤ سنگھار کرنا حرام جگہ پر دکھانے کو ف
عرب میں دستور ہے کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کر کے اوسکا زرد سنگار بناتے ہیں سو اگر کوئی
سنگار لگاتا یا سفید بالون کو سیاہ کرتا یا کوئی ٹخنے سے نیچی ازار پہنتا یا کوئی سونے کی انگوٹھی پہنتا
یا کوئی عورت سنگار کرتی غیرون کے دکھانے کے واسطے یہ کام حضرت کو برے معلوم ہوتے تھے تو مسلمان
ان کامون سے بچنا اور پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ سب زینتین بیجا ہین جب محل زینتوں کا حال
معلوم ہو چکا تو اب مفصل سنا چاہیے بعضے کام ایسے ہوتے ہیں کہ آدمی اپنی رسمت کیواسطے
کرتا ہے تو اوس سے کافرون کے ساتھ مشابہ ہو جاتا ہے اور مشابہت کفار کے ساتھ کرنا منع
سو سنا چاہیے کہ جو کام اپنے دین کی بات جانکر کافر کریں اور وہ بات مسلمانوں پر فرض
واجب ہو تو وہ بات مسلمان کو کرنا چاہیے یا جو کام کافرون کا مخصوص ہو کہ وہ علامت اور
پتا او نکا سمجھا جاوے تو وہ کام بھی مسلمان کو کرنا منع ہو جاتا ہے پھر بعضے کام وہ ہوتے ہیں کہ کافر جتنا
اوس ملک میں رہین اور وہ کام کرتے رہین تب تک مسلمانوں کو وہ کام منع رہتا ہے اور جب وہ کافر
جاتے رہیں تب وہ کام جائز ہو جاتا ہے اور بعضے کام ایسے ہوتے ہین کہ مسلمانوں کو جائز ہیں اور اگر
ایک ملک میں کافر غالب ہو گئے اور وہ کام اپنے دین کی رو سے وہ کافر کرنے لگے تو وہ کام

اب معلوم کیا چاہیے کہ زینت کے کرنے سے کبھی کفار سے مشابہت ہو جاتی ہے کبھی آدمی
دارائی ریشمی کپڑا پہننے لگتا ہے کبھی کسمبی کپڑا استعمال کرتا ہے کبھی مکان میں تصویریں لگاتا ہے
کبھی تصویروں کا کپڑا پہنتا ہے کبھی پائجامہ ٹخنوں سے نیچا اور لمبی لمبی آستینیں اور نیچے نیچے
انگرکھے قبائیں پہنتا ہے کبھی ایسا کپڑا پہنتا ہے جس سے مشہور ہو کہ یہ ملا ہے یہ مشائخ ہے یہ فقیر ہے
کبھی نہایت باریک کپڑے پہنتا ہے کبھی سونے کی انگوٹھیاں چھلے پہنتا ہے اور کوئی چاندی سونے کے
برتن استعمال کرتا ہے اور کوئی اپنی وضع عورتوں کی سی بناتا ہے کوئی ہتیاروں کی بہت زینت کرتا ہے
کوئی سواری کا بہت اہتمام کرتا ہے کوئی مکان کی بہت زیب و زینت کرتا ہے کوئی خوشبو میں ہمیشہ
مصروف رہتا ہے کوئی اپنے بالوں کا سنگھار کرتا ہے اور بعضی زینتیں ایسی ہیں کہ عورتوں کو بھی
نہیں درست سو ان سب زینتوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا مجمل اور مفصل سو
مجمل یہ ہے اخرج ابوداؤد والنسائی عن ابی ریحانۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عن عشر عن الوشر والوشم والنتف وعن مکامعۃ الرجل الرجل بغیر شعار وعن مکامعۃ المرأۃ المرأۃ
بغیر شعار وان یجعل الرجل فی اسفل ثیابہ حریرا مثل الاعاجم او یجعل علی منکبیہ حریرا مثل الاعاجم
وعن النہبی وعن رکوب النمور ولبوس الخاتم الا لذی سلطان ترجمہ ابوداؤد اور نسائی نے ذکر کیا
کہ ابو ریحانہ نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس باتوں سے عورت کو
دانت باریک کرنے سے اور نیلا گودنے سے اور بال اوکھاڑنے سے یعنی ڈاڑھی کا یا بانچھے کا
اور دو مردوں کے ساتھ سونے سے بے لباس اور دو عورتوں کا ساتھ سونا بے لباس اور
اس سے کہ لگاوے مرد اپنے کپڑوں کے نیچے ریشمی عجمیوں کی طرح اور اس سے کہ لگاوے اپنے
مونڈھوں پر ریشمی عجمیوں کی طرح اور منع فرمایا لوٹنے سے اور چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے
اور انگوٹھی پہننے سے مگر حکومت والے کو فقط بعضے لوگ نمود اور شان کے واسطے مونڈھوں پر
قبا اور لبادے اور فرغل وغیرہ کے ریشمیں کپڑا دارائی وغیرہ لگاتے ہیں جیسے میاں لوگ سمور
لگاتے ہیں اور بعضے آرام کے واسطے یا شان و شوکت کے لیے کپڑوں کا استر دارائی اور
اطلس وغیرہ ریشمی کا لگاتے ہیں یا نیچے کا کپڑا جیسے فتوحی وغیرہ ریشمی بناتے ہیں اور
بعضے لوگ چیتے کے چمڑے کا زین پوش بناتے ہیں اور کوئی ایسے ہی چیتے یا شیر وغیرہ کی

پردہ کہ لگا ہوا ہی گھر کے کونے مین تو لوٹے حضرت تو چلین اونکے پیچھے بی بی فاطمہؓ اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس چیز نے لوٹایا تمکو فرمایا کہ مجکو یا کسی ہی کو نہین لائق ہی کہ پیٹھے منقش و مزین گھر مین **ف** سبحان اللہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیٹی محبوبہ سیدۃ النساء بی بی فاطمہؓ کے گھر مین صرف اس سبب سے کہ وہان کونے مین ایک پردہ لگا ہوا تھا اندر تشریف نہ لیگئے اور پھر آئے اور فرمایا کہ پیغمبر کی شان سے یہ بعید ہی اور پیغمبر کو لائق نہین کہ ایسے گھر مین داخل ہو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکان مین دیوارگیریان لگانا اور آئینہ بندی کرنا اور جھاڑ فانوسین لٹکانا زیب و زینت کے واسطے یا گلکاری کرنا درست نہین اور پیغمبر کی پیروی مسلمان کو چاہیے کہ ایسے مکان مین نہ جاوے پھر کوئی مکان ہو دیوان خاص ہو یا دیوان عام شب باشی کا مکان ہو یا دن میں نشست کا رہنے کا مکان ہو یا مردے کا برج ہو یا مقبرہ چلّہ ہو یا درگاہ ہو امیر کا ہو یا فقیر کا فاسق کا ہو یا متقی کا ہو مگر ہان جو دینی کچھ ضرورت ہو وہ بات جدی ہی اخرج الترمذی عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فیکفیک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلقی ثوبا حتی ترقعیہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ صدیقہؓ نے نقل کیا کہ مجھسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تو چاہے مجھسے ملے رہنا تو البتہ تجکو کافی ہی دنیا سے اسقدر جیسے مسافر سوار کا توشہ اور بچیو پاس بیٹھنے سے بڑے آدمیون کے اور اپنے کپڑے کو پرانا مت جانیو جبتک پیوند نہ لگاوے **ف** یعنی کپڑے کو جب پیوند لگیں تب جانیو کہ پرانا ہوا تب تک اوسکا پہننا چھوڑیو اور بڑے آدمیون کے پاس نہ بیٹھیو اونکو اپنے پاس ہٹلائیو اور دنیا کے اسباب سے اسیقدر فائدہ اوٹھائیو اور اسیقدر اسباب کو کافی جانیو جسقدر سوار اپنے رستے کے واسطے توشہ لیتا ہی اور سوار سبب تیز روی کے توشہ تھوڑا لیتا ہی بہ نسبت پیادے کے یعنی جسقدر کم ہو سکے اوسقدر دنیا کے اسباب پر کفایت کیجیو تو دنیا و آخرت مین میرا اور تیرا ساتھ رہیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا کا اسباب بہت سا جمع کرنا اور پرانے پھٹے کپڑے کو پرانا جاننا اور نہ پہننا اور بڑے آدمیون کے پاس نشست برخاست کرنا اچھا نہین خصوصًا علما اور مشائخ کے حق مین پھر بہت اپنی زینت کرنا اور صنعتین لگانا تو کاہیکو چاہیے

اللہ جو بڑا بزرگ ہی اخرج احمد والنسائی وابن ماجۃ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلوا واشربوا وتصدقوا والبسوا ما لم یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ
ترجمہ امام احمد اور نسائی نے اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن شعیب نے نقل کیا کہ میرا باپ
دادے سے سنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ اور پیو اور خیرات
کرو اور پہنو اسقدر کہ نہ ملجاوے بیجا خرچ کرنے مین اور اترانے مین ف یعنی جو کھانا اور
پینا اور خیرات بیجا خرچ کے طور پر ہو کہ کسیکا حق تلف ہوتا ہو یا دنیا و دین کا کچھ فائدہ نکلتا نہو وہ
نہین درست اور جسمین اترانا مین نکلتا ہو وہ کھانا پینا پوشاک بھی نہین درست اخرج
ابوداود عن عبد اللہ بن بریدۃ قال قال رجل لفضالۃ ابن عبید مالی اراک شعثا قال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہانا عن کثیر من الارفاہ قال مالی لااری علیک حذاء قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یامرنا ان نحتفی احیانا ترجمہ ابوداود نے ذکر کیا کہ عبد اللہ
بن بریدہ نے نقل کیا کہ ایک شخص نے فضالہ بن عبید سے کہا کہ مین کیون تجکو دیکھتا ہون
پریشان حال کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا ہم کو بہت سے رفاہ سے کہا پھر
کیون نہین دیکھتا تیرے پاس جوتیان کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمکو فرماتے تھے
کہ ہم رہا کرین ننگے پانون کبھی کبھی ف بہت سا مرفہ حال اور آسودہ وضع خواہ مخواہ مقطع
بننا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش نہین آتا تھا سو فرمایا کہ مقید نکلف کے نہو کبھی اگر
بالون مین کنگھی نہین کی خوشبو نہین لگائی سفید تکلف کے کپڑے نہین ہوئے تو نہین ہی سہی
بلکہ کبھی کبھی ننگے پانون بھی پھر لیا کرو تا کہ تکلف کی عادت جاتی رہے اخرج احمد وابن ماجۃ
عن سفینۃ ان فاطمۃ دعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجاء فوضع یدیہ علی عضادتی
الباب فرای القوم قد ضرب فی ناحیۃ البیت فرجع فتبعتہ فاطمۃ فقالت یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما ردک قال انہ لیس لی اولنبی ان یدخل بیتا مزوقا ترجمہ مشکوۃ کے
باب الولیمہ مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی سفینہ نے نقل کیا
کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کھانا کھلانے کو بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سو آئے تو رکھدیے اپنے دونون ہاتھ دروازے کے دونون بازوون پر سو دیکھا

بیٹھے ہوتے اور یہ عیش اور آسودگی اونکو فقط دنیا ہی مین تھی چند روز میں یہ سب چھوڑکر مرجاتے وہان دوزخ کے عذاب مین گرفتار ہوتے جیتے ہی تک یہ سب کچھ رہتا پھر آخر کو یہ سب فانی تھا باقی ہمیشگی کے واسطے وہی آخرت کا گھر ہے کہ وہان پرہیزگارون کو عیش وآرام دائمی ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ دنیا کی عیش وعشرت اور سرسری ریوڑی چیزین اور بڑے بڑے عالیشان مکان اور دروازے کافرون ہی کے واسطے ہیں بلکہ اکا فر اس سے بھی زیادہ دنیا کی عیش آسودگی کے لائق ہیں متقی مسلمان کو یہان صرف گذران کرلینا چاہیے آخر کو بہشت میں عیش وعشرت نصیب ہوگی اور یہ بھی دریافت ہوا کہ متقی مسلمان کو چاہیے کہ دنیا کی عیش وعشرت سے پرہیز کرے اور جسقدر عیش وعشرت مین کافرون کو دیکھے جانے کہ یہ اسکے واسطے کم ہے اس سے بھی زیادہ کے لائق یہ تھا اور بعضے مسلمان کو جو کچھ بادشاہت اور حکومت اور امیری دنیا کی ملی تو اونکو اوسمین کچھ اپنا عیش وعشرت مقصود تھا خلق اللہ کا فائدہ منظور تھا اونکے حق مین وہ دنیاداری اور فقیری برابر تھی اخرج ابوداؤد عن ابی امامہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذۃ من الایمان ان البذاذۃ من الایمان ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سنو سنو پرانے کپڑے پہننا اور زینت بہت نکرنا ایمان کی بات ہے اور پرانے کپڑے پہننا اور زیادہ بناؤ نکرنا ایمان کے کامون مین سے ہے ف یعنی جسکو آخرت کی نعمتون کی خواہش ہوتی ہے اور دنیا کی زیب وزینت خیال مین نہیں آتی ہے تو دنیا کے بہت تکلف کو وہ بیفائدہ جانتا ہے پھر اگر میلا کپڑا ہے تو کچھ پرواہ نہیں اور اگر پھٹا پرانا پیوند لگا ہے تو کچھ خیال نہین اخرج ابوداؤد عن سوید بن وہب عن رجل من ابناء اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ترک لبس ثوب جمال تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ ترجمہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ سوید ابن وہب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کے بیٹون میں سے ایک شخص اپنے باپ سے سنی ہوئی کہتا تھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے چھوڑ دیا زینت کا کپڑا پہننا عجز وانکسار کے لیے پہنا وےگا اوسکو

اور بالکل جہان کے علاج مہیا ہون اور خزانہ قارون کا پاس ہو ممکن نہین جو موت ایک لحظہ ٹلجاوے اور زندگی معلوم نہین کہ کتنی ہی اور موت یقینی اور عمر آدمی کی ہر ہر لحظہ کم ہوتی جاتی ہی لوگ جانتے ہین کہ زیادہ ہوتی ہی اور حال اوسکا ایسا ہی جیسے برف بیچنے والا کہ ہردم اوسکی برف پگلتی کم ہوتی جاتی ہی پگلنا یقینی اور بکنا موہوم پھر مرنے کے بعد وہ کارخانہ وہ اسباب پڑا رہجاتا ہی اور اوسکے چھوٹنے کا غم اور اپنی کم عمری کا الم ساتھ جاتا ہی اور گھر والون دوست آشناؤن کو افسوس باقی رہجاتا ہی یہ بیان اوسکے واسطے ہی جسکو دھیان ہی اور بیوقوف ضدی کو سمجھانا اور اندھے کے آگے آئینہ رکھنا بیفائدہ ہی پھر اسقدر زندگی کے لیے اسباب اور تجمل بہت سا اکٹھا کرنا اور اپنا بہت سا بناؤ اور سنگھار بنانا اور طرح داریان اور وضعین نکالنا ہوشمندی سے بعید ہی بلکہ مسلمان کو یون جاننا چاہیے کہ دنیا کا عیش و آرام مخصوص کافرون کے واسطے ہی اور آخرت کی نعمت اور بہشت ہمارے لیے ہی پھر مسلمان دنیا کی لذتون مین کیون پھنسجاوے

قال اللہ تعالیٰ ولولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ لجعلنا لمن یکفر بالرحمان لبیوتہم سقفا من فضۃ و معارج علیہا یظہرون ولبیوتہم ابوابا و سررا علیہا یتکؤن وزخرفا وان کل ذلک لما متاع الحیوۃ الدنیا والآخرۃ عند ربک للمتقین **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ زخرف مین کہ اور اگر یہ لحاظ نہو تا کہ لوگ ہوجاوینگے ایک گروہ تو ہم کردیتے اونکو جو منکر ہین رحمٰن سے اونکے گھرون کی چھتین چاندی کی اور سیڑھیان جسپر چڑھین اور اوسکے گھرون کے دروازے اور تخت جسپر تکیہ لگا بیٹھین اور سونے کے یہ سب کچھ نہین مگر دنیا کے جیتے اور آخرت تیرے رب کے یہان اونھین کو ہی جو پرہیزگار ہین **ف** یعنی کافرون کو آخرت مین عذاب ہونا ہی دنیا مین تو کچھ آرام و عیش کرلین مگر لحاظ یہ ہی کہ اور لوگ بھی کافرون کو زیادہ عیش و آرام مین دیکھ کر اونھین کی راہ اختیار کرکے سب ایک ہی گروہ ہوجاوینگے اس سبب سے کافرون کو زیادہ عیش دنیا مین ندیا اور نہین تو دنیا مین کافرون کو اسقدر آسودگی ہوتی کہ اونکے مکانون کی چھتین اور بالاخانہ کی سیڑھیان چاندی کی ہوتین سفید چمکتی ہوئی اور بڑے بڑے دروازے سونے کے پیشتاق ہوتے جھلکتے ہوئے اور وہان تکیہ دار تخت سونے کے بچھے ہوئے ہوتے اور اوپر یہ کافر

افسوس ہاتھ لگتا ہے اور وہ عورتیں بیٹے اور مال اور گھوڑے اور جانور اور کھیتی کچھ کام نہیں آتا ہے پھر ایسی چیز کی محبت میں کیوں مشغول رہے جو چیز تھوڑی محنت سے توٹے اور ہمیشہ باقی رہے اور عیش و آرام اوسمیں زیادہ ہو کیوں نہ حاصل کیجیے کہ وہ اللہ کے یہاں ملتا ہے یک قال اللہ تبارک و تعالی انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلنا من السماء فاختلط بہ نبات الارض مما یاکل الناس والانعام حتی اذا اخذت الارض زخرفھا وازینت وظن اھلھا انھم قادرون علیھا اتاھا امرنا لیلا او نہارا فجعلنا ھا حصیدا کان لم تغن بالامس کذلک نفصل الآیات لقوم یتفکرون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ یونس میں دنیا کا جیا وہی کہاوت ہے جیسے ہمنے پانی اوتارا آسمان سے پھر ایک مل نکلا اوسمیں سے سبزہ زمین کا جو کھادین آدمی اور جانور یہان تک کہ جب پکڑی زمین نے چمک اور سنگھار پر آئی اور انکلا رہیں والون نے یہ کہ ہمارے ہاتھ لگے ہو پہنچا اوسپر ہمارا حکم رات یا دن کو پھر کر ڈالا اوسکو کاٹ کر ڈھیر گویا کل کو یہان نہ تھی بستی اسیطرح ہم کھولتے ہیں پتے اون لوگون پاس جنکو دھیان ہے ف یعنی خشک زمین پر جیسے پانی آسمان سے برستا ہے تو وہیں سبزہ کھیت میں جمتا ہے کہ اوسمیں سے غلہ اور ساگ وغیرہ آدمیون کے کھانے کا ہوتا ہے اور گھانس پھوس جانورون کے کام آتا ہے تو اس کھیتون اور سبزہ کے سبب زمین کو رونق اور چمک ہوجاتی ہے کہ کوسون تک سبزہ اور گلزار نظر آتا ہے پھر جب زمین اسیطرح سنگھار پر آتی ہے تو کھیتی والے اور کھانے والے جانتے ہین کہ یہ اب ہمارے کام آویگی اور اوسکو دیکھ کر خوش ہوتے ہین پھر یکایک کوئی فوج آن پڑی اور سے اوس کھیتی اور سبزہ کو کاٹ کر ڈھیر کر دیا یا کوئی ہوا ایسی چلی یا کوئی کیڑا لگا یا دھوپ ایسی پڑی کہ وہ کھیتی اور سبزہ خشک ہو گیا گویا پچھلے دن میں وہاں تھا ہی نہیں اور وہ لوگ افسوس میں رہگئے ایسے ہی دنیا میں آدمی کی زندگی کا حال ہے کہ آدمی پہلے نہ تھا پھر سا تو روح آسمان سے آئی بدن میں ملکر قوت پکڑی اور انسانی حیوانی کام کرنے لگا اور ہنر اور عقل اور سلیقہ میں پورا ہوا پھر طرح طرح کی چیزیں جمع کرنے لگا گھر والون نے جانا اب ہمارے نصیبے چمکے اور اس سے گھر خوب درست ہو کر رونق پکڑیگا ناگاہ حکم الہی آیا رات کو یا دن کو پھر ترت وہ مرگیا اور اوسکو خاک میں برابر کر دیا گویا پیدا ہی ہوا تھا اگر ہزار طبیب مسیح وقت اور لاکھ حکیم لقمان ثانی موجود

یعنی سورہ آل عمران مین کہ رجھایا ہی لوگون کو مزے کی محبت پر چھوریتوان اور بیٹیون اور ڈھیر
جوڑے ہوئے سونے اور روپے کے اور گھوڑے پلے ہوئے اور مواشی اور کھیتی سے یہ برتنا ہی دنیا کی
زندگانی کا اور اللہ جو ہی اوسی پاس ہی اچھا ٹھکانا **ف** یعنی لوگون کو عورتون کی اور بیٹیون کی
اور بہت سی اشرفیون روپیے کی اور اچھے گھوڑون کی اور گائے بھینس اونٹ بیل بھیڑ بکری وغیرہ
جانورون کی اور کھیتی کی خواہش ہی اور اوسمین اونکو مزا ملا ہی سو ان چیزون کی محبت پر رکھ رہے
اور مشغول ہو رہے ہین رات دن اسی کی فکر مین لگے رہتے ہین اور انھین چیزون مین اپنی عزت
اور زینت سمجھتے ہین جسقدر اشرفی روپیا اور بیٹے زیادہ ہون اور گھوڑے موٹے موٹے پلے ہوئے
بہت ہون اور گائین بھینسین اونٹ کثرت سے ہون اور کھیتی گانون علاقہ بہت ہو اوسیقدر
اپنی عزت زیادہ سمجھتے ہین پھر اوس اشرفی روپیے سے بڑے بڑے اونچے سنگین وسیع
گلکاریون کے مکان بنانا پھر اوسمین چھتین اور دیوارگیریان اور جھاڑ اور فانوسین اور تصویرین
اور آئینے لگانا اور پردے باناتی لگانا اور تخت چوکیان کرسیان مشجر سے منڈھی ہوئی بچھانا اور
فرش طرح طرح کے اور قالین اور قالیچے تصویرون کے بچھانا اور پلنگ اور مسہریان موقع
موقع سے وہان بچھانا اور اوپچے تکیے اور پلنگ پوش اقسام اقسام کے لگانا اور خاصدان اور
پاندان عطردان اور رکابیان اور آبخورے اور گلاس چاندی سونے کے رکھنا اور استعمال
کرنا او کمخواب اور اطلس اور تمامی اور بادلہ اور تاش اور کتان اور دارائی اور تن زیب اور
خاصہ اور ململ پہننا اور بہت سے گھوڑے کوتل جلو مین رکھنا اور ہاتھیون اور بگھیون پر
سوار ہونا اور چوبدار اور نقیب اور نوبت نقارے ماہی مراتب رکھنا اور محل مین بہت سی
عورتین ہونا اور خزانہ بہت ہونا اور ملک بہت ہونا اپنا فخر بوجھتے ہین حالانکہ یہ جتنا اسباب دنیا کا ہی
اول تو ملتا نہین اوسکی تلاش مین کیا کیا محنتین مشقتین اوٹھاتے ہین اور اونا اونا کی خوشامد
مین صبح سے شام اور شام سے صبح کرتے ہین اور سیکڑون طرح کے جھوٹے اور فریب کرتے ہین
پھر اگر کسیکو یہ دنیا ہاتھ لگی تو رات دن اوسی کی محافظت مین اور اوسی کی افزایش مین بسر
کرتے ہین اور ایک دوسرے سے حسد اور بغض اور دشمنی پیدا کرتے ہین اور انجام اوسکا یہ ہی کہ بعضے
اوسکی تلاش مین اور بعضے حاصل ہونے کے بعد مر جاتے ہین اور یہ کارخانہ یونہین پڑا رہتا ہی اسکے چھوٹنے کا

رسمی اور عید اور شب برات کے روز مردوں کا ہم تازہ کرنا یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں کہ وہ بھی تیجا
دسواں چالیسواں رسمی کنا گت کرتے ہیں اور ہولی وغیرہ تیوہاروں میں اگلے مردوں کے بھی غم
یاد دلاتے ہیں جدا جدا حالت سے یاد میں رکھے ساتویں رسم افراط فی التزئین یعنی زینت
زیادہ کرنا اور سادی سیدھی وضع کو معیوب جاننا سو معلوم کیا چاہیے کہ بہتر کپڑا قیمتی پہننا
یا بہتر قیمتی برتن میں اچھا کھانا یا بہتر مکان میں رہنا اور بہتر سواری پر سوار ہونا بشرطیکہ وہ کپڑا
یا کھانا یا برتن اور سواری حلال کی قسم ہو اور جسقدر جائز ہے اوسقدر زینت کرنا منع نہیں بلکہ
اگر شکر کے واسطے ہو بہتر ہے مگر نام اور نمود کے واسطے یا تکبر او راترانے کی راہ سے ہو تو وہ
مکروہ یا حرام ہے پھر اگر نمود اور نام کے لیے یا تکبر اور اترانے کی راہ سے ہو مگر اوسمیں
کافروں یا فاسقوں یا بدعتیوں سے مشابہت ہو تو وہ کام بھی منع ہو جاتا ہے اگرچہ کرنے والے
کو مشابہت مقصود نہو اس زمانہ میں خصوصاً ہندوستان میں لوگ جو مکان اور پوشاک
اور سواری اور اسباب خانہ داری میں تکلف اور زینت زیادہ کرتے ہیں صرف اسیواسطے
کہ نمود ہو اور ہمجنسوں میں جو قوم برادری میں نام اور بڑائی ہو پھر یہاں تک نوبت پہونچی کہ
جائز ناجائز حرام اور حلال کی تمیز بھی نہیں رہی چنانچہ بعضی چیزیں خود بعینہ حرام ہیں جیسے مکانوں
میں تصویریں لگانا اور فرش اور تکیے مشجر دیبائی کمخواب اطلس کے مرد کے حق میں اور ایسے ہی کمخواب
اور اطلس اور تمامی اور تاش بادلا دارائی اور پٹھا اور بہت سا گوٹا اور سرخ کسنبی یا زرد
زعفرانی کپڑا یا ٹاٹ بافی جوتا انگوٹھیاں چھلے سونے کے مرد کو پہننا اور عطردان خاصدان اور
پیکدان اور رکابیاں اور کٹورے اور آبخورے چاندی سونے کے استعمال کرنا اور عورت کو نہایت
باریک کپڑا پہننا اور بعضی چیزیں زینت کی کافروں فاسقوں کی مشابہت کے سبب سے حرام
ہیں اور بعض اس سبب سے کہ اوسکے سبب تکبر اور غرور ہوتا ہے اور نمود اور نام کے واسطے
آدمی کرتا ہے اور جب ایسے کاموں میں آدمی پھنس جاتا ہے تو دنیا ہی کی طرف رجوع رہتا ہے اور
اللہ سے اور عاقبت سے غافل ہو جاتا ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ زین للناس حب الشہوات

من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذہب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام
والحرث ذلک متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے

کڑھائی نہ چڑھے اور پکوان نہ پکے اور چالیس روز تک گوشت نہ پکے یا کوئی چار پائی پر نہ سووے یا برس روز تک گھر مین سر کے کا اچار نہ پڑے بڑیان سٹویان نہ بنین سو یہ سب حرام ہی مسلمان کو چاہیے کہ ان سب رسوم کو اپنے گھر سے دور کرے اور یہ بھی معلوم ہو اگرچہ حاجت خوشبو کی اور سنگار کی نہو مگر اور عورتون کو چاہیے کہ تین روز کے بعد اور جس عورت کا شوہر مرا ہو وہ چار مہینے دس دن کے بعد سوگ موقوف کردے اور خوشبو لگاوے اور سنگار کرے اور سرخ کپڑے پہنے تاکہ یہ رسم اوٹھ جاوے

اخرج احمد وابن ماجہ عن عمران بن حصین وابی برزۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی جنازۃ فرای قوما قد طرحوا اردیتہم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابفعل الجاہلیۃ تاخذون او بصنیع الجاہلیۃ تشبہون لقد ہممت ان ادعوا علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا اردیتہم ولم یعودوا لذلک ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمران اور ابو برزہ نے نقل کیا کہ ہم باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے کے پیچھے سو دیکھا ایک لوگون کو کہ اوتار ڈالین تھین اونھون نے اپنی چادرین چلے جاتے پیراہن پہنے تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا جاہلیت کے کام کو اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کی رسم کی مشابہت کرتے ہو البتہ مین نے تو قصد کیا کہ بددعا کرون تم پر کہ تم اولٹ جاؤ اپنی اور صورتون مین سو کہا پھیرلین اونھون نے اپنی چادرین اور نہ عادت کی اس رسم کی ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت مین لباس کو ترک کرنا اور سر ننگے کرنا اور پانوٗن ننگے کرنا درست نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کی کوئی رسم اختیار کرنا مسلمان کو نچاہیے کہ اگلے کافرون کی یہ عادت تھی کہ جنازہ کے ساتھ جو جاتے تھے تو چادرین اوتار ڈالتے تھے یہ بات کچھ مسلمانون نے بھی ناواقفیت سے کی تو حضرت اسقدر ناخوش ہوئے کہ اونکے واسطے بددعا کرنے کا ارادہ کیا پھر جب اونکو سمجھایا تو اونھون نے اپنی اپنی چادرین لے لین اگر نہ لیتے تو حضرت بددعا کرتے تو وہ لوگ مسخ ہوکر آدمی سے سور یا بندر یا اور کچھ جانور کی صورت ہو جاتے تو مسلمان کو چاہیے کہ کافرون کی رسمین اپنے یہان سے دور کرے جیسے موت کے سبب چوڑیان نہ پہننا اور کپڑا نہ سینا یا چار پائی پر نہ سونا یا بڑیان سویان پکوان نہ پکانا کہ یہ بہت رسمین ہندوون سے سیکھی ہین اور تیجا دسوان چالیسوان چھ ماہی

دوسرے یہ کہ نہ پایا یا ملکہ ناامید ہو کر لوٹ گئی تو پیچھے سے آواز آئی کہ جس مردے کے
غم میں برس روز اوسکی قبر کے پاس بیٹھی رہی اوسکو تو پایا ہی نہیں آخر کو اوس سے
ناامید ہو کر گھر کو پھر گئی اسیطرح اگر ہزار برس تک اوسکے غم میں رہو تو وہ مردہ تو
پھر آنے کا نہیں زیادہ سوگ میں بیٹھنا اور بہت غم میں رہنا لاحاصل ہے اسقدر آدمی
خدا ہی کی عبادت کرے رائگان غم کرنا بیفائدہ ہے عن زینب قالت دخلت علی ام حبیبۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین توفی ابوہا ابو سفیان ابن حرب فدعت بطیب
فیہ صفرۃ خلوق او غیرہ فدھنت بہ جاریۃ ثم مست لعارضیہا ثم قالت واللہ ما لے
بالطیب من الحاجۃ غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یحل للمراۃ
تومن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشہر وعشرا
ترجمہ بی بی زینب نے نقل کیا کہ میں گئی بی بی ام حبیبہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی زوجہ کے پاس جب مرا تھا ابو سفیان اون بی بی کا باپ تو اونھوں نے
منگائی خوشبو کہ اوسمیں زردی زعفران کی تھی یا اور کچھ خوشبو ملی اپنے منھ پر پھر فرمایا
کہ قسم خدا کی مجکو کچھ خوشبو کی حاجت نہیں سوا اسکے کہ میں نے سنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ حلال نہیں اوس عورت پر جو ایمان رکھے
خدا پر اور قیامت کے دن پر کہ سوگ میں بیٹھے کسی مردے کے تین دن سے زیادہ
مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن سے
زیادہ سوگ میں رہنا بھائی کے باپ کے چچا کے ماموں کے بھانجے بھتیجے کے یا کسی غیر کے واسطے
سے حرام ہے مگر ہاں اپنے شوہر کے واسطے چار مہینے دس دن درست ہے اوسکے بعد
پھر حرام ہے اور مرد کے واسطے سوگ میں رہنا کہیں سے درست نہیں پھر یہ جو
عورتیں اور مرد تہا تک سوگ میں رہا کرتے ہیں کہ کوئی سرخ کپڑا نہ پہنے سرمہ نہ لگاوے
پان نہ کھاوے خوشبو نہ لگاوے چوڑیاں نہ پہنے کپڑا نہ سیے گھر میں یا رشتہ داروں میں کسیکی
شادی نہ ہووے یا بعض خرافات وہ ہیں جو سوگ سے بھی علاقہ نہیں رکھتے صرف
لوگوں نے حماقت کی راہ سے سوگ میں ٹھہر لیے ہیں کہ جب کوئی مر جاوے تو اوس گھر میں

بیان کرنا اور چلانا یہ شیطان کے بہکانے سے ہے کہ شیطان یہ بات دل مین ڈالتا ہے اور چلا کر رونے کی آواز شیطانی آواز ہے اس سے مسلمانون کو بچنا چاہیے پھر کوئی مُردہ ہو کسیکے واسطے ایسے کام کرنا نہین درست خواہ پیغمبر زادہ ہو یا امام یا امام زادہ ہو یا عوام مسلمانون سے ہو اور جو کوئی چلا کر رووے یا پیٹے یا بیان کرے وہ شیطان کے پھندے مین پھنسا ہے اوسکو باز رکھنا چاہیے اگر کہنے سے نہ مانے تو مقدور چلے تو مارنا چاہیے اور مقدور نہ چلے تو ایسی جگہ جانا نہ چاہیے اخرج

احمد وابن ماجۃ عن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تتبع جنازۃ معہا رانۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس جنازے کے ساتھ جانے سے جسکے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو **ف** یعنی جنازہ کے ساتھ جانا دفن کرنے کو سنت ہے لیکن اوس جنازے کے ساتھ جانا منع ہے جسکے ساتھ پیٹنے والی عورت ہو جیسے دعوت کھانے کو جانا سنت ہے مگر جس دعوت مین راگ باجا ہو وہان جانا منع ہے اخرج الطبرانی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان ہذہ النوائح یجعلن

یوم القیامۃ صفین فی جہنم صف عن یمینہم وصف عن یسارہم فینبحن علی اہل النار کما تنبح الکلاب ترجمہ طبرانی نے ذکر کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پیٹنے والیان بنائی جاوینگی دو قطارین دوزخ مین ایک قطار دہنی طرف اور ایک قطار بائین طرف تو نوحہ کرینگی دوزخیون پر جیسے روتے مین کتے **ف** یعنی یہ عورتین دوزخ مین جاوینگی اور اونکی آواز کتون کی سی ہوجاوے گی اور جیسے دنیا مین یہ مُردون پر پیٹا چلایا کرتی تھین وہان دوزخیون کے واسطے پیٹین گی ادھر اودھر اخرج البخاری تعلیقا قال

لما مات الحسن بن الحسن بن علی ضربت امراتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الا ہل وجدوا ما فقدوا فاجابہ آخر بل یئسوا فانقلبوا ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ جب مرے حسنؓ حضرت علیؓ کے پوتے یعنی حسن مثنیٰ تو کھڑا کیا اونکی عورت نے خیمہ اونکی قبر کے پاس ایک سال بھر پھر اوٹھایا دیا سنا ایک پکارنے والا کہتا ہے کہ سُن لو کیا پھلا پالیا جو کھویا تھا پھر جواب دیا اوسکو

سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس مُردہ پر کہ نوحہ ہوا عذاب کیا جاتا ہے
وسے اوسی بات پر اوس مردہ کو قیامت کے دن **ف** یعنی جو بات بیان کر کر عورتیں چلاتی پیٹتی ہیں
وہی بات قیامت کے روز فرشتے کہہ کہہ کر عذاب کرینگے کہ ایسا تھا اور ایسا تھا اخرج الترمذی عن ابی موسی
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلا
واسیداہ ونحوہ لکسلا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اہکذا کنت ترجمہ مشکوۃ کے باب البکا
علی المیت میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو مردہ مرے پھر کھڑا ہو وے اوس پر کوئی رونے والا سو کہے کہ ہائے
میرے پہاڑ اور ای میرے سردار اور اسیطرح کی باتیں کہیں تو متعین کرتا ہے اللہ دو فرشتے اوسکے لیے
کہ وہ اس مُردے کی چھاتی پر گھونسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ایسا تھا **ف** یعنی جو بیان
کر کے عورتیں بیان پیٹتی ہیں وہی بات کہکر فرشتے اوس مردے پر عذاب کرتے ہیں تو ہر مسلمان کو چاہیے
کہ اپنے مردوں کو عذاب سے بچاویں اور کسیکو پیٹنے چلانے بیان کرنے نہ دیں اور اپنے واسطے بھی
وصیت کر دیں کہ ہماری موت میں کوئی ایسی حرکتیں نہ کرے اخرج احمد عن ابن عباس قال
ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربہن بسوطہ فاخرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال
انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عز وجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان
فمن الشیطان ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے
نقل کیا کہ مریں بی بی زینب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی تو رونے لگیں عورتیں چلا کر تو حضرت عمر
رضی اللہ عنہ انکو مارنے لگے اپنے کوڑے سے تو علیحدہ کر دیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا کہ رہ ای عمر پھر فرمایا عورتوں کو کہ بچو شیطانی آواز سے پھر
فرمایا کہ جو کچھ ہووے آنکھ سے اور دل سے سو وہ اللہ عز وجل کی طرف سے ہے اور
رحمت کی قسم سے ہے اور جو کچھ ہووے ہاتھ سے اور زبان سے سو شیطان کی طرف
ف یعنی اگر دل سے غم ہو اور آنکھ سے آنسو نکلیں تو اسکا مضائقہ نہیں بلکہ اسمیں
اوسکا اختیار ہی نہیں سو یہ اللہ کی طرف سے رحمت ہے مگر ہاتھ سے پیٹنا اور زبان سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہین ہی ہمارے گروہ مین سے جو طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے
اور چلاوے جاہلیت کا سا چلانا ف ہمارے حضرتؐ سے پہلے جاہلیت کا وقت تھا او سوقت
مین کافرون کا دستور تھا کہ کوئی مرتا تو عورتین چلا کر رویا کرتی تھین اور پیٹتی تھین اور مُردے کے بیان
کرتی تھین سو فرمایا کہ جو ایسے کام کرے وہ ہمارے گروہ مین نہین یعنی مسلمانون مین داخل نہین

اخرج الشیخان عن ابی بردۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انا بری ممن حلق
وصلق وخرق ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ
ابی بردہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس سے جو سر کے
بال مونڈے اور چلا کر رووے اور گریبان پھاڑے ف یعنی کسیکے غم اور مصیبت مین جو کوئی اپنے
سر کے بال نوچے اور آواز سے رووے اور کپڑے پھاڑ ڈالے اوس سے مین بیزار ہون پھر جس سے پیغمبر
بیزار ہون وہ مسلمان کاہے کا اخرج مسلم عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن فذکر منہا النیاحۃ وقال النائحۃ اذا لم تتب قبل
موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا سربال من قطران ودرع من جرب ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء
علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک الاشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار باتین میری اُمت مین کفر کی باتون مین سے ہین لوگ اونکو نہین چھوڑتے
سو ذکر کیا اونمین چلا کر رونے کو اور فرمایا کہ چلا کر رونے والی عورت نے جو توبہ نکی اپنے مرنے سے پہلے
تو کھڑی کیجاویگی قیامت کے دن اور اوسکا پیراہن ہوگا چیڑھ کے تیل کا اور اوڑھنی خارش کی
ف یعنی جو عورت دنیا مین مردون پر نوحہ کیا کرتی تھی اور اوسنے اس سے توبہ نکی اور مرگئی تو روز
قیامت کو اللہ تعالی اوسکو خارشی کریگا اور چیڑھ کے تیل کا پیراہن اوسکو اوڑھایا جاویگا تا کہ
دوزخ مین خوب جلے اور خارش کے سبب سے ایذا زیادہ پاوے معاذ اللہ جس کام کے سبب دنیا مین
کچھ فائدہ نہین بلکہ اوس سے مردے کو عذاب ہو اور قیامت کے روز اوسکو عذاب ہو کیسا
برا کام ہی اخرج الشیخان عن المغیرۃ ابن شعبۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم یقول من نیح علیہ یعذب بما نیح علیہ یوم القیامۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء
علی المیت مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مغیرہ بن شعبہ نے نقل کیا

اور بڑا ایان مارنے والے خوش نہیں تھا اور سے معلوم ہوتے ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب
کوئی مرجاوے تو یہ جانے کہ اسکے تقدیر میں اتنی ہی عمر تھی اب افسوس کیا اور چلانے پیٹنے سے کیا
ہوتا ہے وہ مردہ تو مرکر ہرگز جینے کا نہیں اور پھر اوس رونے سے پیٹنے چلانے پر سوگ کرنے پر گور کرنا
اللہ کی درگاہ سے مغضوب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اترانے والے فخر کرنے والے کو دوست نہیں رکھتا

اخرج ابو داؤد عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النائحۃ
والمستمعۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے
نقل کیا کہ لعنت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چلانے والی عورت پر اور سننے والی پر ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نوحہ کرنے والی عورت اور سننے والی یہ دونوں ملعون ہیں اخرج الشیخان

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا تسمعون ان اللہ لا یعذب
بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بہذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت لیعذب ببکاء
اہلہ علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے ہو کہ اللہ تعالیٰ عذاب نہیں
کرتا آنکھ سے آنسو نکلنے پر اور دل کے غم پر مگر عذاب کرتا ہے اسکے سبب سے اشارہ کیا زبان کی طرف
کیا یا رحم کرتا ہے اور مقرر عذاب ہوتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے سے اوس پر ف یعنی دل میں
غم ہوا اور آنکھ سے آنسو نکلا یہ آدمی کے اختیار میں نہیں پھر اگر کوئی شخص مر گیا اور کسیکو
غم ہوا اور آنکھ سے آنسو نکلے تو کچھ مضائقہ نہیں مگر ہاں زبان سے اگر کچھ اللہ کی شکایت کی
یا اوس مردے کے بیان کیے تو البتہ عذاب ہوگا اور اگر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور صبر کیا
تو اللہ رحم کریگا اور مردے کے بیان کرنے اور اوسکے اوصاف بیان کرنے سے صرف ان
لوگوں ہی پر عذاب نہیں بلکہ اوس مردہ پر بھی عذاب ہوتا ہے تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
بیان کر کر پیٹنے چلانے والیاں اور وہ مردہ دونوں عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں اخرج الشیخان

عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس منا من
ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوۃ الجاہلیۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت
میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا

علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور خوشی سنا اون صبر کرنے والون کو کہ جب اونکو پہونچے کچھ مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسی کی طرف پھر جانا ہے ایسے لوگ اونھین پر شاباشین ہین اپنے رب کی اور مہربانی اور وہی ہین راہ پر **ف** یعنی جو لوگ مصیبت مین یہ بات کہین کہ ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسی نے پیدا کیا اور وہی کھانے پینے کو دیتا ہے اوسیکو ہمپر اختیار ہے جو چاہے سو کرے اوسکے کام مین ہمکو دم مارنے کی مجال نہین اور ایک روز آخر ہم سب اوسیکے طرف پھر جاینگے کہ مرینگے اور حشر نشر ہوگا سو ایسے لوگون کو اے پیغمبر خوشخبری سنا کہ اللہ اس بات پر اونکو شاباشی دیتا ہے اور اللہ کی مہربانی اونپر ہے اور وہی لوگ نیک راہ پر ہین پھر جو شخص برخلاف اسکے مصیبت مین صبر نکرے اور پیٹے چلاوے ہاے ہاے کرے اور کہے کہ ہاے فلانے کی موت ابھی آگئی اور اوسنے کچھ دنیا کا فائدہ نہ اوٹھایا اور کیا غضب کیا خدا کو اوسیکو مارنا تھا اور ہمکو خدا نے رنج مین پھنسایا غرضکہ ایسی ہی خرافاتین بکے اور بے صبری کے کام کرے تو اوسکے واسطے برخلاف شاباشی پھٹکار اور برخلاف رحمت کے غضب چاہیے کہ وہ نیک راہ پر نہین بلکہ بہکا ہوا ہے قال اللہ تعالی

ما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم الا فی کتٰب من قبل ان نبراہا ان ذلک علی اللہ یسیر لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتیکم واللہ لا یحب کل مختال فخور ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حدید مین کہ کوئی مصیبت نہین پڑا ملک مین اور نہ آپ تم مین جو نہین لکھی ایک کتاب مین اس سے پہلے کہ پیدا کرین ہم اوسکو دنیا مین بیشک یہ اللہ پر آسان ہے تاکہ تم افسوس نکرو اوسپر جو فوت ہوا تمسے اور نہ ریجھو اوسپر جو تمکو اوسنے دیا اور اللہ نہین چاہتا کسی اترانے بڑائی مارنے کو **ف** یعنی جتنے خوشی اور غم کے اسباب ہین سبکا حال اونکے دنیا مین پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ کے یہان کتاب مین لکھا ہے پھر جسکو کچھ آفت پہونچے خواہ وہ آفت عام ہو جیسے وبا اور قحط وغیرہ خواہ آفت خاص ہو جیسے کسیکا کوئی مرگیا اور کچھ آفت پہونچی سو وہ سب پہلے ہی سے تقدیر کی کتاب مین لکھی تھی ٹلنے والی نہ تھی پھر جو مصیبت پہونچے تو آدمی کو غم کرنا نچاہیے اور جو کچھ ملگیا اور خوشی ہولی تو اوسپر ریجھنا نچاہیے کہ ہم ایسے ہین کہ ہمکو یہ ملا اور ہمارے واسطے ایسا ہوا اسواسطے کہ اللہ تعالی کو اترانے والے

پھر یہاں تک نوبت پہونچی ان دنوں میں کسیکا نکاح یا ختنہ نہیں کرتے اور دوست آشنا رشتہ ملنے
مرد اور عورتیں اوسکے یہاں جمع ہوا کرتی ہیں اور مدت تک اوسکی ماتم پرسی کیا کرتی ہیں اور ماتم پرسی
حقیقت اتنی ہی ہے کہ جب کسیکا کوئی مرجاوے تو اوسکے دوست آشناوں رشتہ مندوں کو چاہئے
کہ اوسکے پس ماندوں کو تسلی اور دلاسا دیں اور سمجھاویں کہ صبر کرو سو اسکے برخلاف عورتیں جو
گھر عورتوں کے پاس ماتم پرسی کو جاتی ہیں تو اونکو بھی رولاتی پیٹاتی ہیں اور آپ بھی روتی پیٹتی ہیں
اور مرد جو جاتے ہیں تو صرف دستور رواج کے موافق اون لوگوں کے دکھلانے کو کچھ فاتحہ وغیرہ
پڑھتے ہیں اور اوس فاتحہ سے اونکو مردے کے واسطے ثواب منظور نہیں ہوتا صرف اونکے
پس ماندوں رشتہ مندوں کی خوشی منظور ہوتی ہے اگر ثواب منظور ہوتا تو کبھی اپنے گھر اکیلے تنہائی میں
بیٹھ کرکے بھی اوسکو ثواب بخشتے اور اب اگر کوئی اکیلے اپنے گھر بیٹھ کر اوس مردے کو سو قرآن کا ثواب بخشے
مگر اوسکے رشتہ مندوں کے پاس جاکر فاتحہ مرسومہ نہ پڑھے تو وہ رشتہ مند ناخوش ہوتے ہیں تو اب صرف
یہ رسم ٹھہر گئی کچھ ثواب منظور نہ رہا غرض کہ ماتم پرسی کا مضمون برہم ہوگیا اور فاتحہ مقصود اصلی ہوگئی اور
ماتم پرسی بھی مرنے سے تین روز کے بعد حرکت لغو اور بیہودہ ہے اور اب دستور یوں پڑگیا کہ مہینے مہینے او
برس برس روز کے بعد بھی لوگ ماتم پرسی کو جاتے ہیں اور روتی ہیں غم بڑھاتے ہیں سو یہ رسم سب
بیہودہ ہیں اور اسطرح رونا اور مطلق پیٹنا اور ایسے سوگ میں بیٹھنا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے

قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوۃ ان اللہ مع الصابرین ترجمہ فرمایا
اللہ صاحب نے یعنی سورۃ بقر میں کہ اے مسلمانو قوت پکڑو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ ساتھ ہے
صبر کرنے والوں کے ف جب کوئی خویش و قریب مرجاتا ہے یا اور کچھ مصیبت پڑتی ہے تو آدمی
گھبرا جاتا ہے رونا پیٹنا بے صبری کے کام کرنے لگتا ہے سو فرمایا کہ جب کچھ مصیبت پڑے تو صبر سے
قوت پکڑو یعنے صبر کرو اور اللہ کی تقدیر پر شاکر رہو اور رونا پیٹنا واویلا مت کرو بلکہ اللہ ہی کی طرف رجوع
کرو اور نماز میں مشغول ہوجاؤ تاکہ اللہ کی رحمت تم پر متوجہ ہو اسواسطے کہ جو لوگ صبر کرتے
ہیں اللہ اونکے ساتھ ہے پھر لاحاصل رونا پیٹنا سوگ میں بیٹھنا اللہ کا ساتھ چھوڑنا ایماندار سے
بعید ہے اور ایمانداروں کی یہ بات ہے کہ مصیبت میں صبر کرنا اور نماز کی طرف دھیان لگانا

قال اللہ تعالی وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون و[illegible]

ازواج کے واسطے مخصوص تھی پھر اگر کوئی اور بھی اپنے آپکو ایسا سمجھے اور اپنی جورو بیٹی بہنون کا دوسرا نکاح
ہونا عیب جانے تو وہ گویا اپنے آپ کو پیغمبر کے برابر جانتا ہی اور در پردہ دعوی پیغمبری کا رکھتا ہی استغفر اللہ
ربی من کل ذنب واتوب الیہ خدا جہالت سے سب مسلمانون کو پناہ مین رکھے چھٹی رسم فی النوحہ

چھٹی رسم نوحہ اور تعزیت کے بیان مین

والاحداد ہی کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو لوگ خصوصاً اوسکے رشتہ مند چلا کر روتے ہین اور عورتین پیٹتی چلاتی
ہین پھر جو عورت ماتم پرسے کو آتی ہی وہ بھی اونکے پیٹنے چلانے مین شریک ہوتی ہی پھر کسیکے یہان تین دن
کسیکے یہان سات دن کسیکے یہان دس دن کسیکے یہان چالیس دن کسیکے یہان چھہ چھہ مہینے تک
یہی معمول رہتا ہی کہ عورتین حلقہ باندھ کر کھڑی ہوتی ہین اور ایک عورت اوس مردہ کے بیان
کرتی جاتی ہی کہ فلانا ایسا اور ایسا تھا تو وہ سب عورتین اپنے زانو اور مونھہ پر تماچے مارتی ہین اور ہائے
ہائے کرتی جاتی ہین اور بعضون کے یہان صرف اسیقدر ہوتا ہی کہ ہر صبح و شام عورتین اکٹھا بیٹھکر
چلا کر روتی ہین پھر کسیکے یہان چالیس دن اور کسیکے یہان چھہ مہینے تک کسیکے یہان برس روز تک
کسیکے یہان دو برس تک یہی بات جاری رہتی ہی جتنے دنون جسقدر یہ نوحہ زیادہ ہوا اوسیقدر اوسمین
اون لوگون کی تعریف ہوا اور اگر نہو تو بعضے خاندان کی عورتین طعن کرتی ہین کہ فلانے کے یہان
فلانے کی موت کی کچھ قدر نہوئی اور کچھ غم نہوا اور بموجب حکم خدا و رسول کے نوحہ کرنا یعنی چلا کر
رونا اور پیٹنا اور مردے کے اوصاف اسیطرح پر بیان کرنا حرام ہی اور احداد کہتے ہین سوگ مین بیٹھنے
کو یعنے اچھے کپڑے نہ پہننا اور خوشبو اور سرمہ نہ لگانا کسیکی شادی مین شریک نہونا اپنے مکانون مین بیٹھی رہنا
سو شریعت کی رو سے جس عورت کا خاوند مرجاوے تو اوسکو چاہیے کہ چار مہینے اور دس دن تک اپنا
سنگار نکرے بعد اوسکے اوسکو منع نہین اور اوسکے گھر کے ناتے رشتہ والی عورتین اگر تین دن تک اپنا
سنگار نکرین تو مضائقہ نہین تین دن سے زیادہ اونکو سوگ مین بیٹھنا منع ہی سو اسکے برخلاف
اب رسم یون ہی کہ جب کوئی مرجاتا ہی تو اوس گھر کے سب لوگ سوگ مین رہتے ہین اور جس عورت کا
خاوند مرے پھر وہ کبھی رنگین سرخ کپڑے اور نتھ وغیرہ زیور جو شوہر والی عورتین پہنتی ہین وہ نہین
پہنتی اور خوشبو نہین لگاتی اور اوس گھر مین بوریا فرش وغیرہ بچھا کر عورتین اوسی پر رہا کرتی
ہین پھر بعضون کے یہان چالیس دن تک اور بعضون کے یہان چھہ مہینے تک اور بعضون کے
یہان برس روز تک وہ فرش بچھا رہتا ہی گویا اوسکو سوگ اور غم کی علامت مقرر کیا ہی

وفات کے اونھون نے حضرت علیؓ کی وصیت کے موجب مغیرہ بن نوفل سے نکاح کیا اور سوا حضرت عائشہ صدیقہ کے سب بیبیان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی ہی تھیں کہ کسیکا ایک خاوند مرچکا تھا کسیکا دوسرا خاوند بھی مرچکا تھا اور کسیکا تیسرا بھی اسکے بعد حضرت سے نکاح ہوا تھا یہ حال ہے حضرت کی بیٹیوں اور نواسیوں اور بی بیون سیدانیوں کا اور سوا اونکے ایک بی بی ام رومان تھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساس کہ پہلے عبداللہ بن مسخرہ کے نکاح میں تھین پھر دوسرا نکاح اونھون نے حضرت ابوبکر صدیق سے کیا کہ اونسے بی بی عائشہ صدیقہ اور عبدالرحمن پیدا ہوئے اور بی بی اسما بنت عمیس کہ پہلے جعفر ابن ابی طالب کے نکاح میں تھیں اونکے بعد حضرت ابوبکرؓ سے نکاح ہوا کہ محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے بعد حضرت ابوبکر کے حضرت علیؓ سے اون بی بی نے نکاح کیا یہ حال ہے بزرگ شیخانیون کا جنسے شرافت کی بنیاد ہے پھر جو کوئی اونکے کام اور رسم اور عادات کو برا جانے اوسکے ایمان مین نقصان ہے اور اشراف نہین وہ کمینہ ہے اسواسطے کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر کسیکی عزت اور آبرو نہیں اور اوسے زیادہ عزت کسیکو نہین اور حضرت کی بیٹیون اور نواسیوں کا اور حضرت کے یاروں کی عورتوں کا یہی دستور رہا کہ جب خاوند مرا تب اور کرلیا اگر یہ بات معاذ اللہ بےعزتی کی ہوتی تو خدا و رسول کیون منظور اور دستور رکھتے تو اب جو شخص بیوہ کے دوسرے نکاح کو عیب جانے اور بےعزتی سمجھے وہ مسلمان نہین مردود کافر ہے کہ جو بات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھر مین گوارا کی اوسکو بےعزتی بتاتا ہے گویا اپنی بیٹیون بہنون اور عورتوں کو حضرت کی بیٹیوں اور بی بیون سے اچھا جانتا ہے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنے آپ کو شیخ سید اشراف قوم سے شمار نکرے بلکہ اپکو راجپوت رانگھڑ کہلادے اسواسطے کہ مسلمانون کے بزرگون کے یہان اور مسلمانون کے ملک مین اور مسلمانون کی کتاب قرآن و حدیث کی روسے یہ رسم جاری ہے پھر جو کوئی اوسکو برا جانے گویا وہ خدا و رسول کے حکم کو اور اونکے اصحابون کو جنسے شرافت باقی رہ جاتا ہے اور ہندون کی رسم کو نیک جانتا اور اختیار کرتا ہے پھر وہ مسلمان کاہے کا اور حضرت کے بعد حضرت کی بی بیون نے جو اور کسی سے نکاح کیا تو اسکا یہ تھا کہ آدمی دو طرح پر ہوتا ہے مسلمان اور کافر سو مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ازواجہ امہاتہم یعنی بی بیان پیغمبر کی مائین ہین مسلمانون کی اور ماں کا نکاح بیٹے کے ساتھ درست نہین اسواسطے کسی مسلمان سے اونکا نکاح ہو نہین سکتا اور کافر سے مسلمان عورتوں کا نکاح نہین جائز اسواسطے یہ بات حضرت کی

کی رحمت اوسکی طرف متوجہ ہوتی ہی کہ محتاج عورت غنی ہو جاتی ہی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ باوجود فقر وغیرہ مانع کے بھی توکلاً علی اللہ نکاح ثانی کر دیا چاہیے اور یہہ جو فرمایا کہ غنی کریگا اللہ اپنے فضل سے تو اس سے دریافت ہوا کہ نکاح کرنیوالے پر خاص رحمت الٰہی نازل ہوتی ہی سو اسیطے پیغمبر صاحب نے بھی بیوہ کے دوسرے نکاح کی تقید کی اخرج الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال یا علی ثلث لا تؤخرہا الصلوۃ اذا اتت والجنازۃ اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا ترجمہ مشکوۃ کے باب تعجیل الصلوۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای علی تین کام مین دیر نکیجیو نماز مین جب وقت آجاوے اور دیر نکیجیو جنازہ کی نماز مین جب جنازہ موجود ہو جاوے اور دیر نکیجیو بیوہ عورت کے نکاح کرنے مین جب اوسکا جوڑ ملجاوے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو عورت قابل نکاح کے بیوہ ہو جاوے اور کوئی اوسکے میل کے موافق مرد نکاح کے واسطے ملجاوے تو ایمان دار آدمی کو چاہیے کہ اوسکا نکاح کر دینے مین ہرگز دیر نکرے اور دیر کرنا ایسا برا جانے کہ جیسے جنازہ پڑا رکھنا یا نماز مین دیر کرنا معیوب ہی اور مسلمان کو لازم ہی کہ اپنے اوپر اس بات کو لازم کرلے جہان کہین کوئی عورت ہو تو جسطرح ہو سکے اوسکا نکاح کرا دے اسواسطے کہ خدا اور رسول کے نزدیک بھی یون ہی ہی اور عقل صحیح مین بھی اسیطرح آتا ہی اور سب مسلمانون کی ولایتون مین اب بھی یہی جاری ہی کہ بیوہ عورت کا نکاح جلدی سے کرتے ہین اور آگے بھی یہی رویہ جاری تھا اگلی سب بی بیان پیغمبر زادیان اسیطرح کرتی آئی ہین چنانچہ حضرت رقیہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ابولہب کے بیٹے عتبہ کے نکاح مین تھین اوسکے بعد حضرت عثمانؓ سے اون بی بی کا نکاح ہوا اور حضرت ام کلثوم دوسری بیٹی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلے ابولہب کے دوسرے بیٹے عتیبہ کے نکاح مین تھین اوسکے بعد دوسرا نکاح اونکا حضرت عثمانؓ سے ہوا اور حضرت فاطمہؓ کی بیٹی بی بی ام کلثوم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی پہلے حضرت عمرؓ کے نکاح مین تھین جب اونکی وفات ہوئی تب حضرت ام کلثوم نے حضرت جعفرؓ کے ایک بیٹے عون سے نکاح کیا جب عون مرے تب جعفرؓ کے دوسرے بیٹے محمد نے اونسے نکاح کیا جب وہ بھی مرگئے تب حضرت جعفر کے تیسرے بیٹے عبد اللہ نے اونسے نکاح کیا اور بی بی امامہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی حضرت زینب کی بیٹی کہ حضرت فاطمہؓ کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح مین [illegible]

نکاح کا تقید کیا اول یہ کہ والی وارثوں کو فرمایا کہ دوسرے نکاح سے نہ روکو تو والیوں کو چاہیے کہ اوسکو اور رغبت دلاوین دوسرے یہ فرمایا کہ یہ نصیحت ہر اوسکے واسطے جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہر تو اس سے معلوم ہوا جو شخص اس نصیحت کو مانے اور برا جانے تو وہ اللہ پر اور قیامت پر یقین نہیں رکھتا ہر یعنے مسلمان ہی نہین اور نصیحت ماننے کے یہی معنی ہین کہ اوس نصیحت کے موافق کرنے لگے تیسرے یہ فرمایا کہ اسمین ستھرائی ہر جو شخص اسکو عیب جانے وہ گویا گندہ و ناپاک ہر کہ ستھرائی چھوڑکر ناپاکی کی طرف جاتا ہر چوتھے یہ فرمایا کہ اللہ جانتا ہر اور تم نہیں جانتے تو جو شخص یوں جانے کہ دوسرے نکاح کرنے مین بری بڑی قباحتیں ہیں تو وہ شخص گویا آپکو اللہ سے زیادہ دانا جانتا ہی پھر معاذ اللہ اوسکے ایمان کا کیا ٹھکانا قال اللہ تعالی وانکحوا الایامی منکم والصالحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنھم اللہ من فضلہ واللہ واسع علیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نور میں اور بیاہ دو رانڈون کو اپنے اندر اور جو نیک ہوں تمھارے غلام اور لونڈیاں اگر وہ مفلس ہونگی اللہ اونکو غنی کریگا اپنے فضل سے اور اللہ سمائی والا ہر سب جانتا ف یعنی جو عورتیں تمھارے اندر برادری میں رشتہ ناتے میں بیوہ ہو جاوین اور خاوند مرجاوے تو اونکو آپسین برادری میں بیاہ دو اور جو غلام لونڈی نیک ہوں کہ بیاہ دینے سے مغرور ہو جاوین تمارا کام چھوڑین اونکا بھی نکاح ایک دوسرے سے کرو اور جب تم اون رانڈوں کو بیاہ دوگے تو اللہ اونکو اپنے فضل سے غنی کردیگا محتاجی اور افلاس اونکا جاتا رہیگا اللہ کے یہاں کچھ کمی نہیں وہ بڑا سمائی والا ہر اور وہ سبکا حال جانتا ہر کہ فلانے کو محتاجی اور افلاس ہر اور فلانے کا جی نکاح کو چاہتا ہر اور فلانے کا نہیں چاہتا اس آیت مین بھی کئی طرح پر تقید دوسرے نکاح کی بیوہ کے واسطے ثابت ہوئی ہر اول یہ کہ بیوہ کے والیوں کو حکم دیا کہ تم بیاہ دو اپنے رشتہ مندھم قوم رانڈوں کو تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ ضرور نہیں کہ جب بیوہ خود درخواست کرے تب اوسکا دوسرا نکاح کیا چاہیے بلکہ والیوں کو چاہیے کہ خود اوسکے نکاح کی تدبیر کرکے موافق شریعت کے اوسکی اجازت لے لین اسواسطے کہ وہ عورت خصوصًا اس ملک میں بسبب رسم کے یا شرم کے ہرگز اپنے آپ سے درخواست دوسرے نکاح کی نکریگی دوسرے یہ کہ فرمایا کہ محتاج بیوہ عورت کو اللہ تعالی دوسرا نکاح کرنے سے غنی کردیگا تو معلوم ہوا کہ دوسرا نکاح بیوہ عورت کو کرنا اللہ تعالی کے نزدیک نہایت پسند ہر کہ اوسکے سبب اللہ تعالی

خاوند پاس رہے اوسکو زیادہ خواہش مرد کی ہوتی ہی اسواسطے کہ وہ اس بات سے خوب واقف ہو جاتی ہی پھر جب عورت کو شوہر نے طلاق دی یا شوہر مرگیا تو وہ عورت اگر بدلحاظ ہی تو حرام کریگی اور اگر لحاظ والی ہی تو بدکام سے شاید بچے تو مرد کا خیال تو البتہ اوسکے دل مین رہتا ہی اور مردون کی آواز سننا اور صورتین دیکھنا اوسکو خوش آتا ہی اور اس سب کا علاج یہی ہی کہ دوسرا نکاح کرے بڑے تعجب کی بات ہی کہ جب عورت مرجاوے تو مرد دوسری عورت سے نکاح کرلے اور مطعون نہو اور اگر عورت بے شوہر رہجاوے تو دوسرا شوہر کرنے سے مطعون ہو اور طرفہ یہ کہ کواری لڑکی کے نکاح مین دیر ہونا معیوب سمجھین اور جوان عورت کا بیوہ رہنا قباحت نجانین حالانکہ جو قباحت اوسمین ہی وہی قباحت اوس سے زیادہ اسمین ہی سبحان اللہ مینھ سے بھاگنا اور پرنالہ کے نیچے کھڑے ہونا ایسے ہی عقلمندون کا کام ہی جو ابنا شد اگر کچھ عقل ہوتی تو خدا اور رسول کے فرمانے کو کیون نہ لحاظ کرتے قال اللہ تبارک وتعالی

واذا طلقتم النساء فبلغن اجلھن فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن اذا تراضوا بینھم بالمعروف ذلک یوعظ بہ من کان منکم یومن باللہ والیوم الآخر ذلکم ازکی لکم واطھر واللہ یعلم وانتم لا تعلمون

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ بقر مین اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو پھر پہونچ چلین اپنی عدت تک تو اب نہ روکو اونکو کہ نکاح کرین اپنے خاوندون سے جب راضی ہوجاوین موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہی اوسکو جو کوئی تم مین اللہ پر یقین رکھتا ہی اور قیامت کے دن پر اسمین صفائی زیادہ ہی تمھارے لیے اور ستھرائی بہت اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے **ف** عدت مقرر ہی تین حیض یا تین مہینے تک سو جس عورت کو شوہر طلاق دے وہ عورت اگر عدت کے بعد کسی سے شرع کے دستور کے موافق نکاح کرنا چاہے تو اوسکے والیون کو یہ حکم ہی کہ اوسکو دوسرے نکاح سے نہ روکین اگر وہ خدا کے اور قیامت پر یقین رکھتے ہین اسواسطے کہ یہ خدا کا حکم ہی اگر اسکے برخلاف کرینگے تو قیامت کو سزا پاوینگے بعد عدت کے اس دوسرے نکاح مین صفائی زیادہ ہی کہ وہ زنا سے بچے اور ستھرائی بہت ہی کہ برے خیالون سے دل بھی ستھرا رہے اور اسمین اور بہت خوبیان ہین کہ اللہ تعالی جانتا ہی اور تم نہین جانتے اس آیت مین اللہ صاحب نے کئی طرح سے دوسرے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتباریان لایجابان ولا یؤکل طعامہما ترجمہ مشکوۃ کے
باب الولیمہ میں لکھا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو لوگ کہ بدلے پر اور نام کے لیے کھانا کریں تو اونکا کھانا قبول نہ کرے اور نہ وہ اونکے کھانا کھاوے
ف اس زمانہ میں یہی دستور ہو رہا ہے کہ لوگ نام کے واسطے اور ایک دوسرے کے مقابلے پر شادیوں
اور غمیوں میں کھانا کرتے ہیں کہ فلانے نے ایسا کیا تو ہم بھی ویسا ہی کریں بلکہ اوس سے بھی زیادہ
کریں تاکہ ہمارا بھی ویسا ہی نام ہو پھر اس لحاظ کے سبب کوئی اپنا باغ بیچتا ہے کوئی مکان گرو رکھتا ہے
کوئی ویسے ہی قرض لیتا ہے کوئی بھیک مانگتا ہے اور دنیا و دین دونوں تمام کی آفت میں لوگ
پھنستے ہیں سو حضرتؐ نے فرمایا کہ ایسے لوگ کھانے کو بلاویں تو نہ جاؤ اور نہ اونکا دکھاوا کھاؤ پھر
جب ایسا کھانا کھانا حرام ٹھہرا تو ایسا کھانا کرنا بدرجہ اولی حرام ہے پھر حرام کام پر ایسا مبادر جیسا
شیطان کی برادری میں اپنے آپکو داخل کرنا ہے پھر مرد طریق شریعت کا آدمی کیوں نہ احتیاط کرے
اللہم نقنا پانچویں رسم انکار الارملۃ الایم من النکاح الآخر یعنی بیوہ عورت کو دوسرے نکاح سے
باز رکھنا کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اوسکے خویش و اقارب اوس عورت کو کنایہ اشارہ سے
دوسرے نکاح سے باز رکھتے ہیں پھر یہاں تک نوبت پہونچی کہ زن و مرد سب دوسرا نکاح کرنا عیب
جانتے ہیں اور اگر کوئی عورت کرے تو اوس پر طعن کرتے ہیں بلکہ دوسرا نکاح کرنا شرافت کے خلاف
جانتے ہیں پھر اگر جوان عورت کا شوہر مرجاوے اور اوسکا کوئی خبرگیراں نہ ہو اور وہ نہایت مفلس
محتاج ہو جاوے اور جی اوسکا نکاح کو چاہے تو وہ بیچاری لوگوں کے طعن کے ڈر سے نہیں
کرتی اور اصل اس رسم کی ہندوؤں سے ہے کہ ہندوؤں کے مذہب میں عورت کا دوسرا بیاہ کرنا
جائز نہیں سو وہی رسم نام کے ان مسلمانوں نے اپنے یہاں جاری کرلی اور یہ سمجھے کہ شرافت
اسکی یہاں مسلمانی ہی جاتی ہے حالانکہ یہ رسم عقل اور شرع دونوں کے برخلاف ہے جس طرح اللہ
تعالی نے کھانے پینے سونے جاگنے پیشاب پاخانہ کی حاجت آدمی کے واسطے بنائی ہے ویسے ہی
مرد کے واسطے عورت کی خواہش اور عورت کے لیے مرد کی حاجت لگائی اسیواسطے حضور
کہ کنواری عورت اور نوجوان مرد کے نکاح کی فکر وارثوں کو جلدی اور مقدم ہوتی ہے کہ یہ جوان
مرد اور کنواری عورت برے کام کی طرف نہ متوجہ ہو جاوے تو رسوائی ہو پھر جو عورت

جسقدر بے تکلف میسر ہوا وسقدر کسی قسم کا کھانا ہو حلوا ہو خواہ گوشت ہو دو چار دوست آشنا کو
کھلا دیجیے اور تکلفات سارے بیہودہ ہیں اخرج البخاری عن صفیة بنت شیبة قالت اولم النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی بعض نسائہ بمدین من شعیر ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ میں لکھا ہے کہ بخاری نے
ذکر کیا کہ بی بی صفیہ نے نقل کیا کہ کھانا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعضے ازواج کے
نکاح میں دو مد جو کا یعنی دو مد جو کے ستو بمقدار دو سیر کے تخمیناً ہوئے تو اسیقدر کبھی کھلا دیا
غرض کہ اوسوقت بے تکلف جو میسر ہوا کھلا دیا یہ پلاؤ زردہ اور متنجن شیر مال قیرنی وغیرہ تکلفات
کا بکھیڑا کرنا اور رنج میں پڑنا لاحاصل ہے سنی مسلمان کو سنت کی پیروی کرنا چاہیے چار جاہل
خوش ہوے تو کیا اور ناخوش ہوے تو کیا اور وہی کھانا اگر آگے دیا تو کیا اور پیچھے دیا تو کیا
کھانا دینے میں دونوں باتیں برابر ہیں اتنا فرق ہے کہ شادی سے پہلے کھانا دینا بیہودہ اور خلاف سنت
اور خلاف عقل ہے اور بعد شادی کے خدا اور رسول کی مرضی کے موافق ہے اور عقل بھی یہی حکم کرتی ہے
کہ شادی کی خوشی کا کھانا بعد شادی کے ہو اور شادی ابھی ہوئی نہیں کھانا پہلے سے کیوں چاہیے
اور شادی کے بعد بھی جو بعضے لوگ مہینے مہینے دو دو مہینے بلکہ برس برس روز کے بعد کھانا کرتے
ہیں دوسرے کا عوض پورا کرنے کو یا نام کے واسطے یہ بھی بیہودہ ہے اخرج الترمذی عن ابن مسعود رض
قال قال رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنة وطعام
یوم الثالث سمعة ومن سمع سمع اللہ بہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الولیمہ میں لکھا ہے
کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن مسعود رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا
دینا پہلے دن کا حق ہے اور دوسرے دن کا دستور ہے اور تیسرے دن کا مشہور ہونے کو ہے اور
جسنے مشہور کرنا چاہا آپکو رسوا کریگا اوسکو اللہ تعالیٰ یعنی جب نکاح کر لاوے تو اوس روز
دوستوں بھائیوں کو کھانا واجبی ہے یعنی واجب یا سنت مؤکدہ ہے پھر اوسکو دوسرے دن کھانا
کھلانا یہ بھی دستور ہے یعنی سنت یا مستحب ہے بعد اسکے تیسرے دن اگر کوئی کھانا کھلاوے تو
معلوم کیا چاہیے کہ یہ فقط نام کے واسطے ہے تاکہ لوگ سنیں اور مشہور کریں تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ
رسوا کرتا ہے پھر شادی سے پہلے کھانا کرنا اور بھی بیہودہ ہے نہ اسمیں نہ اوسمیں محض نام کے واسطے
جسکا انجام زیادہ تر رسوائی ہے پھر ایسا کھانا کھانا درست نہیں اخرج احمد عن ابی ہریرة قال

زوجہ تھیں اونکا مہر جو چار ہزار درم تھا سو حضرت نے خود نہیں مقرر کیا تھا حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے اپنی طرف
مقرر کیا تھا اخرج ابوداؤد عن ام حبیبۃ انہا کانت تحت عبد اللہ بن جحش فمات بارض الحبشۃ فزوجہا النجاشی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وامہرہا اربعۃ آلاف درہم ترجمہ مشکوۃ کے باب صداق میں لکھا ہی کہ
ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ام حبیبہ نے نقل کیا کہ مین تھی عبد اللہ بن جحش کے نکاح میں سو وہ مرگیا حبشہ کے
ملک میں تو نکاح کیا بی بی ام حبیبہ کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نجاشی نے اور مہر بھر ایا اونکا
چار ہزار درم ف چار ہزار درم کے کم و بیش ایک ہزار ایک سو روپیہ ہوتے ہیں بادشاہ نے اسقدر
مہر بھرایا تھا پھر اور لوگ جو پانچ پانچ دس دس ہزار بلکہ لاکھ لاکھ کروڑ کروڑ روپیہ مہر مقرر کیا کرتے
ہین محض فضول اور بیجا اور خلاف سنت ہی اور اگر آدمی کے ذمہ پر مہر قرض رہا اور مر گیا تو حشر تک قرض
والے کو راضی کرنا اونکا مشکل ہی نجاوند کا مہر اور قرض کے بیچ کچھ فرق نہین ہی پھر زیادہ قرض لینے جرأت
کرنا دینداری سے بعید ہی اخرج الشیخان عن انس قال ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم علی احد من نسائہ ما اولم علی زینب اولم بشاۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب ولیمہ میں لکھا ہی
کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے فرمایا کہ نہ کھانا دیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی
عورت پر جسقدر کھانا دیا بی بی زینب پر کہ کھانا دیا ایک بکری کا ف یعنی ایک بکری کا گوشت
پکا کر اونکے نکاح کے بعد کھانا لوگون کو کھلایا اس سے زیادہ اور کسی بی بی کے نکاح مین کھانا نہ دیا
تو اس سے معلوم ہوا کہ بے تکلف اور بے تلاش اسقدر اگر میسر ہو اور دوست آشنا برادری کو
کھلاوے تو بہتر ہی اور ولیمہ اوسی کھانے کو کہتے ہین جو نکاح کے بعد ہو پھر نکاح سے پہلے کھانا
کرنا لغو اور اسراف ہی سنت کے خلاف اخرج الشیخان عن انس قال ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعتق صفیۃ وتزوجہا وجعل عتقہا صداقہا واولم علیہا بحیس
ترجمہ مشکوۃ کے باب ولیمہ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور نکاح کر لیا اوسے
اور ٹھہرایا اونکا آزاد کرنا مہر اونکا اور کھانا دیا اوپر حیس ف حیس کھانا
ہوتا ہی جیسے حلوا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو دستور ہی کہ کھانا تب ہی کھلانا
جب سب برادری کے لائق ہو اور نہین تو نہین سو یہ رسم بیہودہ ہی

فرمایا او ر ھا اوقیہ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے یہان کے حساب سے ایک سو چالیس روپیہ کچھ کم و بیش ہوتے ہین
سو اور مسلمانون کی عورتون کا تو چاہیے اوسیسے کم ہو اور نہین تو اسقدر سے زیادہ مہر مقرر کرنا باوجود بمقدور ہی کے
فضول ہے اور زیادہ مہر مقرر کرنے مین اگر کچھ بہتر اور ثواب ہوتا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی ازواج کا اور بیٹیون کا البتہ زیادہ مہر مقرر کیا ہوتا اخرج احمد والترمذی وابوداود والنسائی
وابن ماجۃ والدارمی عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقۃ النساء فانہا لو کانت مکرمۃ فی الدنیا
وتقوی عند اللہ لکان اولٰکم بہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما علمت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نکح شیئا من نسائہ ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرۃ اوقیۃ ترجمہ
مشکوۃ کے باب الصداق مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور
دارمی نے ذکر کیا کہ عمرؓ خطاب کے بیٹے نے فرمایا کہ خبردار ہو زیادہ نہ ٹھہراؤ مہر عورتون کا اسواسطے کہ
اگر اسمین بزرگی ہوتی دنیا مین اور پرہیزگاری ہوتی اللہ کے نزدیک تو البتہ زیادہ لائق تھے اسکے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو نہین معلوم کہ نکاح کیا ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی ازواج مین سے کسیکا اور نہ اپنی بیٹیون مین سے کسیکا بارہ اوقیہ سے زیادہ پر ف پیغمبر
دنیا مین بھی سب سے زیادہ شریف ہوتے ہین اور اللہ کے نزدیک بھی پرہیزگاری مین اور خوبی مین
سب سے زیادہ اونکا مرتبہ ہوتا ہے بالخصوص ہمارے حضرت سب سے خوبیون مین افضل تھے سو
حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر زیادہ مہر مقرر کرنے مین کچھ دنیا مین بزرگی ہوتی یا اللہ کے نزدیک کچھ خوبی ہوتی
تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ازواج اور اپنی بیٹیون کا زیادہ مہر ضرور ہی مقرر
کرتے کہ وہ سارے جہان سے زیادہ دنیا مین بھی بزرگ تھے اور اللہ کے نزدیک بھی بڑے متقی و
پرہیزگار تھے سو اونھون نے تو بارہ اوقیہ سے زیادہ مہر کیا ہی نہین پھر اور لوگ تو نہ ایسے دنیا کی راہ سے
بزرگ ہین اور نہ اللہ کے نزدیک ویسے متقی ہین تو اونکو تو چاہیے اوسیسے کم کرین اور بارہ اوقیہ کے
یہ ایک سو چالیس روپیہ سے کچھ کم ہوتے ہین اور حضرت فاطمہؓ کا مہر چارسو درہم تھا کہ اونکا ایک سو
[illegible] رہ روپیہ کم و بیش ہوتے ہین پھر اور کسیکی عورتین حضرت کی ازواج سے اور کسیکی بیٹیان
حضرت کی بیٹیون سے افضل نہین نہ دنیا کی راہ سے نہ آخرت کی راہ سے ہو انکا مہر [illegible] زیادہ
اور حضرت ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی حضرت معاویہ کی بہن پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

کام سمجھامی کفر ہے قال اللہ تبارک وتعالی ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب
یعنی سورۂ انعام میں اور بیجا نہ اڑاؤ اوسکو خوش نہین اڑانے والے ف مال کا بیجا خرچنا
حرام ہے اور جو شخص بیجا خرچ کرے وہ اللہ کو برا معلوم ہوتا ہے پھر اوس کام کو قبول کرنا یا اوس مین
ثواب ملنا یا اوس کام مین برکت ہونا تو کیا امکان ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شادی مین کہ جا
خرچ ہو بھانڈ بھگتیون رنڈیون بھڑووں کو ملے تماشہ نواز نقارچیون کو دیا جاوے اور سہرے کے
جوڑے آتشبازی آرائش مین خرچ ہو وہ کام اور وہ لوگ اللہ کو پسند نہین آتے اور اللہ کے مخالفون مین
شمار ہو جاتے ہین پھر اوس کام مین مبارکی نہین ہوتی بلکہ نحوست آجاتی ہے پھر اوس نکاح سے جو لولاد
پیدا ہوتی ہے وہ بھی اکثر بری ہوتی ہے اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ قالت قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب النکاح مین لکھا ہے کہ بیہقی نے
ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر بڑی برکت والا
وہ نکاح ہے جو سہل ہو تکلیف میں ف یعنی جس نکاح مین اسباب جمع کرنے مین تکلیف نہو
اور عورت تھوڑے مہر پر راضی ہو جاوے اوس نکاح مین برکت ہوتی ہے تو جسقدر تکلیف اسباب کی
زیادہ اوسیقدر برکت کم اور جو بالکل تکلیف ہی تکلیف ہو تو برکت ہی نہین بلکہ نحوست ہے
اور ایک اور کمبختی ہے کہ لوگ مہر ادا نہین کرتے تو اس سبب سے مہر کی زیادتی اور کمی کا لحاظ نہین رکھتے
حالانکہ اگر مہر ادا کرے تو بہتر ہے اور اگر ادا نہو تو جیسے اور قرض ہین ویسا ہی یہ بھی قرض ہے کچھ فرق نہین
بلکہ عورت کے رشتہ دار اسی لحاظ سے مہر زیادہ مقرر کرتے ہین کہ زندگی مین تو یہ ادا نکریگا
مرنے کے بعد اسکے ترکہ سے لینگے تو وہ مرنا اسکا پہلے حیثیت لیتے ہین اور پھر مرنے کے بعد ترکہ سب
اوسکے مہر مین جاتا ہے اور رشتہ مند محروم رہتے ہین تو میراث و فرائض کا باب بالکل مسدود ہو جاتا ہے
اخرج مسلم عن ابی سلمۃ قال سألت عائشۃ کم کان صداق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت
کان صداقہ لازواجہ ثنتی عشرۃ اوقیۃ ونشا قالت اتدری ما النش قال لا قالت نصف اوقیۃ
فتلک خمسمائۃ درہم ترجمہ مشکوۃ کے باب الصداق مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ
ابو سلمہ نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا بی بی عائشہ سے کہ کتنا تھا مہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کا فرمایا کہ مہر اونکی بی بیون کا تھا بارہ اوقیہ اور ایک نش پوچھا تو جانتا ہے کیا ہوتا ہے نش کہا نہیں

بکھیر کر مت بیجا اوڑانے والے بھائی ہین شیطانون کے اور شیطان اپنے رب کا ناشکر ہی یعنی مال اللہ کی نعمت ہی کہ اسکے سبب عبادت خاطر جمع سے ہوتی ہی اور مسلمانون کو فائدہ پہونچتا ہی دین کو مضبوطی ہوتی ہی سو اللہ تعالی آدمیون کو مال دیتا ہی سو اسطے کہ اللہ کی مرضی کی جگہ خرچ ہو اور یہی مال کا شکر ہی اور شیطان چاہتا ہی کہ مال رائگان بیکار خرچ ہو تا کہ آدمی سے اللہ ناراض ہو اور مال بیجا خرچنا ناشکری ہی تو شیطان خود ناشکرا ہی وہ یہی چاہتا ہی کہ آدمی بھی ناشکر ہو جاوے سو جو لوگ مال بیجا خرچتے ہین نام ونشان کے واسطے یہ سب شیطان کے بھائی ہین کہ شیطان کے کہنے کے موافق مال خرچتے ہین سو فرمایا کہ مال بیجا خرچ کر کے خراب نکرو اور شیطان کے بھائی مت بنو تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ شادی سے پہلے کھانا کرتے ہین اور نوشہ کی پوشاک سرخ اور زری وغیرہ مین اور ناچ راگ مین نقارے تاشون مین آتشبازی آرائش پھول کھٹولون مین روشنی مین اور لڑکی والے برادری کے جوڑون مین پیسا خرچتے ہین سو یہ سب شیطان کے بھائی ہین خدا کے ناشکر پھر بعضون کو یہانتک نوبت پہونچتی ہی کہ سودی قرض لے کر ان خرافاتون مین خرچتے ہین پھر اوسکا ادا کرنا مشکل پڑتا ہی اور سود لینا اور دینا دونون حرام مین برابر ہی اور ایک حرام ہوتا ہی یک نشد دو شد اور بعضون کی یہ نوبت پہونچی ہی کہ بیاہ برات کے واسطے لوگون سے بھیک مانگتے ہین اور سوال کرنا بے ضرورت شرعی حرام ہی چنانچہ مسئلہ ہی کہ اگر آدمی بھوکا ہو مرنے کے قریب اور وہان پر مرا ہوا مردار جانور جیسے کوا یا کتا پڑا ہو تو بعضے علما نے لکھا ہی کہ اوس مردار کو کھالے اور سوال نکرے پھر ان خرافاتون کے واسطے سوال کرنا تو کیونکر جائز ہو اور علاوہ اسکے ان خرافات سے وہ عزت حاصل نہین جو اوس سوال سے ذلت ہی اور بعضون کے نزدیک ایسے مانگنے والے کو دینا بھی حرام ہی تو دینے والا اور مانگنے والا دونو گناہ مین پڑے بلکہ مانگنے والے کو ایک یہ گناہ کہ سوال کیا دوسرا یہ گناہ کہ اوس دینے والے کو گناہ مین پھنسایا کہ اوسنے اوسکو دیا یہ اگر نہ مانگتا تو وہ اس دینے کے گناہ مین کیون پڑتا تیسرا یہ کہ اس پیسے کو بیجا خرچ کیا تو اوسکے حق مین تین حرام جمع ہوئے صرف شیطان کے بھائیون کی خوشی کے واسطے اللہ کی ناخوشی اختیار کی پھر بعضے جاہل جو ایسے مقام پر خیال کرتے ہین کہ ایسی جگہ خرچنے مین بھی اور لوگون کو فائدہ ہوتا ہی تو یہ بھی ایک فیض ہی اسکا بھی کچھ ثواب ہوگا سو یہ بات غلط ہی اس برادری کو ایسا کھانا دینے مین کسیکو ثواب کی نیت نہین ہوتی ہی اور گناہ کے کام مین اگرچہ آدمی نیت ثواب کی کرے مگر ثواب نہین بلکہ اور عذاب ہی اور موجب گناہ کے کام کو ثواب کا

صورت کرین تیسرے اوس شخص کی پوشاک بھاری یا سہرا یا زری تاش بادلے کی ہو چوتھے یہ کہ راج
راگ سے باجے کے ہو یا پانچوین نقارے روشن چوکی تاشے ڈھول ہون چھٹے آتشبازی ہوا انار
چھچھوندریاں وغیرہ ساتوین آرائش پھول کھنولے ٹکیاں گھوڑے وغیرہ آٹھوین روشنی بہت سی
مثلاً جھاڑ و مشعلین اور بتی نوین لڑکی کی طرف سے تھوڑے بہت سے شوہر کے طرف والے
رشتہ مندون کے واسطے دسوین یہ کہ شادی کی شب مین اوس مرد کا لڑکی کے گھر مین جانا پھر دولہا
جلوہ اور آرسی مصحف اور ٹونے وغیرہ ضرور ہون گیارھوین مہر کا زیادہ مقرر ہونا بارھوین شادی کے
چوتھے روز شوہر کا اوس عورت کے گھر جانا اور چوتھی کھیلنا تیرھوین بعضون کے یہان کنگنا
باندھنا ہاتھ مین مرد و عورت دونون کے دستور ہے چودھوین سہرا باندھنا پھر ان رسمون مین
بعضی کفر کی رسمین ہین کہ لوگون نے ہندون سے سیکھی ہین مثلاً کنگنا باندھنا اور سہرا جانے
شگون کے اور بعضی رسمیں نفسہ حرام ہین کہ جو اوسکو اچھا جانے اور اوس سے خوش ہو وہ کافر ہے
مسلمان نہین جیسے باجا اور بعضی حرام و مکروہ تحریمی ہین جیسے مرد کی پوشاک سرخ و زری وغیرہ کی
اور نقارے ڈھول اور تاشے اور آتشبازی اور مرد کا گھر مین میلی عورتون مین جانا کہ وہ اون
عورتون کو دیکھتا ہے اور وہ عورتین اوسکو دیکھتی ہین پھر اون عورتون کے ساتھ کھیلنا اور بھی رلیان
حرام ہے اور بعضے کام خلاف سنت ہین بدعت جیسے برادری کا شادی سے پہلے کھانا کرنا اور آرائش
وغیرہ اور چوتھی اور مہر کا زیادہ مقرر کرنا پھر ان سب رسمون کو لوگ لوازمات نکاح سے سمجھتے ہین کہ بغیر
ان رسوم کے نکاح بے حقیقت اور بیکار حالت مین ہوتا ہے حالانکہ صرف نکاح مین دو گواہون کے سامنے
ایجاب و قبول اور کچھ تقرر مہر کا چاہیے سو اسکے سوا ان لوگون نے یہ رسوم بھی نکاح مین داخل کین تو اس
راہ سے یہ سب رسمین نہایت قبیح بدعت ہین کہ لوگون نے معتبر بدعت کو سنت مین ملا کر ایک
ٹھہرا لیا اور علاوہ اسکے ان رسمون مین مال خرچ ہوتا ہے محض بیجا ہے کہ اس سے دین کا فائدہ تو کیا
ہوتا ہے دنیا کا فائدہ بھی کچھ نہیں اور مال بیجا خرچنا حرام ہے سو بدعتون کا حال اور رسمون کی برائیون
کا حال پہلے معلوم ہو چکا اب اس مقام پر بیجا خرچ کرنے اور مہر زیادہ مقرر کرنے اور برادری کے کھانا
دینے کا حال سنا چاہیے قال اللہ تبارک وتعالی ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین
وکان الشیطان لربہ کفورا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی بنی اسرائیل مین کہ اور بیجا مت خرچ کرو

کہ نہ کہے غلام اپنے میان کو مالک اپنا اسواسطے کہ مالک تمھارا اللہ ہی ہے **ف** یعنی غلام اپنے میان کو رب یا اپنا مالک نہ کہے اسواسطے کہ میان اور غلام سبکا مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اوسیکے بندے ہین پھر جب یہ حکم اصلی میان اور غلام کے واسطے ٹھہرا تو جھوٹھ موٹھ کے لوگون کو بندہ پرور بندہ نواز اور اپنا مالک کہنا نہایت بیجا اور محض بیہودہ ہے اخرج فی شرح السنۃ عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یون نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد اور بولا کرو جو چاہے اللہ فقط **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی سے یون کہنا کہ آپ جیسا چاہین ویسا ہی ہوگا یا یون کہنا کہ خدا کے کرنے سے ہوگا یا تمھارے کرنے سے ہوگا شرک کا کلام ہے اخرج ابو داود عن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقولوا للمنافق سیدا فانہ ان یک سیدا فقد اسخطتم ربکم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہو منافق کو سردار کہ اگر اوسکو سردار ٹھہرایا تو البتہ بہت ناخوش کیا تمنے اپنے رب کو **ف** یعنی جو شخص نام کا مسلمان ہو اوسکو کوئی سید سردار کہے تو اللہ ناخوش ہوتا ہے پھر یہ جو لوگ کافرون کو اور نام کے جھوٹے فاسق مسلمان کو عرضیان لکھا کرتے ہین پھر اوسمین اوسکو غریب پرور اور حاکم عادل و منصف زمان اور فلک رتبہ اور سلیمان جاہ اور سکندر طالع اور سردار لکھا کرتے ہین اور کہا کرتے ہین سو ایسے الفاظ اوسکے واسطے موجب نارضامندی اللہ کے ہین اللہ تعالی سب مسلمانون کو توفیق ادب کی دے **چوتھی** رسم المغالات فی المهور والاسراف فی الولائم ہے یعنی مہر زیادہ مقرر کرنا اور بیجا خرچ کرنا شادیون مین سو یہ رسم سب لوگون مین رائج ہے ہر چند نکاح سے متعلق رسمین بہت ہین اور ہر ملک مین ہر فرقے کی جدی جدی رسمین ہین مگر کئی رسمین ایسی ہین کہ وہ اکثر ملکون مین بہت لوگون مین رائج ہین اور اونکا چھوڑنا لوگون پر دشوار ہے اول یہ کہ شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرتے ہین دوسرے یہ کہ اگرچہ برات اوسی شہر مین بلکہ اوسی محلہ مین ہو مگر لڑکے کی طرف والے کھانا برادری کا اور جو لوگ نکاح مین جمع ہون اونکے واسطے

اور دنیا و عاقبت دونوں سے کھو دیا پھر یہ جو خوشامدی لوگ بزرگوں کے یا بڑے آدمیوں کے
پاس بیٹھکر اونکی جھوٹی جھوٹی تعریفیں کرتے چلے جاتے ہیں تو یہ اوسکے دشمن ہیں دوست
نہیں کہ جھوٹ بول کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرتے ہیں اور اوسکو مغرور کر دیتے ہیں کہ وہ احمق اپنے
آپ کو پھر ویسا ہی جانتا ہے اخرج البیہقی فی شعب الایمان عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم اذا مدح الفاسق غضب الرب تعالی واهتز لہ العرش ترجمہ مشکوۃ کے
باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تعریف کیجاوے کسی بدکار کی غصے ہوتا ہے خدا تعالی
اور کانپ جاتا ہے اوسکے سبب عرش **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ ڈاڑھی
منڈے بے نماز تارک زکوۃ و حج و روزہ شرابی زناکار یار آگ باجے کو عبادت سمجھے والے
اور قبروں کے پوجنے والوں کی تعریفیں کرتے ہین پھر کوئی قصیدہ کہتا ہے کوئی رباعیاں بناتا ہے
کوئی نثر ہی لکھتا ہے کوئی ویسے ہی سامنے خوشامد کرتا ہے سو یہ سب خدا کے غضب میں گرفتار ہین
اور اونکی ایسی تعریف کرنے سے خدا کا عرش کانپ جاتا ہے اور زلزلہ مین آجاتا ہے پھر جو کوئی کسی
کافر کی تعریف اور مدح کرے اوسکا تو کیا ذکر ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اغیظ رجل علی اللہ یوم القیامۃ واخبثہ کان یسمی ملک الاملاک ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاسامی مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت غصا وس آدمی پر ہوگا اللہ تعالی قیامت کے دن اور نہایت
خبیث ہے وہ آدمی جو کہلاتا تھا بادشاہوں کا بادشاہ **ف** یعنی جو شخص ملک الاملاک شاہنشاہ
جہان پناہ شاہجہان کہلاتا تھا وہ نہایت بڑا خبیث ہے اور خدا کا غصہ اوسکے اوپر قیامت کو بہت
ہوگا پھر جو شخص اوسکو یہ الفاظ کہے وہ بھی بڑا خبیث اور مغضوب الٰہی ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی
روایۃ لا یقل العبد لسیدہ مولائی فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی مین
لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ نہ کہے غلام اپنے میاں کو رب اپنا مگر کہے سردار اپنا اور ایک روایت یوں ہے

زیادہ زیادہ تعریفین کرتے ہین سو یہ سب نصاری کے رویہ پر چلتے ہین ادب کے طریقہ سے باہر اخرج مسلم

عن المقداد بن الاسود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رأیتم المداحین فاحثوا فی وجوههم التراب ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مقداد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم دیکھو بہت تعریفین کرنے والون کو تو بھرو اونکے مونھون مین خاک ف یعنی جو لوگ بزرگون اور امیرون کی تعریفون مین خوشامد سے مبالغہ کرتے ہین تو خود بھی دیدہ و دانستہ جھوٹ بولتے ہین اور جسکی تعریف کرتے ہین وہ بھی مغرور ہو جاتا ہے پھر ایسے شخص کو کچھ دینا تو کیا چاہیے بلکہ ایسے شخص کے منھ مین خاک بھر دے تا کہ پھر ایسی حرکت نکرے اخرج الشیخان

عن ابی بکرۃ قال اثنی رجل علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ویلک قطعت عنق اخیک ثلثا من کان منکم مادحا لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ان کان یری انہ کذلک ولا یزکی علی اللہ احدا ترجمہ مشکوۃ کے باب حفظ اللسان مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی بکرہ نے نقل کیا کہ تعریف کی ایک شخص نے دوسرے شخص کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تو تین دفعہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی تیری تو نے گردن کاٹی اپنے بھائی کی جسکو تم مین سے کسیکی تعریف کرنا ہو خواہ مخواہ تو چاہیے کہ اتنا کہے کہ مین محبت رکھتا ہون فلانے سے اور اللہ اوسکا حال خوب جانتا ہے اگر خیال کرے کہ وہ شخص ایسا ہی ہے اور تعریف نکرے اللہ پر کسیکی ف یعنی حقیقت ہر ایک کی اللہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ یہ شخص برا ہے یا اچھا ہے یا جیسا اسکا ظاہر ہے ویسا ہی باطن بھی ہے یا ظاہر اور ہے اور باطن اور ہے یا انجام اسکا نیک ہے یا بد ہے پھر آدمی تو ظاہر ہی کا حال دیکھتا ہے سو اوسکے بموجب اوسکی تعریف کرتا ہے پھر اگر کسیکی تعریف کی فلانا شخص بہت خوب ہے بڑا عابد زاہد جواد سخی ہے اور حقیقت مین وہ شخص اللہ کے نزدیک ایسا نتھا تو اس تعریف کرنے والے نے گویا اللہ کے علم کے برخلاف حکم کیا کہ جسکو اللہ برا جانتا تھا اسنے اوسکو اچھا ٹھہرایا سو حضرت نے فرمایا کہ جسکو آدمی اپنی دانست مین نیک جانتا ہو اور اوسکی تعریف کرنی منظور ہو تو اسیقدر کہے کہ مین فلانے شخص کو دوست رکھتا ہون اصل حقیقت اوسکی اللہ ہی جانے پھر جو شخص بغیر جانے کسیکی تعریف کرے یا تعریف مین مبالغہ کرے تو گویا اوسنے اوسکی گردن ماری کہ اوسکو مغرور کر دیا

ہوا اس حدیث سے کہ کسی بڑے آدمی کے واسطے کھڑا ہونا منع معلوم ہوتا ہی اخرج ابوداود عن مطرف
بن عبد اللہ بن شخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلنا انت
سیدنا فقال السید ہو اللہ فقلنا وافضلنا فضلاً واعظمنا طولاً فقال قولوا قولکم او بعض قولکم
ولا یستجرینکم الشیطان ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ مطرف نے
نقل کیا کہ مین آیا بنی عامر کے ایلچیون کے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر ہمنے کہا
کہ تم ہمارے سردار ہو تو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی ہی پھر ہمنے کہا کہ تم ہمارے بڑے ہو بزرگی میں اور بڑے سخی
ہو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہیں لے او بہکا دے شیطان
ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھال کر بولا کرو اور جو بشر کی سی تعریف ہو اور سچی ہو
تو اوسکا مضایقہ نہین مگر اوسمین بھی اختصار ہی کرو تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بزرگوں کی
یا بڑے آدمیوں کی تعریف مین کہا کرتے ہیں کہ تم ہمارے مالک ہو زمانہ کے سردار ہو جہان پناہ ہو معاذ اللہ داتا ہو
معبود ہو غریب پرور ہو قاضی القضاۃ ہو تو ایسی لفظیں کسیکے واسطے کہنا درست نہین اخرج الشیخان
عن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی بن مریم
فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے
ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو حد سے زیادہ مت
بڑھاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کو نصاری نے بڑھایا سو مین تو اوسکا بندہ ہوں ہی سو کہو اللہ کا بندہ اور
اوسکا رسول ف یعنی جو خوبیان اور کمالات اللہ نے مجکو بخشے ہیں سو بیان کرو سو رسول کہنے مین
سب آگئیں اسواسطے کہ بندہ کے حق میں پیغمبری سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مرتبے اوس سے
نیچے ہین آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہی اور بندہ رہتا ہی اور بندہ ہونا بھی اوسکو فخر ہی کچھ اوسمین
خدائی کی شان نہین آجاتی ہی اور خدا کی ذات مین نہین ملجاتا سو ایسی باتین کسی بندہ کے
حق مین نہ کہنا چاہیے کہ نصاری ایسی ہی باتین حضرت عیسٰے کے حق مین کہکر کافر ہو گئے اور اللہ کی
درگاہ سے راندہ گئے سو اسلیے حضرت نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم نصاری کی چال نہ چلو
اور اپنے پیغمبر کی تعریف مین حد سے مت بڑھو کہ نصاری کی طرح کہین مردود ہو جاؤ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ پیروں اور بزرگوں اور بڑے آدمیوں کی نظم و نثر مین بگفتگو مین

نہین درست پھر کا فر اور منافق کے واسطے تو بدرجہ اولی یہ کام منع ہے اخرج الترمذی عن انس قال
لم یکن شخص احب الیہم من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کانوا اذا راؤہ لم یقوموا لما یعلمون
من کراہیتہ لذلک ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا
کہ نہ تھا کوئی شخص محبوب زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحابون کے نزدیک اور
اصحاب جب دیکھتے تھے حضرت کو تو کھڑے نہین ہو جاتے تھے اسواسطے کہ سمجھتے تھے ناخوشی حضرت کی
اسمین ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکی تعظیم کے واسطے کھڑے
ہو جانے سے ناخوش ہوتے تھے تو یہی بات سمجھکر اصحاب بھی حضرت کو آتے ہوئے دیکھکر کھڑے نہین
ہو جاتے تھے پھر جو بات حضرت کو بری لگتی ہو اوس بات کو اور مسلمان کیون پسند کرے اور برخلاف
عادت اصحاب کے کیون رسم جاری کرے مگر ہان جگہ خالی کرنے کے واسطے یا کسی بزرگ کے استقبال کے
لیے اوٹھنا اور بات ہے صرف اوٹھ کھڑے ہونے کو تعظیم سمجھنا اور بات ہے اخرج الترمذی وابوداؤد
عن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سرہ ان یتمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوء
مقعدہ من النار ترجمہ مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ معاویہ نے
نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو خوش آوے کہ تصویر کی طرح
کھڑے رہین لوگ اوسکے روبرو سو ٹھہرا اوے اپنا ٹھکانا دوزخ مین ف یعنی جو شخص چاہے کہ اوسکے
روبرو لوگ ہاتھ باندھکر ادب سے کھڑے رہین نہ ہلین نہ چلین نہ ادھر اودھر دیکھین بلکہ تصویر کی طرح
بنجاوین سو وہ شخص دوزخی ہے تو معلوم ہوا کہ کسیکی محض تعظیم کے واسطے اوسکے روبرو ادب سے کھڑے
رہنا درست نہین اور جسکو یہ پسند ہو وہ دوزخی ہے اخرج ابوداؤد عن ابی امامۃ قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متکیا علی عصی فقمنا لہ فقال لا تقوموا کما یقوم الاعاجم یعظم بعضہم بعضا ترجمہ
مشکوۃ کے باب القیام مین لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوامامہ نے نقل کیا کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ٹیکی لگائے ہوئے لاٹھی پر تو ہم کھڑے ہو گئے اونکی تعظیم کے لیے سو فرمایا کہ نہ کھڑے ہو جایا کرو جیسے
کھڑے ہو جاتے ہین عجمی لوگ تعظیم دیتا ہے بعضا بعضے کو ف عجمی لوگ بڑے آدمیون کو دیکھکر اونکی
تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوتے ہین چنانچہ اب بھی اُن ملکون مین یہی معمول ہے سو حضرت نے اس کھڑے
ہو جانے سے منع فرمایا جیسا پہلے ترمذی کی حدیث سے کسیکی محبت کے سبب تعظیم کو کھڑے ہونا منع معلوم

توکچھ بھی تعظیم نچاہیے بلکہ اوسکی تحقیر اور اہانت چاہیے قال اللہ تعالی والمومنون والمومنات بعضہم اولیاء بعض ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۃ براءت مین کہ ایمان والے مرد اور عورتین ایک دوسرے کے مددگار ہین ف اگر کسی مسلمان کو کسی مسلمان سے کچھ فائدہ پہونچے تو اوسکو یون سمجھے کہ اصل فائدہ پہونچانے والا اللہ ہی ہے یہ مسلمان صرف مددگار تھا دوست کہ بسبب دوستی اسنے بھی مدد کی پھر اوسکو خدا و بد خدایگان فیاض زمان مالک اصل فیض رسان غریب پرور سمجھنا یا کہنا اوسکی شکر گذاری مین سر جھکا کر اوسکو سلام و مجرا کرنا توکیا ذکر ہی پھر خواہ وہ حاکم وقت ہو خواہ زمیندار خواہ آقا ہو یا میاں ہو کسیکے واسطے نہین درست پھر جب مسلمان حاکم اور مسلمان زمیندار اور مسلمان آقا اور مسلمان میان کے واسطے ایسے کام کرنا درست ہون اور اوسکا درجہ مددگار سے زیادہ بڑھانا نچاہیے تو کافر حاکم اور کافر زمیندار اور کافر آقا اور کافر میان سے محکوم اور رعایا اور نوکر اور غلام کو تو ایسا معاملہ کرنا اور بھی بُرا ہے

قال اللہ تعالی انما المومنون اخوۃ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات مین کہ مسلمان تو سب بھائی ہین ف تو جو شخص مسلمانی کے کامون مین بڑا ہے وہ ایسا ہی جیسا بڑا بھائی اور جو مسلمانی کے کامون مین لوداکر وہ ایسا ہی جیسا چھوٹا بھائی اور جو مسلمان نہین وہ بھائی نہین پھر خواہ بادشاہ ہو خواہ امیر خواہ حاکم اسیر خواہ مولوی متقی ہو خواہ مشائخ و پیر خواہ دنیادار ہو خواہ فقیر بھائی سے زیادہ مرتبہ کسیکا بھی نہین پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات ہی تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے گدھے کتے کو جانتے ہیں یا چوڑے چمار کو سمجھتے ہین

اخرج الترمذی عن انس قال قال رجل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الرجل یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذہ ویصافحہ قال نعم ترجمہ مشکوۃ کے باب المصافحہ والمعانقہ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی مسلمان جو ملاقات کرتا ہے دوسرے مسلمان سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے اوسکے لیے فرمایا نہ پوچھا کہ بھلا پھر لپٹ جاوے اوسکو اور چومے اوسکو فرمایا نہ پوچھا بھلا پھر کیا پکڑے اوسکو اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا ہان ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی سے یا اور کسی مسلمان سے اور دوست سے جو ملاقات ہو تو سوا مصافحہ کرے اوسکا [illegible]

وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع لم تملاوہ لیس لاحد فضل
الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت میں لکھا ہے
کہ امام احمد اور بیہقی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ یہ ذاتین تمہاری اسواسطے نہیں ہیں کہ اوروں کو برا کہو تم سب اولاد ہو آدمؑ کی نقصان
میں ایک دوسرے کے برابر کسیکو دوسرے پر بڑائی نہیں مگر دینداری پرہیزگاری کی کفایت
کرتا ہے آدمی کو بیہودہ بدزبان بخیل ہونا ف یعنی کسیکا نسب برا نہیں جو اوسپر طعن کیجیے
اور کسیکا نسب افضل نہیں جو وہ اپنے آپکو افضل اور بڑا جانے سب حضرت آدمؑ کی
اولاد ہیں اگر ایک میں کچھ نقصان ہے تو دوسرے میں بھی وہی نقصان ہے مگر ہاں جو لوگ
دیندار پرہیزگار ہیں وہ البتہ اچھے ہیں اور جو لوگ بدزبان بخیل ہیں وہ البتہ برے ہیں پھر
کسی قوم میں ہوں اس مقام پر یاد رہے کہ لوگ دو باتوں پر اکثر طعن کرتے ہیں ایک
کسیکے اگلی پشت میں اگر کوئی غلام تھا یا کسیکی نانی دادی اگر لونڈی تھی تو اوسپر طعن کرتے
ہیں اور ذلیل و حقیر جانتے ہیں اور اپنا فخر کرتے ہیں سو یہ بات محض بیہودہ ہے اسواسطے کہ
ایکمرتبہ حضرت یوسفؑ کو لوگوں نے بیچا تو وہ ایک کافر کے غلام تھے اور پھر ایکبار اونھیں کے
وقت میں قحط پڑا سات برس تک اوسوقت میں ساری مخلوق ایک دوسرے کے ہاتھ بک
گئی تھی اور ایک دوسرے کا غلام ہوگیا تھا اوسکے دادے سکے دادے غلام ہو چکے ہیں اور علاوہ اسکے
حضرت اسمعیل پیغمبر کی ماں بی بی ہاجرہ باندی تھیں ہوا و نھیں کی اولا میں تمام قریش ہیں اور بی بی
شہربانو بھی حضرت امام حسینؑ کی زوجہ ایسی ہی آئی تھیں جہاد میں پکڑی ہوئی پھر جو کوئی کسیکے غلام
ہونے پر طعن کرے وہ گویا اپنے بزرگوں پر طعن کرتا ہے اور دوسرے طعن کا سبب پیشہ ہوتا ہے کہ بعضے
پیشہ والوں پر لوگ طعن کرتے ہیں اور پہلے معلوم ہو چکا کہ حضرت آدم علیہ السلام کپڑا بنتے کھیتی کرتے تھے
تو اب جو کوئی کسی پر کپڑا بننے کے سبب طعن کرے اور جولاہے کے پیشہ کو حقیر سمجھے وہ گویا حضرت آدم کے پیشہ کو
حقیر بتاتا ہے اور جو کوئی تجارت کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ہود و صالح کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے اور جو
کوئی درزی کے پیشہ کو حقیر جانے وہ گویا حضرت ادریس کے پیشہ کو حقیر جانتا ہے غرضکہ اسیطرح بڑھئی اور
لوہار اور خشت پزی اور کھیتی وغیرہ اکثر پیشہ انبیا اولیا کے ہیں ان پیشوں کو حقیر سمجھنا گویا معاذ اللہ

وفاجر شقی کلہم بنو آدم وآدم من تراب ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی کہ ترمذی او
ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ لوگون کو
چاہیے کہ باز آوین مرے ہوے باپ دادون پر فخر کرنے سے کہ وہ تو کوئلے تھے دوزخ کے یا ہونگے
نا کارے زیادہ اللہ کے نزدیک گبرورے سے جو لڑھکاتا ہی گوبر اپنی ناک سے اللہ نے تو دور کی نخوت
تمسے کفر کے وقت کی اور دور کیا باپ دادون پر فخر کرنا آدمی یا تو مومن متقی پرہیزگار ہوگا یا گنہ
بدکردار ہوگا سب آدم کی اولاد ہین اور آدم ہی مٹی سے پیدا ف یعنی اصل مین سب آدمی مٹی
پیدا ہوے ہین پھر اونکو غرور و تکبر کیون چاہیے اور علاوہ اسکے سب کے سب ایک باپ حضرت آدم
اولاد ہین برابر کے بھائی پھر ایک کو دوسرے پر فخر کرنا نچاہیے اور اس بات پر فخر کرنا کہ ہمارا باپ ایسا تھا
یہ بھی بیہودہ ہی اسواسطے کہ باپ دادون مین کچھ لوگ اگلے کافر بھی گذرے کہ وہ دوزخ کے کوئلے
پھر ایسے باپ دادون پر فخر کرنا حماقت ہی بلکہ ایسے باپ دادون کا نام لینا موجب ہتک اور عا
کا ہی سو حضرت نے فرمایا کہ لوگون کو چاہیے کہ اس فخر کرنے سے باز آوین اور نہین تو اللہ کے نزدیک
ایسے حقیر بیقدر ہو جاوینگے جیسے گوبر کا کیڑا کہ گوبر کو اپنی ناک سے لڑھکاتا پھرتا ہی سو لوگ جانتے
کہ ہم اپنی بڑائی کرنے سے کچھ بڑے ہوتے ہین مگر حقیقت مین اللہ کے نزدیک نہایت بیقدر او
ذلیل ہوتے جاتے ہین اور اپنے بزرگون پر فخر کرنا اگلے کافرون کی رسم ہی کہ اللہ نے اس دین سے
اسکو دور کیا اور مسلمان کو اس سے منع کیا اب وہی باتین باقی ہین کہ یا تو آدمی مومن ہوگا
پرہیزگار یا کمبخت ہوگا گنہگار سو مومن کے واسطے پرہیزگاری کا فخر کافی ہی اور گنہگار کے لیے بدکاری کی
کمبختی بس ہی اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الحسب المال والکرم التقوی ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرت مین لکھا ہی کہ ترمذی اور ابن
ماجہ نے ذکر کیا کہ سمرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مال ہی اور
کرم تقوی ہی ف یعنی کرم اور بزرگی جو ہی سو تقوی ہی اور پرہیزگاری ہی جو پرہیزگار ہو سو بزرگ ہی
کسی ذات کا ہو اور جسمین تقوی نہین وہ بزرگ اور بڑا نہین کسی ذات کا ہو اور حسب جو ہی
سو مال ہی اگر آدمی مالدار ہو پھر اوسکی کوئی ذات پات نہیں پوچھتا اور محتاج میں عیب نکالیے ہی
اخرج احمد والبیہقی فی شعب الایمان عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای الناس اکرم قالوا اکرمھم عند اللہ اتقٰھم قالوا لیس عن ہذا نسألک قال فاکرم الناس یوسف نبی اللہ ابن نبی اللہ ابن خلیل اللہ قالوا لیس عن ہذا نسألک قال فعن معادن العرب تسألونی قالوا نعم قال فخیارکم فی الجاہلیۃ خیارکم فی الاسلام اذا فقھوا ترجمہ

مشکوٰۃ کے باب المفاخرت میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پوچھا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کون آدمی زیادہ بزرگ ہے فرمایا کہ سب سے بزرگ اللہ کے نزدیک زیادہ وہ ہے جو پرہیزگار زیادہ ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ بات آپ سے نہیں پوچھتے فرمایا جو سب آدمیوں سے زیادہ بزرگ یوسف ہے اللہ کا نبی بیٹا اللہ کے نبی یعنی یعقوب بیٹے اللہ کے نبی یعنی اسحاق بیٹے اللہ کے نبی خلیل اللہ کے یعنی ابراہیم کے عرض کیا ہم یہ بھی نہیں پوچھتے تو فرمایا کہ عرب کی جڑ کا حال پوچھتے ہو عرض کیا ہاں فرمایا کہ جو شخص کفر کی حالت میں اچھا تھا وہ اسلام کی بھی حالت میں اچھا ہے جب واقف ہو جاوے مسئلوں کا ف یعنی آدمی میں بڑائی یہی ہے یا آدمی متقی پرہیزگار ہو یا پیغمبر ہو خصوصاً پشتینی پیغمبر جیسے حضرت یوسف کہ خود پیغمبر حضرت یعقوب اونکے باپ پیغمبر حضرت اسحاق اونکے باپ پیغمبر حضرت ابراہیم خلیل اللہ اونکے باپ پیغمبر یا آدمی اپنے عادات واخلاق میں نیک ہو مسائل کا عالم غرضکہ بڑائی آدمی میں علم کی اور پرہیزگاری کی اور نبوت پیغمبری کی ہے سوا اسکے اور نسب خاندان کی بزرگی پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض نادانی ہے اخرج مسلم عن عیاض ابن حمار المجاشعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اللہ اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یفخر احد علی احد ولا یبغی احد علی احد ترجمہ

مشکوٰۃ کے باب المفاخرۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عیاض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے حکم کیا مجکو کہ عاجزی کرو اسقدر کہ فخر نکرے کوئی کسی پر اور نہ بڑائی کرے ایک پر ف یعنی آدمی ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوئے پھر مرکر آخر سبکو خاک میں ملنا ہے اور اصل میں بھی خاک سے ہی پیدا ہوئے پھر ایک دوسرے پر فخر اور اپنے باپ دادے کی اور اپنے قوم کی بڑائی کرنا عبث ہے بلکہ عجز وانکسار جسقدر ہو سکے اوسقدر بہتر ہے اخرج الترمذی وابو داؤد عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لینتھین اقوام یفتخرون بآبائہم الذین ماتوا انما ہم فحم جہنم او لیکونن اہون علی اللہ من الجعل الذی یدہدہ الخرء بانفہ ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وفخرہا بالآباء انما ہو مؤمن تقی

یعنی دنیا و آخرت مین آدمی کا عمل کام آتا ہی ذات پات کام نہین آتی کیسے ہی ذات پات کا بڑا ہو عالی خاندان اور کام برے ہون کوڑی کے کام کا نہین اور کیسا ہی کم ذات ہو مگر دونون جہان مین نیک کام کرے ہو سبکو عزیز حضرت بلال باوجودیکہ غلام تھے مگر کام کے سبب اللہ کے یہان مقبول ٹھہرے اور ابوجہل باوجود قوم مین نجیب تھا مگر ناکارگی کے سبب برا ٹھہرا بلال کی کم ذاتی سے ترقی نکلا اور ابوجہل کی نجابت و شرافت پیش نگئی ابوجہل نے نیک کام مین دیر کی تو اوسکے نسب نے اوسکی نجات کے واسطے جلدی نہ کی تو معلوم ہوا کہ ذات بھانت محض نا چیز ہی کیا کہ دنیا مین اوس سے کچھ کام نکلا اور نہ آخرت مین پھر اسپر فخر کرنا محض نادانی ہی بلکہ بڑی بات کھانت کو موجب غرور تکبر کا سمجھ کر کبھی اسکا خیال بھی نکیا چاہیے مسلمان کو مسلمان ہونا کیا تھوڑا فخر ہی جو اور فخر چاہیے اخرج مسلم عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاہلیۃ لا یترکونہن الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب البکاء علی المیت مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو مالک اشعری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چار چیزین میری امت مین جاہلیت کے کامون مین سے ہین کہ نہ چھوڑین اونکو بڑائیان کرنی اپنے خاندان کی خوبیون کی اور باتین مارنا لوگون کی ذاتون پر اور پانی مانگنا نچھترون سے اور مردے پر آواز سے رونا ف یعنی کفر کی یہ چار رسمین مسلمانون مین بھی جاری ہین کہ لوگ اونکو نہین چھوڑتے ایک یہ کہ اپنے بزرگون کے کامون پر اور اپنی امیری دولتمندی کے مالون پر فخر کرنا کہ ہمارے فلانے بزرگ ایسے تھے کہ اونسے یون ہوا اور ایسا ہوا اور فلانے ہمارے ایسے سپاہی شجاع تھے کہ اونھون نے یون کیا اور فلانے ہمارے ایسے بڑے امیر تھے دولتمند کہ فلانا فلانا کام کیا دوسرے یہ کہ اورون کی نسبت ذات پر طعن کرنا اور حقارت اور برائی بیان کرنا کہ فلانے کا پردادا غلام تھا اور فلانے کی نانی فلانی کی گھر کی اصیل تھی یا لونڈی تھی یا باہر سے آئی تھی تیسرے تارون سے پانی مانگنا یعنی یون سمجھنا کہ فلانا نچھتر جب فلانی جگہ پر آویگا تب ہی پانی برسیگا اور یون کہنا کہ مگھا پانی دے چوتھے مردے پر چلا کر رونا اور اوس مردے کے بیان کرنا کہ ایسا تھا اور ویسا تھا سو یہ چارون رسمین لگلے کافرون کی تھین کہ مسلمانون مین رائج ہین کہ لوگ بسبب جہالت کے اونکو نہین چھوڑتے تو مسلمان کو چاہیے کہ ان باتون کو بالکل ترک کرے بڑے غیرت کی بات ہی کہ مسلمان ہو کر آدمی کفر کی رسم اختیار کرے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ

وہان نسب کا لحاظ ہی نہوگا اور کسب ذات پات کا علاقہ جاتا رہیگا تو نسب اور ذات پر فخر کرنا محض نادانی ہے

قال اللہ تعالی فلا تزکوا انفسکم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ والنجم مین کہ لیس نہ کہو اپنی ستھرائیان ف یعنی محض بے عیب ذات خدا کی ہی ہر آدمی مین کچھ کچھ عیب تھوڑا یا بہت لگا ہی پھر اپنی تعریفین اور بڑائیان کرنا کہ ہم ایسے ہین اور ایسے ہین ہمارا باپ ایسا تھا اور دادا ایسا تھا بیجا ہی قال اللہ تبارک وتعالی الا تزر وازرۃ وزر اخری وان لیس للانسان الا ماسعی وان سعیہ سوف یری ثم یجزیہ الجزاء الاوفی ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ والنجم مین کہ نہ اوٹھاویگا یا نہین اوٹھاتا کوئی اوٹھانے والا بوجھ دوسریکا اور یہ کہ آدمی کو وہی ملتا ہی جو خود کمایا اور یہ کہ اوسکی کمائی اب اوسکو دکھائی جاویگی پھر اوسکو بدلا دیا جاویگا بدلا اوسکا پورا ف یعنی کوئی کسیکا بوجھ نہ اوٹھاویگا جیسے دنیا مین تقصیروار کے بدلے دوسرے کو سزا نہین ہوتی ہر شخص جو کمائی کریگا وہی اوسکو ملیگا جیسی کرنی ویسی بھرنی جو بونے سے گیہون نہین جمتے اور آدمی جیسے کام کریگا وہی اوسکے سامنے آوینگے اپنا کیا آگے آتا ہی جب وہ جانیگا کہ یہ کام میرے کیے ہوے ہین تب اوسکو اوسکے موافق پورا کم وکاست بدلا ملیگا تو معلوم ہوا کہ جیسے دنیا مین جو چوری کرے وہی سزا پاتا ہی کسی شیخ سید کے بدلے کوئی چمار چوڑھا نہین مارا جاتا اولاد کے قصور سے مان باپ کو سزا نہین ہوتی مان باپ کے روٹی کھانے سے اولاد کا پیٹ نہین بھرتا مان باپ پیر اوستاد کے پیٹ بھرنے سے اولاد کا یا مرید شاگرد کا گرمی جاڑا نہین جاتا یا باپ کے یا پیر اوستاد کے مولوی درویش ہونے سے اولاد اور مرید اور شاگرد عالم درویش نہین ہوجاتے ویسے ہی عاقبت مین کسیکے گناہ مان باپ پیر پر اور شاگرد اور مرید کے گناہ پیر اوستاد پر نہ ڈالے جائینگے اور جیسی دنیا مین کمائی کی ہوگی ویسی ہر ایک آدمی اپنا کیا بھگتے گا تو دنیا مین اس بات پر بھروسا کرنا اور فخر کرنا کہ میرا دادا یا باپ یا چچا یا نانا یا اوستاد پیر ایسا عالم تھا اور ایسا درویش کامل تھا اور اونسے فلانی فلانی کرامتین ظاہر ہوئین محض بیجا اور نادانی ہی اپنا عمل اچھا چاہیے س حسن تبلاوے اگر مان کا دو چند نہ زشت رو سے نازیبا سے ہو پسند نہ اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من ابطاء عملہ لم یسرع بہ نسبہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب العلم مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسکا عمل دیر کریگا اوسکا نسب جلدی نکریگا ف

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حجرات میں کہ اے لوگو ہمنے تمکو پیدا کیا ایک مرد اور ایک عورت سے اور بنائیں تمھاری ذاتیں اور گوتیں تاکہ آپسمیں پہچان ہو مقرر بزرگی اللہ کے یہان اوسیکی بڑی ہے جو پرہیزگار بڑا ہے اللہ سب جانتا ہے خبردار ہے ف یعنی ذات بڑی ہونے سے کچھ آدمی مین بڑائی اور بزرگی نہیں آجاتی ذاتیں صرف پہچان اور تعارف کے واسطے ہین بزرگی اور بڑائی اللہ کے نزدیک تقوی کی ہے تقوی بہت جسکا ہے وہ اللہ کے نزدیک بزرگ ہے اگرچہ کم ذات ہو اور جسکو تقوی نہین وہ اللہ کے یہان بزرگ ہی نہیں اگرچہ ذات کا بڑا ہو موچی دھنیا جولاہا بڑا ہے شیخ سید مغل پٹھان فاسق بدکار سے اچھا ہے پھر بڑی ذات پر مغرور ہونا اور فخر کرنا محض حماقت اور نادانی ہے اس مقام پر بعضے یون شبہہ کرتے ہین کہ ذات پات کا کچھ مرتبہ نہین ہے تو شریعت مین غیر کفو سے نکاح کیوں منع ہوا اور بڑی ذات والے کم ذالون سے کیون نہین رشتہ ناتا کرتے سو یہ شبہہ غلط ہے کہ کفو کا اعتبار صرف اسواسطے ہے کہ مرد اور عورت مین موافقت رہے اور گھر مین فساد نہ پڑے اور اگر کسی اور رشتہ مند نے یا غیر شخص نے کسیکی نابالغ لڑکی کا نکاح اوسکے باپ وغیرہ قریب کی غیبت میں کسی فاسق بدکار یا جولاہا محتاج یا رذیل پیشہ والے کے ساتھ کردیا پھر اوسکے باپ یا قریب کو خبر ہو تو اوسکو اختیار ہے کہ اوس عورت کا نکاح فسخ کردے اور اگر عورت بالغہ اپنا نکاح کسی غیر کفو سے آپ کرلے تو اوسپر کسیکو اختیار نہیں کہ فسخ کرے تو اس سے کچھ ذات کی بڑائی نہیں ثابت ہوتی ہے اور کفو مین جیسا لحاظ ذات کا ہے ویساہی لحاظ دینداری اور مالداری کا بھی ہے اور سوا اسکے ذات کا لحاظ مسئلہ کی رو سے صرف عرب کے لوگوں کے واسطے ہے سوا عرب کے اور کسی کو واسطے نہین اور اس مقام پر مقصود یہ ہے کہ وہ اپنی ذات پات کی بڑائی اور بزرگی پر فخر کرے کہ یہ ذات پات محض نکمی چیز ہے قال اللہ تعالی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مومنون مین کہ پھر جب پھونکا جاوے صور نہ ذاتیں رہیں اوسدن نہ آپسمین پوچھا پاچھی ف یعنی قیامت کے روز کسیکے نسب اور ذات پات کا لحاظ نکیا جاویگا اور نہ کوئی کسیکو پوچھیگا پھر یہ جو لوگ جانتے ہیں کہ ہم سید اور شیخ اور فلانے فلانے بزرگوں کی اولاد مین روز قیامت کو ہماری بڑی عزت ہوگی ہمارے بزرگوں کے سبب اور جو ہمارے گناہ ہونگے وہ ہمارے باپ دادے بخشوا لینگے پھر ہم اپنے مریدون شاگردون کو بھی دوزخ سے بچالینگے سو یہ بات غلط ہے

میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی عامر اور ابی مالک اشعری نے نقل کیا کہ میں نے سنا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مقرر البتہ ہونگے میری امت میں سے کئی قوم ایسی کہ حلال
کر لینگے خز اور دارائی اور باجے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا سچ ہوا اور ظہور میں آیا
کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ آپکو حضرت کی امت میں کہتے ہیں مگر ریشمی کپڑے اور باجا سننا اور بجانا
بطور حلال کے استعمال کرتے ہیں پھر بعضے جاہل حلال بھی جانتے ہیں پھر یہانتک نوبت پہونچی کہ نوبت
اور نقارے اور تاشے اور مرفے اور دائرہ اور ربانہ اور ڈھولک اور مجیرے اور جھانجھیں اور ستارہ اور
طنبورہ اور سارنگی اور طبلہ اور بین اور رباب اور چنگ اور ارغنون اور چکارا اور مہچنگ اور
بانسلی اور شہنائی اور ترئی اور قرنائی وغیرہ باجے بیدھڑک بجواتے اور بجاتے اور گاتے اور گواتے
اور سنتے اور سنواتے ہیں اور کوئی محفل راگ باجے سے خالی نہیں ہوتی نکاح اور ختنہ اور دعوت
اور عرس کی محفل میں تو راگ باجے ناچ کو مردود واجبات سے جانتے ہیں اور بعضے جاہل پیرزادے
اور صورت کے مشائخ راگ سننا عبادت جانتے ہیں اور راگ کی محفل میں ذوق شوق سے جاتے
ہیں اور لوگوں کو بلاتے ہیں پھر زندے تو درکنار یہانتک نوبت پہونچی کہ مردوں کو بھی راگ سناتے ہیں
اور قرآن و حدیث سے ثابت ہو چکا کہ راگ باجا شیطانی کام ہی سو وہی شیطان کبھی ان لوگوں کے
خیالات میں تصرف کرتا ہی اور ذوق شوق دلاتا ہی یہ نادان اوسکو انوار الٰہی تصور کرتے ہیں اور اوس
حال کو کمال جانتے ہیں سبحان اللہ شیطانی کام میں انوار الٰہی کا کیا ذکر چیل کے گھونسلے میں گوشت کہاں
دھرا اگر انوار الٰہی ہوتی تو نماز اور تلاوت قرآن اور سماعت حدیث میں طاری ہوتی شیطانی کام سے اور
انوار الٰہی سے کیا علاقہ اور جس نکاح اور ختنہ میں ایسے باجے راگ ناچ ہوں وہاں مبارکی اور سعادت کا
کیا ذکر مگر اتنا معلوم رہے کہ جہاد میں فوج کی خبر کرنے کو طبل بجانا درست ہی اور نکاح میں صرف اتنے
واسطے کہ نکاح کا ہونا مشہور ہو جاوے دف بجا دینا مباح ہی فرض واجب سنت مستحب وہ بھی نہیں
اور جس مقام پر بہت آدمی ہوں اور نکاح ہونا سبکو معلوم ہو تو وہاں وہ بھی ضرور نہیں غرضکہ یہ
سب خرافات ممنوعات ہیں انسے بچنے ہی سے ایمان کامل ہوتا ہی دوسری رسم
افتخار بالانساب ہی کہ لوگوں میں خصوصاً شیخ سید مغل پٹھان پھر انمیں بالتخصیص پیرزادے
مولویوں میں بہت رائج اور جاری ہی اور اوسکی قباحت اور برائی کو نہیں سوچتے باوجودیکہ

باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس سے نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے حرام کی شراب اور جوا اور کوبہ اور فرمایا کہ ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور کوبہ اوس باجے کو کہتے ہیں جو دونوں طرف سے منڈھا ہوتا ہے جیسے ڈھول ڈھولک اور دوسری روایت میں ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بھنگ وغیرہ حرام ہیں ویسے ہی ڈھولک کی قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے۔ اخرج احمد عن ابی امامۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلیب وامر الجاہلیۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الحمر میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیغمبر کیا مجکو سارے عالموں پر رحمت کے سبب اور ہدایت کے واسطے سارے عالموں کی اور حکم کیا مجکو میرے رب عزوجل نے تار کے باجوں اور دف کے باجوں کے دفع کرنے کا اور بتوں اور صلیب کے دفع کرنے کا اور نادانی کے کاموں کے دفع کرنے کا ف یعنی اللہ تعالی کی جب رحمت کاملہ ساری مخلوق کی طرف متوجہ ہوئی اور منظور ہوا کہ لوگوں کو ہدایت ہو اور برے کاموں سے باز رہیں تو اللہ تعالی نے مجکو نبی کیا اور مجکو حکم کیا کہ جو باجے تاروں سے بجتے ہیں جیسے ستار اور طنبورہ اور سرود اور سارنگی اور چکارا اور بین اور رباب وغیرہ ان سکو دفع کروں اور جو باجے کہ دف کی قسم سے ہوتے ہیں جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سرنائی اور قرنائی اور ترئی وغیرہ ان سکو دفع کروں اور بتوں کو دفع کروں اور چلیپا کو دفع کروں اور کفر کی رسمیں جو لوگوں میں رائج اور جاری ہیں انکو دفع کروں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کا جیسے حضرت کو بتوں کے اور چلیپا اور ایام جہالت کے رسموں کے مٹانے کا حکم تھا ویسا ہی باجوں کے دفع کرنے اور مٹانے کا حکم تھا کہ لوگوں کو باجے کی چیزیں بنانے اور بیچنے اور رکھنے اور بجانے اور سننے سے منع کریں اور کوئی خود نمانے تو توڑ ڈالیں کہ ایسی چیزوں کا دفع ہونا موجب رحمت الہی کا اور موجود ہونا باعث غضب الہی کا ہے اور فی الحقیقت جس کام کے مٹانے کو اللہ کی طرف سے رسول آوے وہ کام البتہ غضب الہی کا موجب ہوگا پھر اوسمیں شوق الہی پیدا ہو تو کیا امکان ہے۔ اخرج البخاری عن ابی عامر وابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الحر والحریر والمعازف ترجمہ مشکوۃ کے باب الملاحم ولو لہ

اسکے بغیر شادی مین کچھ لطف ہی نہین اور جس شادی مین راگ باجا نہو اور شادی بہوا نقوی سنت کے ہو تو بعضے مردود کہتے ہین کہ یہ گویا غمی کی محفل ہی یہان چپکے لاکر اوسپر کلمہ پڑھو تو اس سنت پر طعن کیا اور اپنے ایمان کا لحاظ نکیا کہ وہ جاتا رہا اور بعضے شخص اس راگ کو عبادت سمجھنے لگے اور قبرون پر بزرگون کی گانے بجانے ناچنے لگے اور حالانکہ قرآن و حدیث سے راگ باجے کی برائی اور گانے ناچنے والے کی برائی و مذمت ثابت ہو قال اللہ تبارک و تعالی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث لیضل عن سبیل اللہ بغیر علم و یتخذہا ہزوا اولٓئک لہم عذاب مہین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ لقمان مین کہ اور ایک لوگ ہین کہ خریدار ہین کھیل کی باتون کے تاکہ بچلاوین اللہ کی راہ سے بن سمجھے اور ٹھہراوین اوسکو ہنسی وہ جو ہین اونکو ذلت کی مار ہو فــ کھیل کی بات یہان فرمایا راگ کو کہ بعضے ناسمجھ آدمی اوسپر پیسا خرچتے ہین اور قوالون اور سرودیون بھڑوون بھانڈ بھگتیون رنڈیون کو روپے دیتے ہین سو اس راگ کے سبب سننے والے بھی اللہ کی راہ کے کام سے بچل جاتے ہین کہ کسیکی نماز جاتی رہتی ہو اور کسیکو وقت تنگ ہوتا ہو اور کسیکا دل عین نماز مین اوس راگ کی طرف متوجہ ہوتا ہو اور کسیکو زنا یاد آتا ہو اور کوئی اوسمین بیخود اور بیہوش ہو جاتا ہو اور کوئی اوچھلنے کودنے لگتا ہو اور آپ پر لوگون کو ہنساتا ہو اور روپیہ پیسا جو اللہ کی راہ مین خرچنا تھا مفت برباد جاتا ہو پھر ہوتے ہوتے اوسکے نزدیک شریعت کی بات ہنسی ٹھہر جاتی ہو اور وہ گانے بجانے والے بھی اللہ کی راہ سے بچل جاتے ہین کہ نماز روزہ دین کے امور کے مسائل نہین سیکھتے ابتدا سے راگ تال سُر راگنیان دریافت کرتے ہین اور راگ کے شغل مین نماز روزے سے باز رہتے ہین پھر اُسمین جو پیسا پاتے ہین وہ بھی بُرے کامون مین اوڑاتے ہین اور مسائل دین کو کھیل سمجھتے ہین سو فرمایا کہ ایسے لوگون کو ذلت کا عذاب ہوگا قال اللہ تبارک و تعالی واستفزز من استطعت منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطان الا غرورا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اسرا مین کہ اور گھبرا لے اونمین سے جسکو تو گھبرا سکے اپنی آواز سے اور پکار لا اونپر اپنے سوار اور پیادے اور ساجھا کر اونسے مال مین اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور کچھ نہین وعدہ دیتا اونکو شیطان مگر دغا بازی فــ جب شیطان اللہ کی درگاہ سے رانذہ گیا تب اوسنے دعا مانگی مجھکو قیامت تک زندہ رکھ

فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج مین کہ اور بعضا شخص ہی جو جھگڑتا ہی اللہ کی بات مین خبر اور ساتھ پکڑتا ہو ہر شیطان بے حکم کا جسکی قسمت مین لکھا ہی کہ جو کوئی اوسکا دوست ہووے تو سکو بہکاوے اور لیجاوے عذاب مین دوزخ کے ف یعنی بعضے آدمی ایسے بھی ہین کہ اللہ کا حکم سنکر اوسمین گفتگو اور چون وچرا کرتے ہین اور حجت وتکرار اوٹھاتے ہین حالانکہ اونکو اسی بات کی خبر نہین کہ ہم کہان سے کہتے ہین اور کیا کہتے ہین سو وہ لوگ شیطان کا ساتھ پکڑ رہے ہین کہ شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون اور باتون کو سند پکڑ رہے ہین سو اونکا انجام دنیا مین گمراہی ہی اور مرنے کے بعد دوزخ ہی اسواسطے کہ یہ لوگ شیطان کی سکھائی ہوئی بات پر چلتے ہین تو شیطان کے دوست ہین اور شیطان کی قسمت مین اللہ تعالی نے لکھ دیا ہی کہ جو شخص اوسکی دوستی اختیار کرے اوسکو یہ بہکاوے اور گمراہ کردے اور دوزخ مین لیجاوے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ مین جو بعضے لوگ چلن کرتے ہین اور شیطان کی سکھائی ہوئی رسمون کو دلیل ٹھہراتے ہین وے شیطان کے دوست ہین اور شیطان کے بہکائے ہوئے ہین کہ انجام اوسکا دوزخ ہی ان آیتون سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسم کو اختیار کرنا باوجود مخالفت قرآن وحدیث کے ترک نکرنا کفر کی رسم ہی کہ اسی بات پر اللہ تعالی نے کافرون کو الزام دیا اور گمراہ فرمایا اور انجام اوسکا دوزخ فرمایا تو مسلمان کو چاہیے کہ بالکل رسم ورسوم کو اوٹھا دین اور کافرون کی راہ نہ اختیار کرین اور برادری کے لوگون کے رامانے اور طعن کرنے کا لحاظ نکرین کہ اللہ ورسول کی طرف سے شاباشی ملیگی اور اگر برادری چھوٹیگی تو اللہ ورسول کا ساتھ ہوگا ہرچند رسمیں بہت سی لوگون مین رائج ہین کہ سب کا حال بیان کرنا مفصل خصوصا اس چھوٹی سی کتاب مین مشکل اور دشوار ہی مگر چند رسمون کی قباحت بیان کرنا ضرور ہوا کہ وہ رسمیں اکثر خواص لوگون مین بھی رائج ہین اور اونکا چھوٹنا خواص وعوام سے مشکل امر دشوار ہی سو وہ سات چیزین ہین اول راگ باجا سننا دوسری اپنے نسب پر فخر کرنا تیسری آپسمین ایک دوسرے کی حد سے زیادہ تعظیم کرنا چوتھی مہر بڑے مقرر کرنا اور شادیوں میں بیجا خرچ کرنا پانچوین بیوہ عورت کا دوسرا نکاح نکرنا چھٹی بیمہ میں چلانا اور زیادہ سوگ میں بیٹھنا ساتوین ریت رسم سمی کرنا رسم پہلی سماع الغنا والمعارف یعنی راگ باجا سننا سننا چاہیے کہ راگ سننا اس زمانہ مین اکثر رائج ہو گیا کہ شادیون مین اور عرسون مین اور محفلون مجلسون مین جو اوسکا بیجا دستور کرتے ہین پھر بعضے جاہل کہتے ہین

جھٹلانے والوں کا فقط یعنی اللہ کی طرف سے جتنے پیغمبر آئے سب سے یہی معاملہ ہوا کہ وہ لوگ کہنے لگے
کہ جس راہ پر ہم نے اپنے باپ دادے کو دیکھا وہی راہ اور اونھیں کے قدم بقدم چلینگے پھر وہ پیغمبر جب اونسے
یوں کہتے کہ بھلا اگر تمہارے باپ دادے کی راہ سے زیادہ سوجھ کی راہ اور بہتر طریق ہم تمکو بتادیں تو بھی
کیا تم باپ دادے ہی کی راہ پر چلوگے تب اونکو کچھ جواب نہ بنتا تو عاجز ہوکر آخر کو کہتے کہ جو علم و کتاب تمہاری
معرفت اللہ نے بھیجا سو اوسکے ہم منکر ہیں وہ ہم نہ مانینگے اگرچہ ہمارے باپ دادے کی راہ سے بہتر ہو جب
یہانتک اون کافروں کی جہالت اور شرارت پہونچی تب اللہ تعالی نے اوس شرارت کا اونسے
بدلا لیا پھر کسی کافروں کی قوم پر پتھر برسائے اور کسی پر آگ برسی اور کوئی ہوا سے ہلاک ہوا اور کوئی
زمین میں دھنس گیا اور کسی قوم کو دریا میں ڈبودیا اور کسیکو زمین ہلاکر ہلاک کردیا سو دیکھو جن
لوگوں نے ہمارا حکم جھٹلایا اور اپنے باپ دادے کی رسم و راہ مقدم کی اوسکا انجام کیسا ہوا
کہ وہ تو اپنے باپ دادے کی رسم قائم رکھا چاہتے تھے اللہ تعالے نے اوسکے بدلے اونھیں کو
نیست و نابود کردیا پھر کسیکا پتا بھی نہ لگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر پیغمبر کی امت کے
بڑے لوگ اسیطرح کہتے چلے آئے ہیں اور اپنے باپ دادے انکے رسومات کو چھوڑنا اونکو
ازبس دشوار و ناگوار تھا تو مسلمان کو چاہیے کہ باپ دادے کی رسوم کو اوٹھا دیں اور اپنے پیغمبر کے
فرمودے کے موافق خدا کے حکم پر عمل کریں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لوگ آسودہ کھاتے پیتے ہوتے ہیں وہی
اکثر باپ دادے کے رسومات کو سند پکڑتے ہیں اور اونھیں کو رسومات کا چھوڑنا بہت مشکل اور گراں
ہوتا ہے اور بیچارے خوار و محتاج آدمی خدا و رسول کی بات جلدی مان لیتے ہیں تو آسودہ مسلمانوں کو مقدم
چاہیے کہ پہلے آپ رسوم کو ترک کریں اور لوگوں کو ترغیب دیں کہ باپ دادے کے رسوم کو چھوڑدیں پھر
محتاج لوگ خود بخود دیکھا دیکھی وہ بھی چھوڑدینگے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آدمی باپ دادے کے رسومات
میں گرفتار رہتا ہے اور باپ دادے کی راہ پر اڑجاتا ہے تو کسیکا سمجھانا اوسکے خیال میں نہیں آتا اور معقول
بات بھی نہیں مانتا تو غضب الہی اوسپر نازل ہوتا ہے پھر اوسکا نام و نشان باقی نہیں رہتا تو مسلمان کو
چاہیے کہ خدا کے غضب سے ڈرے اور باپ دادے کے رسم پر اڑ نہ رہے اور سبکو ترک کرے اور اللہ و رسول کی
راہ کو چھوڑکر شیطان کی باتوں کے پیچھے نہ لگے قال اللہ تبارک و تعالی ومن الناس من یجادل فی اللہ
بغیر علم ویتبع کل شیطان مرید کتب علیہ انہ من تولاہ فانہ یضلہ ویہدیہ الی عذاب السعیر ترجمہ

وہ فائدہ نہ ہو تو بھی اوس کام کو کیے جاتے ہیں مثلاً باپ کسی کا مرید ہوا تو بیٹا بھی اوسی خاندان کا مرید ہوگا اگرچہ باپ کا پیر اچھا اور نیک خدا آگاہ اور عارف باللہ تھا اور اوسکی اولاد ریا کا ٹھگ ہو گئی مگر اوسی خاندان کا مرید ہوگا یا مثلاً باپ دادے سے اتفاقی ایکبار کوئی کام بیہوشی میں ہو گیا تو اولاد اوس کام کو لینے اوپر واجب جانکر کریگی چنانچہ ایک بزرگ دریا سے پانی کا گھڑا بھرے لیے گھر کو لاتے تھے اتفاقاً بسنت کا روز تھا راستے میں اون بزرگ کو مہدو گاتے بجاتے ملے اون بزرگ کو حال گمراہی کا دیکھکر شاید خدا کا خوف اور قیامت یاد آئی تو اونکو ملال آیا اور بیخود ہو کر مستی کی حالت میں گھر تک آئے اب اونکی اولاد نے یہ رسم ٹھہرائی کہ بسنت کے روز بہت سے مریدوں کو ساتھ لیکر دریا سے پانی کا گھڑا بھر کر سر پر رکھکر لیے گھر تک ناچتے چلے آتے ہیں اور کوئی منع کرے تو باپ دادے کی سند لاتے ہیں پھر بعضوں میں یہانتک جہالت کی نوبت ہو گئی کہ لڑکیوں کو قرآن اور مسائل نہیں سکھلاتے کہ ہمارے بزرگوں سے یونہیں چلا آتا ہے کہ عورتوں کو کچھ پڑھاتے نہیں یہ بات بعینہ ہندوؤں کی ہے کہ اونکے یہاں بھی عورتوں کو مسائل پڑھانا منع ہے اور بعضے یوں کہتے ہیں کہ ہمارے خاندان میں کسی نے مسجد بنانا نہیں پڑتا سبحان اللہ یہ منہ پھر دعوی مسلمانی کا کرتے ہیں مسلمان کو چاہیے کہ کافروں کی طرح باپ دادے کی رسوم کو سند نہ کرے جو حکم خدا کا ہو اوسپر چلے اور باپ دادے کی اگر کوئی راہ قرآن و حدیث کے موافق ہو تو اوسے اللہ و رسول کی راہ سمجھ کر چلے نہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا غرضکہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ باپ دادے کی رسوم کو اختیار کرنا اور قرآن و حدیث کے مقابلہ میں سند پکڑنا کفر کی بات ہے جسپر اللہ تعالی نے اگلے کافروں کو الزام دیا قال اللہ تبارک و تعالی

وکذلک ما ارسلنا من قبلک فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوہا انا وجدنا اباءنا علی امۃ و انا علی آثارہم مقتدون قال اولو جئتکم باہدی مما وجدتم علیہ آباءکم قالوا انا بما ارسلتم بہ کافرون فانتقمنا منہم فانظر کیف کان عاقبۃ المکذبین **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ زخرف میں کہ اور اسیطرح جو بھیجا ہے تجھ سے پہلے ڈر سنانے والا کسی گانوں میں سو کہنے لگے وہاں کے آسودہ لوگ ہمنے پائے باپ دادے ایک راہ پر اور ہم اونھیں کے قدموں پر چلتے ہیں وہ بولا اور میں جو لادوں تمکو اوس سے زیادہ سوجھ کی راہ جسپر تمنے پائے اپنے باپ دادے تو بھی کہنے لگے ہمکو تمہارے ہاتھ بھیجا نہ ماننا پھر ہمنے اونسے بدلا لیا سو دیکھو آخر کیا ہوا

یا بعضے ملکون مین اگر کوئی ہندوؤن کی نوکری کرے تو مطعون ہو اور نصاری کی نوکری کرتے ہین
برا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون
ایک ہین اگر کوئی نجوم و انگریزی پڑھے تو مطعون ہو اور ریاضی منطق ہیئت پڑھتے ہین اور
برا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونون ایک ہین غرضکہ
اسیطرح کی ہزارون رسمون مین لوگ گرفتار ہین اور بسبب رواج کے اوسکی برائی خیال
مین نہین آتی اور اگر کوئی سمجھا دے تو اب لوگ وہی جواب دیتے ہین جو اگلے کافر کہتے تھے قال اللہ
تبارک و تعالی واذا قیل لهم اتبعوا ما انزل الله قالوا بل نتبع ما الفينا عليه آباءنا اولو كان آباؤهم
لا يعقلون شيئا ولا يهتدون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ بقر مین اور جو اونکو کہیے چلو اوسپر
جو نازل کیا اللہ نے کہین نہین ہم چلینگے اوسپر جسپر دیکھا اپنے باپ دادون کو اور بھلا اگرچہ اونکے باپ
دادے نہ عقل رکھتے ہون اور نہ راہ کی خبر یعنی جب کافرون کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھاتے کہ
شرک و بدعت کی رسمین جو تم مین رائج ہین چھوڑو اور اللہ نے جو قرآن اوتارا ہے اوسپر چلو تو وہ کہتے کہ اگر
ہم اس قرآن کے موافق چلین تو ہم باپ دادون کی راہ چھوٹے سو ہم اسپر نہین چلینگے بلکہ اون رسمون پر
چلینگے جسپر اپنے باپ دادون کو ہمنے دیکھا اگر یہ راہ و رسم بری ہوتی تو ہمارے باپ دادے کیون اسپر چلتے سو اللہ
تعالی نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ یہ عجیب احمق لوگ ہین اگر اونکے باپ دادے بالکل بے عقل اور محض بے شعور
و بیوقوف ہون اور اونکو نیک راہ کی کچھ خبر بھی نہو یعنی اونمین اگرچہ عقل بھی نہو اور کتاب کا علم بھی نہو تو بھی
یہ لوگ کیا اونھین احمق جاہل باپ دادون کی راہ و رسم پر چلینگے آخر بے عقلی بے علمی کے کامون مین باپ دادے کی
راہ نہ چلینگے مثلا کسی بزرگ نے ایکبار کپڑے کی سوداگری کی اور اوسمین نقصان پڑا تو وہ راہ اوسکی اولاد نہ
اختیار کریگی یا کسیکا باپ بے دریافت کیے راہ چلا اور بھٹک گیا تو اوسکا بیٹا وہ راہ نہ چلیگا تو جس مقام پر دنیا کا
نقصان ہو اوس مقام پر آدمی باپ دادے کی راہ چھوڑ دے تو دین کے نقصان مین تو چاہیے اور بھی زیادہ
اوسکو چھوڑ دے عجب مسلمان ہین کہ خدا رسول کی راہ و رسم کو چھوڑ کر باپ دادے کی راہ و رسم کو مقدم کرتے ہین
اور باپ دادے کی رسم بیجا بھلی و بری ابھی کی ہے مگر کبھی نہ چھوڑین اور اوسکے مقابلہ مین اللہ و رسول کی راہ کو
یاد رہے دونون جہان کے فائدہ کی معقول روایت کی ہو اونکو نہ اعتبار کرین اور پھر دعوی مسلمانی کا کیے جاوین اور
اتنک نوبت پہونچا دین کہ اگر باپ دادے کچھ عقلمند [illegible] پر کہین اور اب [illegible]

کہ اسکا رواج نہین اور اوسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی سور یا کتا یا گدھا کھاوے تو ملعون ہو اور لوگ شراب اور سود اور رشوت کھاتے ہین کوئی بُرا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہیں یا اگر مسلمان انکو بیٹ اور دیوتا میسر کہلاوے تو ملعون ہو اور ٹھاکر اور کنور کہلاتے ہیں کوئی برا نہیں سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونو ایک ہین یا اگر کوئی آدمی کے چرکین سے گھر لیپے تو ملعون ہو اور جانوروں کے چرکیں سے مکان لیپتے بلکہ روٹی پکاتے ہین اور برا نہیں سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہیں اور اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونو ایک ہیں یا اگر کوئی شخص بند کوٹھری میں سوتا ہو اور کوئی اوس کوٹھری کی چھت پر بیٹھکر اوسکو راگ سناوے اور اوس سے عرض و معروض کرے اور جانے کہ وہ سوتا ہے سنتا ہے تو لوگ احمق بتاوین اور ملعون کرین اور مردون کی قبروں پر گاتے ہین اور مردون سے عرض و معروض کرتے ہین کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہیں یا اگر کوئی کسیکو مسجد بیت المقدس قرآن کہے تو ملعون ہو اور کعبہ قبلہ کہتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک مین یا اگر کوئی سلام کی جگہ پاپا یا پوجا کہے تو تعجب آوے اور ملعون ہو اور سدا گی کہتے ہین اور برا نہیں سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونو ایک ہیں یا اگر کوئی لکڑی یا کپڑے پر فاتحہ دلاوے تو ملعون ہو اور کھانے پر فاتحہ دلاتے ہیں اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی غیر آدمی کسیکے گھر مین چلا آوے اور پردہ نشین عورت سامنے ہو تو ملعون ہو اور دیور اور جیٹھ اور خاوند کے بھانجے بھتیجے جوان گھروں میں چلے جاتے ہیں اور عورتیں اونکے سامنے ہوتی ہین اور کوئی برا نہیں سمجھتا سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہیں اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی فرنگی کو اپنی بیٹی دے تو ملعون ہو اور رافضیوں کو بیٹیاں دیتے ہیں اور برا نہیں سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونو ایک ہیں یا اگر کوئی بھی انگریز کی نوکری کرے تو ملعون ہو اور ہندوؤں کی نوکری کرتے ہین اور برا نہیں سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہیں اور اسکی رسم پڑ گئی اور حقیقت میں دونو ایک

رہا پھر اب اگر کوئی نقد یا کپڑا خیرات کرے یا اور طرح سے مردون کو ثواب پہونچاوے اور رسم کے طور پر کھانا نکرے تو اسقدر مطعون ہو کہ اگر کچھ بھی نکرے تو اسقدر مطعون نہوا سیطرح کھانے پر فاتحہ پڑھنا اور شادی اور غمی وغیرہ سب اہو رین رسمین رائج ہو گئین کہ وہی بات اگر اور طرح پر ہو تو لوگ نمانین اور تعجب کرین بلکہ برا کہین اور اگرچہ برا ہی کام ہو مگر جب رسم ہو گیا پھر نہ کوئی تعجب کرتا ہے نہ انکار رکھتا ہے مثلاً اگر کوئی فرنگی یا چمار یا بھنگی کے گھر کا کھانا کھالے یا پانی پی لے تو مطعون ہے اور ہندؤن کے گھر کے کھانے یا پانی کو کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہ ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی مسلمان دوکا نذر کنھیا کا جنم کرے تو مطعون ہو اور مسلمان کہلاتے ہین اور دوالی ہولی اپنے گھر کرتے ہین کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہ ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی اپنے لڑکے کو جنیو پہناوے تو مطعون ہو اور لڑکون کی چوٹیان رکھتے ہین کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اوسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی حضرت عیسیٰ کے تولد کے بڑے دن کی محفل کرے تو مطعون ہو اور مولود شریف کی محفلین کرتے ہین اور برا نہین سمجھتے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی خچر گدھے پر چڑھے تو مطعون ہو اور چھوٹے ٹٹو پر سوار ہو کوئی برا نہ سمجھے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی کسی مرد کے واسطے ایک کسبی علیحدہ مکان مین بلاوے تو بھڑوا ٹھہرے اور مطعون ہو اور یہ جو لوگ ہزارون مردون کے واسطے طائفے کے طائفے ایک مکان مین جمع کر دیتے ہین اونکو کوئی برا نہین سمجھتا سبب یہی ہے کہ اسکا رواج نہین اور اوسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت کسی مرد کو زنا کروانے کیلیے نوکر رکھے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور اگر کوئی مرد کسبی کو زنا کے لیے نوکر رکھے تو کوئی ویسا برا نہ سمجھے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر کوئی عورت اپنا سر مونڈاوے تو تعجب آوے اور وہ مطعون ہو اور مرد داڑھی منڈاوے تو اوتنا تعجب نہ آوے اور کوئی اسقدر برا نہ سمجھے سبب یہی ہے کہ اوسکا رواج نہین اسکی رسم پڑگئی اور حقیقت مین دونو ایک ہین یا اگر عورت گھوڑے پر سوار ہو ہتیار باندھے تو ایک انگشت نما اور مطعون ہو اور مرد جو مہندی مسی لگاوے سرخ کپڑے انگوٹھی چھلے پہنے تو کوئی برا نہ سمجھے سبب یہی ہے

برسات مین خراب ہوتا ہو اور نوبت سودی لینے یا قرض یا بھیک مانگنے کی پہونچے گر موت کے دن تیسرے
دن تک یا ساتوین دن یا چالیسوین دن یا چھ ماہی یا برسی کے روز ضروری اوس مردے کے سبب کھانا پکانا اور
بانٹا جاوے حالانکہ اور روز بھی کھانا پکانا مردے کی طرف سے خیرات کرنا جائز اور مباح ہے مگر لوگ صرف
رسم ورواج کے سبب انھین دنوں مین کرتے ہیں اور نکرین تو مطعون ہوں یا مثلاً جب عورت کا شوہر
مرجاوے باوجودیکہ اوسکو مرد کی خواہش ہو اور بیوارگی کے سبب محتاجگی بھی ہو اور کوئی باہر کے کام
کرنے والا اوسکا ہو اور اکیلے گھر مین بیوہ اس بیٹھی رہے اور شرع کی رو سے دوسرا نکاح جائز بھی جانتی ہو
مگر وہ صرف رسم ورواج کے سبب اور خاوند نکریگی تو لوگ اوسکو اچھا کہینگے اور کرے تو اوسپر طعن کرین
یا مثلاً نکاح یا چھٹے اور بسم اللہ وغیرہ میں باوجود فقیری اور محتاجی کے اگرچہ سودی قرض لینا یا بھیک مانگنا
پڑے مگر چھٹی معمولی اور برادری کا کھانا اور کپڑے وغیرہ رسمین جاہلانہ ملکہ اور خرافاتیں ناچ رنگ
ضروری ہون اگرچہ وہ لوگ ان رسموں کو فرض واجب سنت مستحب نہ جانین مگر رسم ورواج کے
سبب کرتے ہین نکرین تو مطعون ہوں اور کریں تو تعریف ہو سو ایسی باتون کا جو رسم ٹھہر گئی ہیں
اس محل مین رد ہے تو اب معلوم کیا چاہیے کہ بعضے اگلے نیک لوگون نے بعضے مباح کام اوس وقت میں
کچھ مصلحت سمجھ کر کسی فائدہ کے واسطے کرنے تجویز کیے پھر لوگ اوس فائدہ کے سبب اون کاموں کو
کرنے لگے پھر ہوتے ہوتے خواص وعوام مین وہ کام رائج اور جاری ہو گئے اور عوام کے نزدیک اوس
فائدہ کا لحاظ نہ رہا اور وہ کام باقی رہے اور بسبب رواج کے رسم پڑ گئی اوسکے کرنے والی کی تعریف
اور نکرنے والے کی مذمت ہونے لگی پھر یہاں تک نوبت پہونچی کہ اگر کوئی شخص اوس سے بہتر طریقہ
اوسی کام میں زیادہ فائدہ کا نکالے تو اوسکو کوئی نمانے مثلاً اگلے عقلمندون نے مردون کو ثواب
پہونچانے کے واسطے کھانا پکا کر خیرات کرنا مقرر کیا تھا اور بموجب مسئلہ کے صدقہ خیرات رشتہ مند
محتاجوں کو پہلے دینا چاہیے سو وہ لوگ رشتہ مند محتاجون کو وہ خیرات کا کھانا اول دیا کرتے تھے
پھر ہوتے ہوتے اب یہ نوبت پہونچی کہ اوس کھانے مین اب خیرات اور ثواب کا لحاظ مطلق نرہا
لوگ صرف رسم ورواج کے سبب کھانا پکا کر رشتہ مندوں میں حصے مقرر کرکے تقسیم کرتے ہیں اور جو
رشتہ دار اگرچہ غنی دولتمند ہون مگر کھانے کا حصہ نہ پہونچے تو شکوہ کرین پھر اگر کوئی خیرات صدقے
کا نام لے تو بعضے غیرت والے رشتہ مند قبول نکریں اور وہ کھانا نہ لیں تو اب یہ رسم ٹھہر گئی خیرات صدقہ

والقصاص میں لکھا ہے کہ شرح السنۃ میں ذکر کیا کہ نواس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم نے فرمایا کہ تابعداری نہیں چاہیے کسی مخلوق کی جس امر میں نافرمانی ہو خالق کی ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قرآن کے خلاف کوئی کہے اور کیسی ہی تقریر بنائے مانیے بلکہ اگر تمام مخلوقات
دنیا کی کہے تو بھی خلاف قرآن کے مانیے اور جس بات میں خدا کا امر ہو چکا اوسکو کوئی منع
کرے خیال میں نہ لاوے اور جو بات قرآن کی رو سے منع ہو چکی اوسکو کوئی کرنے کو کہے نہ مانے
اور جو مانے وہ گویا خالق سے مخلوق کو بڑا جانتا ہے عن عدی ابن حاتم قال اتیت النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وفی عنقی صلیب من ذہب فقال یا عدی اطرح عنک الوثن و
سمعتہ یقرأ فی سورۃ البراءۃ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ وقال اما انہم کانوا
یعبدونہم ولکنہم کانوا اذا احلوا لہم شیئا استحلوا واذا حرموا علیہم شیئا حرموہ ترجمہ عدی ابن
حاتم نے نقل کیا کہ میں آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس اور میرے گلے میں سونے کی
صلیب تھی تو فرمایا کہ اے عدی پھینک دے اپنے پاس سے بت کو اور میں نے سنا حضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ آیت سورہ براءت میں کہ اتخذوا احبارہم الخ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ٹھہرایا ہے اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب اللہ سے ورے اور فرمایا حضرت نے کہ وہ لوگ
پوجتے نہیں تھے اونکو لیکن حلال جانتے تھے وہ لوگ جو وہ حلال کہتے تھے اور حرام جانتے تھے جو
وہ حرام کہتے تھے ف یہودیوں نے اپنی راست میں عیسیٰ پیغمبر کو سولی دیا سو اوس سولی کی
شکل نصاری بناکر تعظیم کرتے ہیں اور اوسکو صلیب کہتے ہیں اور سونے چاندی کی بناکر
تعویذ کی طرح ڈالتے ہیں سو وہ صلیب سونے کی عدی کے گلے میں تھی سو حضرت نے اوسکو
بت فرمایا اور اوسکے پھینکنے کا ارشاد فرمایا اور کلام اللہ کی آیت پڑھکر اوسکا مطلب بیان کیا
یہود و نصاری اپنے مولویوں درویشوں سے جو کام حلال سنتے وہ کرنے لگتے اور حلال جانتے اور
جو حرام سنتے وہ حرام جانتے اور اللہ کی کتاب توراۃ اور انجیل سے اوسکو تحقیق کرتے سو اوسکو اللہ تعالیٰ
فرمایا کہ اون لوگوں نے مولویوں اور درویشوں کو گویا پروردگار مالک ٹھہرایا کہ اوسکا حکم
مانتے ہیں خواہ وہ کتاب اللہ سے موافق ہو خواہ مخالف ہو سو یہ شرک ہے تو اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ یہود و نصاری کی راہ روش اختیار نہ کرے اور اصل حاکم اور شارع اللہ ہی

گروے اخرج الدارمی عن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر هل تعرف ما یهدم الاسلام قلت لا قال
یهدمه زلة العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمة المضلین ترجمہ مشکوۃ کی کتاب العلم
میں لکھا ہے کہ دارمی نے ذکر کیا کہ زیاد حدیر کے بیٹے نے نقل کیا کہ مجھکو عمر نے کہا کہ بھلا تو جانتا ہے کہ
کیا چیز ڈھاتی ہے مسلمانی کو میں نے کہا نہ فرمایا ڈھاتی ہے مسلمانی کو پھسل جانا عالم کا اور جھگڑا
منافق کا قرآن سے اور حکم کرنا گمراہ کرنے والوں حاکموں کا ف یعنی عالم اور مولوی جو کچھ پڑھا
اور غلط مسئلہ بتاوے تو ایک عالم اوسکے پیچھے غلطی پر چلکر غلط مسئلہ میں پڑجاتا ہے اور دین اسلام میں
خلل آتا ہے پھر جو شخص اوس غلطی کو باوجود واقفیت کے نہ مانا اوسکو گویا دین اور اسلام کے خلل کا
مددگار ہے اور ایسے ہی جو لوگ ظاہر میں کلمہ گو مسلمان ہیں اور باطن میں اسلام سے کام نہیں رکھتے
جب قرآن کی بعضی آیتوں کو سند پکڑکر لوگوں سے بحث کرنے لگتے ہیں تو اور لوگ بھی انکو دیکھکر
گمراہ ہوجاتے ہیں سو دین اسلام میں خلل آجاتا ہے اور اسیطرح جب حاکم امیر اور شاہ و قاضی
خود گمراہ ہوجاویں اور لوگوں کو حکم کریں تو ہزاروں خلقت توبہ ور جاوین گمراہ ہوجاتی ہے
سو دین میں خلل آجاتا ہے تو ہوشیار رہنا چاہیے کہ ایسے عالموں اور امیروں اور جھوٹے مسلمانوں کی
باتوں پر دھیان نکریں اور نمانے بلکہ رد کریں اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب وکره ما لم یؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية
فلا سمع ولا طاعة ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الامارۃ والقضاء میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سننا اور حکم ماننا واجب ہے مرد
مسلمان پر جب تک اوسکو حکم نہو گناہ کا پھر جب گناہ کا حکم کیا گیا پھر نہ سننا ہے نہ حکم ماننا ف
یعنی حاکم اگر گناہ کو نہ کہے تو اوسکا حکم ماننا اور اوسکی بات سننا مسلمان آدمی پر فرض ہے اور
اگر وہ گناہ کے کام کو کہے تو اوس میں اوسکا حکم ماننا حرام ہے مثلاً حدیث سے یہ تحقیق ہوگیا قبر پر
گچ کرنا اور چراغ جلانا وغیرہ حرکات حرام ہیں پھر اسکے خلاف اگر کوئی حاکم اور مفتی یا مولوی مشائخ
جائز کہے یا کسی کتاب میں کسیکا قول و فعل لکھا ہو تو اوسکا ماننا حرام ہے ایسے ہی اور مسئلوں کا
حال ہے اخرج فی شرح السنة عن نواس بن سمعان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وآله وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصية الخالق ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الامارۃ

دین کی بات مین راہ نکالی ہو اپنی طرف سے کہ اوس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو اون لوگون کو
کیا لوگ اللہ کا شریک سمجھتے ہین جو اونکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے ناانصاف ہین اگر اللہ نے
قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہوکر اونپر عذاب دردناک ہونے لگتا
مگر قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالے پھر جو
شخص اوسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار رہیگا

قال اللہ تبارک وتعالی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم
فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر واحسن تاویلا ترجمہ
فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسا مین کہ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا
اور جو اختیار والے ہین تم مین سے پھر اگر جھگڑ پڑے کسی چیز مین تو اوسکو رجوع کرو اللہ کے
اور رسول کے طرف اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق
کرنا ہر قسم یعنی اللہ اور رسول کے حکم کے موجب عمل کرو پھر جو مسلمان حاکم ہو اوسکے کہنے پر
عمل کرو اور مسلمان حاکم قاضی مفتی بادشاہ ہین پھر اگر اوس حاکم کی اور تمہاری کسی بات مین
کچھو تنازع پڑے کہ تم کچھ کہو وہ کچھ کہے تو اوسکو اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو پھر جو وہان سے
حکم ہو وہ عمل مین لاؤ اس آیت سے یہ سمجھا گیا کہ اختلافی مسائل مین قرآن و حدیث کی طرف
رجوع کیا چاہیے جو اوس سے ثابت ہو وہ مانا چاہیے اور کسی کی متابعت مطلق نہین اخرج ابوداود
وابن ماجہ عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العلم ثلثہ
آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فہو فضل ترجمہ مشکوۃ کی
کتاب العلم مین لکھا ہے کہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ علم تین ہین آیت محکم یعنی قرآن یا سنت قائم یعنی حدیث
یا فرض برابر کا یعنی اجماع امت کا اور جو سوا اسکے ہو وہ فضول ہے فقط یعنی قرآن و حدیث
اجماع امت ان تین اصول سے دین کی بات ثابت اور معلوم ہوتی ہے اور مسئلہ قرار پاتا ہے
اور جو دلیل کہ سواے قرآن و حدیث اجماع امت کے ہو وہ فضول ہے لا یعنی جیسے ہنر کی
بات اخرج البیہقی عن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول اللہ صلی اللہ

اللہ حکم دیدے تو اوسکا حکم ماننا چاہیے تو وہ اوسکا حکم اوسکی طرف سے ٹھہرا بلکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ٹھہرا جیسے اللہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا کہ اپنے ماں باپ کا حکم مانو اور غلام کو حکم کیا کہ اپنے میاں کا حکم مانے مگر وہ حکم ہو بادشاہ اور خاوند اور ماں باپ اور میاں خلاف حکم خدا کے نہ بتاویں اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاویگا البتہ جو حکم کہ پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاویں اوسمیں آدمی کو اختیار ہے چاہے کرے یا نہیں اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشائخ کا حکم کیا ہو جو باوجود مخالفت حکم خدا کے اوسکو مانے اور جیسے خدا کے حکم کو ماننا ایسی ہی اور کسی مولوی درویش کا حکم ماننا شرک ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ والمسیح ابن مریم وما امروا الا لیعبدوا الٰہا واحدا لا الٰہ الا ہو سبحانہ عما یشرکون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ برات میں کہ ٹھہرایا ہے اپنے عالموں اور درویشوں کو مالک اللہ سے اور مریم کے بیٹے مسیح کو حالانکہ اونکو تو حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کریں ایک مالک کی کہ نہیں کوئی مالک سوا اوسکے سو وہ نرالا ہے اونکے شریک ماننے سے ف یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اوس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہیں جیسے مسیح پیغمبر اور مولوی اور درویش کہ اونکا بھی حکم لیتے اوپر واجب اور فرض سمجھتے ہیں جیسا اللہ کا حکم حالانکہ اس بات کا اونکو حکم نہیں ہوا اور اس سے اوپر شرک ثابت ہوتا ہے اور اللہ نرالا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہو سکتا نہ چھوٹا نہ بڑا نہ جیسے مسیح پیغمبر نہ مولوی اور درویش بلکہ یہ سب اوسکے بندے ہیں خود محکوم پھر یہ کہاں سے خود حاکم اور مالک ہو گئے کہ اپنی رائے سے مسئلہ بتاویں اور خدا کے حکم قرآن میں اپنے حکم کو دخل دیں قال اللہ تبارک وتعالیٰ ام لہم شرکاؤ شرعوا لہم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینہم وان الظالمین لہم عذاب الیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ شوریٰ میں کہ کیا اونکے شریک ہیں کہ اونھوں نے راہ ڈالی ہے اونکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہیں اللہ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا اونمیں اور بیشک ناانصافوں کے واسطے عذاب دردناک ہے ف یعنی یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکومت کی شان میں دخل دیجیے سو جو لوگوں نے

زیادہ پکا اور مضبوط ہے کہ حدیث میں راویوں کو بھی دخل ہے اور راوی معصوم نہیں پھر اسکے بعد
وہ مسئلہ ہے جسپر اصحابوں نے اتفاق اور اجماع کیا ہے ہرچند وہ لوگ حضرت کی صحبت میں رہے اور
ہر کام کا حکم سنا کیے اور ہر فعل حضرت کا دیکھا کیے اور قرآن و حدیث کا مطلب اور اللہ و رسول کی
غرض اور اونکو ہر حکم کی وجہ دریافت ہوئی مگر پھر بھی معصوم نہ تھے اور اجماع کے مسئلہ میں کچھ نہ کچھ
اونکی عقل کو قیاس میں دخل ہوا اسواسطے وہ مسئلہ اجماعی اوس صریح حکم خدا و رسول کے درجہ کو
نہ پہونچیگا پھر ان تینوں طرح کے مسئلہ میں ضعیف وہ مسئلہ ہے جو مجتہدوں نے اپنے قیاس سے
بموجب آیۂ فاعتبروا یا اولی الابصار نکالا اسواسطے کہ قیاس میں عقل بشری کو بھی بہت دخل ہے
اور جب عقل کو دخل ہوا تو بھول چوک بھی ممکن ہے بلکہ اکثر ہو جاتی ہے چنانچہ اکثر مسئلوں میں خود
حضرت امام اعظم اور امام شافعی وغیرہ نے رجوع کیا کہ پہلے کچھ کہا تھا پھر بعد ایک مدت کے اور طرح سے
تحقیق ہوا تو اوسطرح پر فرمایا پھر اور کوئی مولوی مشائخ ہو اپنی عقل کو دخل دیکر کوئی بات نکالے
تو اوسکا کیا ٹھکانا مگر ہاں اگر اکثر عالم دیندار متقی پرہیزگار اوس مسئلہ کو قبول کرلیں تو البتہ وہ
بھی معتبر ہے غرضکہ مسلمان کو چاہیے کہ جبتک مسئلہ قرآن و حدیث سے ثابت نہو تب تک مجتہد کی
پیروی تقلید [illegible] اور تحقیق کی فکر میں رہے اور کوشش کرے محض تقلید ہی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے
پھر جب قرآن و حدیث سے خلاف مجتہد کا ثابت ہو جاوے تو اوسکے موافق عمل کرے یہی تقلید حرام ہے
اور تقلید کے معنی یہ ہیں کہ بے دلیل کے دریافت کیے کسیکے حکم کو مان لینا اور یہ دریافت نکرنا کہ اسنے
اس سبب سے یہ حکم کیا ہوا اکثر لوگ جو اکثر مولویوں و درویشوں کے بے سند کلام اور کلام کو سند
پکڑ بیٹھے ہیں اور اوسکی تحقیق نہیں کرتے گویا اون مولویوں و درویشوں کو حاکم شرع کا جانتے ہیں
سو ایسی تقلید بدعت اور حرام ہے قال اللہ تبارک و تعالی ان الحکم الا للہ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
بیچ سورۂ انعام میں کہ حکم کسیکا نہیں سوائے اللہ کے ہے یعنی یہ کسیکی شان نہیں
اور کسیکا مرتبہ نہیں کہ خود مخلوق پر اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور مخلوق پر واجب
ہو کہ اوسکا حکم مانے اسواسطے کہ سب مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم بھی اوسیکا
چاہیے اور مخلوق کو اوسیکی حکمبرداری کرنا چاہیے اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی
[illegible] فاضل ملا مخدوم مشائخ کا حکم خلق پر جاری نہیں ہو سکتا مگر ہاں جسکی حکمبرداری

سند ثابت ہو تا ہی سو سنا چاہیے کہ اکثر لوگ مولویوں اور درویشوں کے کلام اور کام کو سند پکڑتے ہیں
اور اونکے کلام اور کام کی پیروی کرتے ہیں اور اونکے حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو اونھوں نے کیا
اور کہا وہی ٹھیک ہی اور اللہ کی راہ وہی ہی پھر خواہ وہ کلام اور کام خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وحدیث کے خلاف ہو خواہ موافق اور کہیں سے اوسکی سند ہو یا نہو گویا اون مولویوں و درویشوں کو
ہم مالک شرع کا اور شارع جانتے ہیں پھر اگر کوئی اون مولویوں و درویشوں کے قول وفعل کے
خلاف آیت اور حدیث پڑھے تو اوسکا انکار اور اوسکے مطلب میں تکرار کرنے کو موجود ہو جاتے ہیں اور
ایمان جاتے رہنے کا کچھ لحاظ نہیں کرتے اور اصل بات یہ ہی کہ حاکم مطلق اللہ ہی ہی اوسکے حکم کو ماننا
چاہیے اوسکے سوا اور کسیکا حکم نہ ماننے اور رسول کا حکم ماننا بھی خدا ہی کا حکم ہی خود پیغمبر بھی حاکم
نہیں پھر اور کوئی مجتہد اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی ملا طالب علم اور غوث قطب او-
ولی اور پیر شہید پیرزادے خادم مجاور مرید تو کس گنتی اور شمار میں ہیں مگر ہاں قرآن وحدیث کی
بات جو جانتا ہو وہ اون واقف کار لوگوں سے دریافت کرلے کہ یہ بھی اللہ تعالی ہی کا حکم ہی
فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی جو تم نجانو تو تم پوچھ لو یاد رکھنے والے لوگوں سے
تو اسواسطے مجتہد اور عالم اور فقیہ اور مولوی مفتی قاضی سے مسئلہ شریعت کا اور غوث
قطب ولی مشائخ سے مسئلہ طریقت کا دریافت کرلے مگر اونکو حاکم شریعت کا نجانے اور جو
مسئلہ کہ قرآن میں مفصل مذکور نہیں اوسکا حال حدیث سے دریافت کرے اور جو حدیث
میں بھی صریح بیان نہو وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابوں کے اجماع سے
دریافت کرکے اوس اجماع کے موافق عمل کرے اسواسطے کہ حدیث کی رو سے صحابہ کے اجماع کی
پیروی کرنے کا حکم ثابت ہی پھر جو مسئلہ کہ اجماع سے ثابت ہو یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم کے وقت میں
ویسا واقع ہوا ہو اور سب وہ حکم ٹھہرا کر اجماع کرتے تو ایسی بات پر مجتہدوں کے قیاس صحیح کے
موافق عمل کرے پھر وہ مجتہد بھی ایسا ہو کہ جسکا اجتہاد امت کے اکثر عالم مسلمانوں نے قبول کیا ہو
جیسے امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد اور قیاس بھی فاسد ہو تو معلوم ہوا
کہ انکا مسئلہ وہی ہی جو قرآن کی آیت سے معلوم ہو اسواسطے کہ قرآن محفوظ ہی متواتر اسکے بعد وہ
مسئلہ ہی جو حدیث سے ثابت ہو اسواسطے کہ وہ کلام پیغمبر معصوم کا ہی مگر قرآن کا مسئلہ اس سے

اب اسجگہ اسکو خدا ہی سے کام پڑا اور کوئی کام نہ آیا پھر ایسے ہی ایکدن مجکو بھی مرنا ہے اور دنیا کے سب بھائی برادر جورو لڑکے نوکر چاکر گھر بار مال متاع چھوٹ جائیگا اور عمل اپنا ساتھ جائیگا اور صرف اللہ ہی سے کام پڑیگا جب آدمی یہ خیال کریگا تو البتہ دنیا کی خواہش اور حرص کم ہوگی اور موت اور آخرت یاد آویگی خصوصاً ٹوٹی پرانی قبروں کے دیکھنے سے یہ فائدہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے تو آدمی البتہ نیک کام کرنے لگتا ہے اور برے کام سے باز رہتا ہے تو اسواسطے اسطرح پر قبر کی زیارت کرنی جائز اور مباح اور سنت ہے اور جس زیارت سے کہ دنیا کی رغبت کم ہو اور نہ آخرت یاد آوے وہ زیارت نہیں درست ہے جو کوئی قبر کی زیارت کو اسواسطے جاوے کہ وہاں نماز پڑھے اور قبر کا طواف کرے یا اوسکو بوسہ دے یا اپنے رخسارے اور چھاتی قبر پر ملے اور اون مردوں کو پکارے اور اونسے مدد مانگے روزی اولاد بیمار کی شفا قرض سے چھٹکارا پاوے اور کچھ حاجت مانگے یا وہاں چادر شامیانہ نقارے کھانا مٹھائی چڑھاوے یا لڑکوں لڑکیوں عورتوں کو لیجاوے یا وہاں روشنی مجلس میلا کرے یا اور کچھ خرافات کرے سو وہ بدعتی ہے یا مشرک یا مرتکب مکروہ اور فعل حرام کا سو اس زمانہ میں اکثر لوگ قبروں پر انھیں کاموں کے واسطے جاتے ہیں دنیا سے بے رغبتی اور آخرت یاد کرنے کو کوئی نہیں جاتا بلکہ دنیا ہی کی رغبت کے سبب جاتے ہیں اور جو کوئی منع کرے تو واہی تباہی دلیلیں اوسکے مقابلہ میں لاتے ہیں اور سبب اسکا یہ ہے کہ بعضے مولوی دنیا طلب اور نام کے مشائخ عاقبت سلب قبروں پر جاکر مراقب ہوکر بیٹھنے لگے عرس کرنے لگے روشنی راگ وہاں ہونے لگا اور ریوڑی گٹا حلوا شیرمال چڑھنے لگا چادریں مفت کی آنے لگیں اور عورتیں جوان بڑھیاں جانے لگیں نوبت نقارے بجنے لگے نذر نیاز کا روپیہ پیسا جمع ہونے لگا وہ مولوی مجاور مشائخ بجنے لگے تب اونھوں نے عوام جاہلوں کے خراب کرنے کو دو چار ادھر اودھر کے قصے کہانی اون قبروں والوں کی بنالیں دو ایک روایتیں جھوٹی سچی نکال لیں دو تین حدیثیں اور جگہہ کی اپنے مطلب پر لگالیں اپنی دنیا کا بناؤ کیا اور اونکی عاقبت کو تباہ کیا بلکہ اپنا روسیاہ کیا پھر ایکے لوگ اونکے کام اور بات کی سند پکڑنے لگے حالانکہ مسلمان کو اللہ اور رسول کے سوا کسیکی سند پکڑنا نچاہیے اسواسطے ایک فصل علیحدہ بیان کیجاتی ہے سننا چاہیے

الفصل السادس فی رد بدعۃ التقلید

ترجمہ فصل چھٹی تقلید کی بدعت کے رد کے بیان میں ہے یعنی اس فصل میں اون آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے جنسے تقلید کی برائی اور تقلید کا

خدا کی لعنت ہے اور معمار بھی اوسمین شریک ہو اور عورتوں کو اگر خاوند منع نہ کرے قبروں کی زیارت کو
جانے دے تو اوس خاوند کو بھی لعنت نصیب ہے اسواسطے کہ برا کام کرنا اور کرانا اور برے کام کی
اجازت دینا برابر ہے عن مالک انہ بلغہ ان علیا کان یتوسد القبور و یضطجع علیہا ترجمہ
امام مالک نے نقل کیا کہ علی تکیہ لگا لیتے تھے قبروں سے اور لیٹ جاتے تھے قبر پر ف اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قبر کے پاس جا کر بیٹھ جانا یا اتفاقاً کسی وقت قبر سے تکیہ لگا لینا منع نہیں منع یہی ہے جو
قبر پر مجاور بنکر بیٹھے یا وہان مجلس کرے یا وہان مراقب ہو کر بیٹھے یا مردے سے استمداد و استعانت کرنے کو
بیٹھے اخرج ابوداؤد والترمذی والدارمی عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ میں
لکھا ہے کہ ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے ذکر کیا کہ ابو سعید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب زمین مسجد ہے یعنی قابل نماز کے ہے سوا قبرستان اور حمام کے ف یعنی
قبرستان اور حمام میں نماز درست نہیں اخرج ابن ماجہ عن ابن مسعود ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال کنت نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروہا فانہا تزہد فی الدنیا وتذکر الآخرۃ
ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور میں لکھا ہے کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ منع کیا تھا مین نے تمکو قبروں کی زیارت
کرنے سے سو تم قبروں کی زیارت کرو اسواسطے کہ قبروں کے پاس جانا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے
اور یاد دلاتا ہے آخرت ف حضرت نے پہلے قبر کے پاس جانے کو مطلق منع فرمایا تھا بعد اسکے
یہ اجازت دی اور فرمایا کہ قبر کے پاس جایا کرو کہ اسمین دو فائدہ ہین ایک یہ کہ دنیا کی طرف سے رغبت
کم ہو دوسرے یہ کہ موت اور قیامت یاد آوے سو وہ یوں ہے کہ جب آدمی اس نیت سے قبر کے پاس گیا
اور اوسنے خیال کیا کہ یہ مردہ کبھی دنیا مین زندہ تھا چلتا پھرتا تھا کھاتا پیتا تھا طرح طرح کی آرزوئیں
اور ہوس اور ارادہ رکھتا تھا دوست آشنا کے ساتھ آپسمین مجلسین گرم کرتا تھا اور سب ایسکے
ہمنشین محظوظ تھے اور کیا کیا بڑے بڑے ارادے رکھتے تھے کہ آیندہ کو یوں کرینگے اور ایسا
ہوگا اور آج یہ شخص قبر کے اندھیرے گڑھے میدان مین بے یار و غمخوار بے زر و زور اکیلا
پڑا ہے کہ اب اسکو نہ آشنا پوچھتا ہے نہ یار خبر لیتا ہے نہ جورو لڑکے کام آئے نہ بھائی برادر ساتھ گئے

بھی کرنا پختہ یا قبر دل پر آیتیں یا حدیثیں یا کچھ اور اشعار وغیرہ کھدینا یا تختی وغیرہ پر لکھکر وہاں لگانا اور
قبروں پر پاؤں رکھکر چلنا حرام ہے پھر کسی ہی کی قبر ہو کسیکے واسطے نہیں درست اخرج الشیخان
عن عائشۃ قالت لما اشتکی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذکر بعض نسائہ کنیسۃ یقال لہا ماریہ
وکانت ام سلمۃ وام حبیبۃ اتتا ارض الحبشۃ فذکرتا من حسنہا وتصاویر فیہا فرفع راسہ فقال
اولئک اذا مات فیہم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا ثم صوروا فیہ تلک الصور اولئک شرار
خلق اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے
نقل کیا کہ جب بیمار ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ذکر کیا بعضی بی بیون نے ایک گرجے کا
جسکو ماریہ کہتے ہین اور بی بی ام سلمہؓ اور بی بی ام حبیبہؓ گئی تھین حبشہ کے ملک کو سو اوںھون نے
ذکر کیں اوسکی خوبیان اور اوسمین کی تصویرون کا حال تو اوٹھایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اپنا سر پھر فرمایا کہ اون لوگون مین جب کوئی نیک مرد مرجاتا تھا تو بناتے تھے اوسکی قبر پر
مسجد پھر بناتے اوسمین وہ صورتین وہ لوگ بہت برے ہین اللہ کی سب مخلوقت سے **ف**
یعنی بی بی ام سلمہؓ اور بی بی ام حبیبہؓ حضرت کی بی بیان حبشہ کے ملک کی طرف گئی تھین
وہاں نصاریٰ کا ایک عبادت خانہ کہ ماریہ اوسکا نام تھا دیکھ آئی تھین کہ اوسمین تصویرین بنی
ہوئی تھین سو حضرت سے اونھون نے اوس مکان کا اور اوسمین کی تصویرون کا ذکر کیا تو
حضرت نے باوجود بیماری کے اپنا سر مبارک اوٹھا کر فرمایا کہ یہود اور نصاریٰ کا یہ دستور تھا کہ جب
کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اوسکی قبر کے پاس ایک مسجد بنا دیتے اور اوسمین اوس مردے کی تصویر
بنا دیتے سو وہ یہود اور نصاریٰ اللہ کی ساری خلقت سے برے تھے کہ ایسے کام کرتے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی قبر کے سبب سے قبر کے پاس یا قبرستان میں مسجد بنانا بہت برا ہے
پھر وہاں تصویرین بنانا اور بھی برا ہے اور نصاریٰ یہود کی رسم ہے سو مسلمان کو اس سے نہایت
پرہیز کرنا چاہیے اور جو بناوے سو وہ ساری خلق کے بُرون سے بُرا ہے اخرج الشیخان عن عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خرج فی غزاۃ فاخذت نمطا فسترتہ علی الباب فلما قدم
فرای النمط فجذبہ حتی ہتکہ ثم قال ان اللہ لم یامرنا ان نکسو الحجارۃ والطین ترجمہ
مشکوۃ کے باب التصاویر مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے

نہیں اور بیٹھنا دو طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ قبر کے اوپر بیٹھ جاوے دوسرے یہ کہ قبر کے بھروسے پر بیٹھو رہے مجاور خادم بنکر کہ وہاں کا مکان صاف رکھے اور ہر امر کی خبر گیری کیا کرے اور جو حاجتی زوار وہاں جاویں انکو زیارت کرایا کرے فاتحہ دیا کرے چراغ جلایا کرے اور اگر یوں کہیے کہ لا تجلسوا علی القبور یعنی جلسہ مجلس نکرو قبروں پر تو صریح معلوم ہوتا ہے کہ عرس کی محفلیں کرنی قبروں پر درست نہیں

اخرج مسلم عن ابی الہیاج الاسدی قال قال لی علیؓ الا ابعثک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا الا سویتہ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الہیاج نے نقل کیا کہ مجکو علیؓ نے کہا کہ بھلا نہ بھیجوں میں تجکو ایسے کام کو کہ بھیجا تھا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس کام پر کہ تو نچھوڑے کوئی مورت مگر مٹادے اوسکو اور نچھوڑے کوئی قبر اونچی مگر تو برابر کردے اوسکو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو چاہیے کہ بالشت سے زیادہ اونچی قبر نہ بناوے اور اگر کوئی بناوے جو مقدور چلے تو مٹادے کہ اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کو مامور کیا تھا اور حضرت علیؓ نے اپنے وقت میں ابو الہیاج کو یہی حکم دیا تھا سو اونچی قبر بنانا گناہ ہے پھر اگر کوئی اپنے بزرگ کی ایسی قبر ہو تو اوسکو زیادہ کوشش کر کے برابر کردے اسواسطے کہ اپنے بزرگ کے حق میں گناہ کی چیز کا گوارا کرنا اور بھی زیادہ برا ہے جیسے اپنے بزرگ کے کپڑے پر نجاست لگی ہے تو اوسکو دور کرنا مقدم ہے کہ اون بزرگوں کی خوشی اسی میں ہے اخرج مسلم عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجصص القبر و ان یبنی علیہ وان یقعد علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے کہ گچ کیا جاوے قبر پر اور اس سے کہ عمارت بنائی جاوے قبر پر اور اس سے کہ کوئی بیٹھے اوسپر ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبر کو گچ کرنا پختہ بنانا اور قبر پر مقبرہ وعمارت بنانا اور قبر پر اپنی حاجت مراد کے واسطے یا مراقبہ کر کے یا مجاور خادم بنکر بیٹھنا حرام ہے کسی ہی کی قبر ہو اخرج الترمذی عن جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یجصص القبور وان یکتب علیہا وان توطا ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن المیت میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں پر گچ کرنے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو روندنے سے ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قبروں پر

پھر چند روز بعد اوبعضیں کہ امت کے جاہل اور بعضے صدی پیر زادے اور بعضے پیر پرست کرنے لگے پھر اب
یہاں تک نوبت پہونچی قبروں کو منقش بناویں اور مسجد کے موذن کو روکیں سو کبھی ہی روٹی دیں اور
قبروں کے مجاوروں کو چادرے اور مٹھائیاں کھلاویں مسجد میں رتن وضو و غسل کے واسطے پر مجاور
اور قبروں پر نقارے بجاویں مسجد میں جانماز بوریے اور کپڑے کی ٹالیں اور اگر ٹھیکے قیمت مسجد کی مرمت
کریں اور قبروں پر چادریں زربفت کی اور بگیرے الملس کے چڑھاویں پھر کیوں نہ خدا کی لعنت برسے جب
خدا کی کم تعظیم کی اور بندوں کی زیادہ یا خدا کے برابر اور کی بھی تعظیم کی پھر سوا لعنت خدا کے اور کیا چاہیے
غرضکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کام مسجد کے واسطے کرنا چاہیے وہ کام اور کسی بزرگ کی قبر کے
ساتھ کرنے سے خدا کی طرف سے کرنے والے پر لعنت پڑتی ہے اور جب سب پیروں کے پیر اور سب بزرگوں کے
بزرگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنے سے بد دعا کریں اور لعنت بھیجیں
تو اور بزرگ اپنی قبروں کے ساتھ معاملہ کرنے سے کب راضی ہونگے اخرج مسلم عن جندب قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائہم
وصالحیہم مساجد فلا تتخذوا القبور مساجد انی انہٰکم عن ذلک ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد
ومواضع الصلوۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جندب سے نقل کیا کہ میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کر ڈالتے تھے اپنے نبیوں اور اچھے
لوگوں کی قبروں کو مسجدیں سو تم مت بنائیو قبروں کو مسجدیں منع کرتا ہوں تمکو اس کام سے ف
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر یا کسی ولی شہید کی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جو مسجد کے ساتھ
چاہییں درست نہیں اور انکا کام یہود و نصاری کی یہ رسم ہے کہ حضرت نے اس سے مسلمانوں کو منع کیا
اخرج مسلم عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تجلسوا علی القبور
ولا تصلوا الیہا ترجمہ مشکوۃ کے باب دفن میت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ مرثد غنوی نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قبروں پر بیٹھو اور نہ اونکی طرف نماز پڑھو
ف قبر کی طرف نماز اگر معاذ اللہ مردے کی تعظیم کے واسطے ہو تو کفر ہے اور اگر اس واسطے ہو کہ گویا
اوس قبر اور اوس مقبور کو قبلہ توجہ کا کیا تو حرام ہے اور اگر یہ نیت بھی ہو تو مکروہ تحریمی ہے غرضکہ
کسی نیت سے قبر کی طرف نماز نہیں درست اور قبر نظر سے غائب ہو تو درست ہے قبر پر بیٹھنا بھی ہے

کر لیا اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں یعنی مسجد مین نماز پڑھنا اعتکاف کرنا زیادہ ثواب ہی
بلکہ مسجد اسیواسطے ہی اور وہان جھاڑو دینا اور فرش بچھانا لوگون کے ارام کے واسطے پانی کا برتن
رکھنا مسجد کی عمارت اچھی بنانا او سمین چراغ جلانا ثواب ہی سو اگلی امت کے لوگ اپنے پیغمبرون کی
قبرون پر ایسے کام جو مسجد کے واسطے چاہئین کرتے تھے کہ اون لوگون پر نہایت سخت غضب پڑا
کہ وہ خدا کی درگاہ سے راندے گئے اسواسطے کہ ایسے کام کیے سے وہ قبر نہین رہتی بت ہوجاتی ہی سو ہمارے
حضرت نے اللہ تعالی سے دعا مانگی کہ ای اللہ میری قبر کو بت مت کیجیو یعنی ایسا نہووے کہ میری قبر پر
لوگ ایسی حرکتین کرین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسیکی قبر کے ساتھ ایسے کام کرنا جیسے مسجد کے
ساتھ چاہیے درست نہین اور جو کوئی کرے اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہی اور یہ بھی معلوم ہوا
کہ جس قبر کے ساتھ لوگ ایسے کام کرین وہ قبر نہین رہتی بت ہوجاتی ہی جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت
اسمعیلؑ اور لات وغیرہ کی تصویرین اور قبرین لوگون کے پوجنے کے سبب بت ٹھہر گئین تھین

اخرج الشیخان عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فی
مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود و النصاری اتخذوا قبور انبیائہم مساجد ترجمہ مشکوۃ کے
باب مساجد و مواضع الصلوۃ مین لکھاہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عائشہؓ نے نقل کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اوس بیماری مین جس سے اوٹھے نہین فرمایا کہ لعنت کرے اللہ یہود
اور نصاری پر کہ اونھون نے کر لیا اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین ف یعنی جب بیمار ہوئے
اور وفات کا وقت قریب ہوا تو اپنی امت کو خبردار کرنے کو فرمایا کہ یہود اور نصاری پر خدا لعنت کرے
کہ اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجدین ٹھہرالیا کہ جیسے مسجد مین سجدہ کرنا چاہیے خدا کو ویسے ہی
یہ قبرون کی طرف کرنے لگے اور جیسی مسجدین پختہ پتھر کی عمارت کی بنانا چاہیے ویسی ہی یہ قبرین اونچی اونچی
بنانے لگے اور جیسے مسجد مین چراغ جلانا چاہیے ویسے ہی یہ قبرون پر روشنی کرتے ہین اور جیسے مسجد مین عبادت
کرنا زیادہ ثواب ہی ویسے ہی یہ قبر کے پاس مقبرون مین مراقبہ کرنا اور نماز پڑھنا زیادہ موثر جاننے لگے اور جیسے
مسجد مین فرش بچھانا چاہیے ویسے بلکہ اوس سے بھی زیادہ قبرون پر اور مقبرون مین فرش و فروش
بچھانے لگے اور چادرین زرین قبرون پر ڈالنے لگے سبحان اللہ جس کام کے سبب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود و نصاری پر لعنت فرمائی اور بددعا کی وہی کام بلکہ اوس سے

اور اگر تمکو اپنے واسطے اور میرے واسطے ثواب منظور ہے تو درود پڑھو کہ مجکو تمکو دونوں کو ثواب ملے اور درود کے
لیے نزدیک ہونا قبر سے کچھ ضرور نہیں بلکہ لاکھوں منزلوں سے اگر درود پڑھوگے تو بھی مجکو اللہ تعالی در
درود تمہارے پہونچا دیگا اسواسطے کہ درود پہونچانے کے لیے اللہ تعالے نے فرشتے مقرر کیے ہیں اور درود
ہوتی سو خدا تعالی سے دعا ہے کہ اللہم صل علی محمد یعنی اے اللہ رحمت بھیج محمد پر اور اللہ سب عال
میں ہر جگہ سے سنتا ہے اس حدیث سے کئی مسئلہ معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرت کے مزار شریف پر دن
تاریخ معین میں اجتماع اور میلا کرنا درست نہیں پھر جب حضرت کی قبر شریف کے واسطے یہ بات منع ہے
تو اور کسی قبر پر عرس اور میلا اور میلا کرنا اور تاریخ معین میں قبر کی زیارت کو جانا اور بھی زیادہ منع ہے
دوسرے یہ کہ خوشی کے اسباب قبر کے پاس یا قبر کے سبب سے جمع کرنا درست نہیں جیسے راگ وغیرہ
کہ لوگ عرسوں میں کرتے ہیں تیسرے یہ کہ اگر مردے کو ثواب پہونچانا ہو تو دور ہی سے اوسکے واسطے اللہ سے
دعا کرے یا اوسکی طرف سے کچھ خیرات کر دے اسواسطے قبر کے پاس نزدیک ہونا ضرور نہیں چوتھے یہ کہ
حضرت نے جو یہ فرمایا کہ درود مجکو پہونچایا جاتا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ جانتے ہیں کہ جہاں
ور درود پڑھا جاوے وہاں حضرت کی روح مبارک آتی ہے سو یہ بات غلط ہے پھر بعضے جاہل جو کھانا
وغیرہ پر فاتحہ پڑھتے ہیں تو یہ جانتے ہیں کہ اسوقت اوس مردے کی روح آتی ہے پھر اس لحاظ سے
وہاں پر عطر اور پان اور پانی بھی رکھ دیتے ہیں سو یہ بات لغو اور غلط ہے اخرج احمد والترمذی و
ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعن اللہ زوارات القبور
ترجمہ مشکوۃ کے باب زیارۃ القبور میں لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی اور
ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لعنت کی
اللہ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو قبر کے
پاس قبر کی زیارت کے واسطے جانا حرام ہے اخرج مالک عن عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائہم
مساجد **ترجمہ** مشکوۃ کے باب المساجد اور مواضع الصلوۃ میں لکھا ہے کہ امام مالک نے ذکر کیا
کہ عطاء ابن یسار نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ
مت کیجیو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوے شدت سے غضب اللہ کا اون لوگوں پر ہوا جنہوں نے

برخلاف ہو اگر کوئی نقل کرے تو اوسکو ہرگز نمانناچاہیے بہت خلقت اسی سے گمراہ ہوگئی کسی نے کہا میرے پیر کی قبر سے مجکو وہی فائدہ ہوتا ہے جو پیر سے ہوتا تھا یا پیر میر اقبر مین بھی مریدون کی طرف متوجہ ہے جاہلون نے ایسی بات کو سند پکڑا اور زیارات قبور مین مبالغہ کیا اور مولوی بزرگون سے استمداد اور استعانت کرنے لگے اور قبرین پوجنے لگے اور سیکڑون کام دنیا ودین کے چھوڑ کر قبرون کے پوجنے کو منزلون جانے لگے اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد المسجد الحرام والمسجد الاقصی ومسجدی ہذا ترجمہ مشکوۃ کے باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدون کی طرف مسجد الحرام یعنی کعبہ کی مسجد اور مسجد الاقصی یعنی بیت المقدس کی مسجد اور مسجد میری یعنی مدینہ کی مسجد ف یعنی زیارت کے واسطے کسی مکان متبرک کو سفر کرکے جانا درست نہین مگر کعبہ کو اور مسجد اقصی کو اور مدینہ طیبہ کی مسجد نبوی کی زیارت کے واسطے جانا درست ہے اگلی امتون کے لوگ کوہ طور اور مرقع عیسیٰ اور یوحنا کی قبر وغیرہ کو زیارت کرنے دور دور سے سفر کرکے جاتے تھے اس حدیث سے وہ جانا منع ہو گیا کہ سوائے ان تین جگہ کے اور جگہ زیارت کے واسطے سفر کرکے جانا منع ہے اور مکن پور اور اجمیر اور بہرائچ اور بغداد اور کربلا اور نجف اشرف تو صرف قبرون کی زیارت کو سفر کرکے جانا درست نہین اخرج النسائی عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علی فان صلوتکم تبلغنی حیث کنتم ترجمہ مشکوۃ کے باب الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہے کہ نسائی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مت بناؤ میری قبر کو عید گاہ اور درود بھیجو مجھ پر اسلیے کہ درود تمہارا پہونچایا جاتا ہے مجکو تم کہین ہو ف حضرت نے جب یہود ونصاریٰ کو ملاحظہ کیا کہ اپنے بزرگون کی قبرون پر سال کے بعد میلا اور جماؤ کرتے ہین اور ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچی کہ اونسے منتین مرادین مانگنے لگے تو پیشتر سے اپنی امت کو فرمایا کہ تم میری قبر کو عید گاہ مت بنائیو یعنے جیسے عید گاہ مین ہر سوین دن لوگ اچھی اچھی پوشاک پہنکر خوشی سے روز و تاریخ معین مین جمع ہوا کرتے ہین سو تم میری قبر پر اسیطرح سے اجتماع نہ کیجیو

تھا۔ سفارشی ہیں بہر حال ... اس ... [illegible] ... من ذالک سفارشی ٹھیرے
یہاں پھر کیا یہ لوگ اللہ سے زیادہ مختار ہیں جو اس سے آگے ہیں جو ... میں جاتا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ کوئی بزرگ او جو ایسا سفارشی کہ جسکا آسمان اور زمین میں ہے کہ اس بزرگ کی روح یا قبر کو
یا چھپی سے استان کو دیکھی کہ ملیئے آگے کچھ نہ مدد ہو اور یہ ہے تو اتصال سے اور انبیا اولیا کی سفارش
جو ہو اللہ کے اختیار میں ہے او سکے سطرح کے بات سے کچھ نہیں ہوتا ملا ان پیرون کا پوجنے والا اور اونکو
اسطرح ماننے والا مشرک ہوجاتا ہے اگرچہ اوس بزرگ کو خدا نہ سمجھے اور اسکے جناب میں سفارشی ٹھیرایا
اور پوجا تو بھی اوسپر شرک ثابت ہو۔ قال اللہ تبارک وتعالی قل یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم غیر الحق
ولا تتبعوا اهواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا وضلوا عن سواء السبیل **ترجمہ**
فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ مائدہ میں کہ تو کہہ اے کتاب والو مت مبالغہ کرو اپنے دین کی بات
میں ناحق کا اور مت چلو خیال پر ایک لوگوں کے جو بہک گئے پہلے اور بہکا گئے بہتوں کو اور بہکے
سیدھی راہ سے۔ ف۔ سب دینوں میں یہ بات ثابت ہے کہ دین کے کام میں جسقدر خدا اور رسول
کا حکم ہوا اوسیقدر وہ کام کیجیے اپنی طرف سے اوسپر اوس میں زیادہ بڑھا کر نہ کہیے اور نہ لکھیے کہ زیادہ
بات بڑھنے سے وہ کام دین کا نہیں رہتا اور ... یاد سے علیحدہ ہو جاتا ہے پھر جو کوئی اوس کام
کو کرے وہ گمراہ ہو جاتا ہے سو یہود اور نصاری کے مولویوں اور درویشوں نے دین کے کام میں اپنی
طرف سے زیادہ باتیں بہت سی نکالی تھیں اور کتابوں میں لکھ گئے تھے جیسے یہ بات کہ جو شخص
فلانے بزرگ کو اسطرح سے مانے اوسکا یہ درجہ ہوگا اور فلانا مطلب فلانے بزرگ کے نام لینے سے
یون روا ہوتا ہے اور فلانے کی قبر پر جانے سے یون مرادیں پوری ہوتی ہیں اور فلانے کی قبر
تریاق مجرب اور اکثیر اعظم ہے سو پچھلے لوگ وہ لکھا ہوا دیکھ کر وہ بات سچی جانتے اور اون
بزرگوں کو اسطرح مانتے اور اونکی قبریں اور نشانیاں پوجتے تو فرمایا کہ دین کی بات کتاب
اللہ سے زیادہ مت کہو اور دین کے کام میں مبالغہ مت کرو اور اگلے اپنے مولویوں اور درویشوں کے
لکھے ہوئے اور کہے ہوئے پر مت چلو کہ یہ کہا وہ مولوی اور درویش جو بھی گمراہ تھے اور اونھوں نے
بہتوں کو گمراہ کر دیا سو وہ لوگ برابر سیدھی راہ سے بہک گئے پھر اونکی بات کی
کیا سند ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی عالم مولوی درویش کا ایسا کلام ہو جو قرآن حدیث کے

مین آدمی ہی ہون اور جو معجزے ظاہر ہوتے تھے وہ تو ہی میرے ہاتھون سے کراتا تھا اور مجھکو تو
وہ بھی نہین معلوم ہو تیرے جی مین ہی پھر اور کچھ مجھسے کیا بن آوے دوسرے کے جی کی چھپی بات
تو ہی جانتا ہی اور مین نے ان لوگون سے وہی بات کہی تھی جو تو نے حکم کیا تھا کہ بندگی اللہ ہی کی کرو
جو میرا تمھارا دونون کا ایک رب ہی اور میرے آسمان پر جانے کے بعد ان لوگون نے مجھکو اور میری مان کو
پوجا اور پرستش کی اور جبتک مین دنیا مین انکے پاس موجود رہا تب تک انکے حال سے خبردار رہا اور انکو
نیک راہ توحید کی سمجھاتا رہا پھر جب تو نے مجھکو اپنی طرف پھیر لیا اور مین آسمان پر گیا پھر مجھکو نہین کہ
انھون نے میرے بعد کیا کیا اسکی تجھیکو خبر ہوگی اسواسطے کہ ہر چیز سے تو ہی خبردار ہی مجھکو کیا خبر اب اگر تو
ان لوگون کو عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہین مجھکو کچھ دخل نہین مین بچا نہین سکتا اور انکی حمایت
کر نہین سکتا اور باوجود اسکے تو زبردست ہی اگر تو انکو معاف کر دے تو بھی تیرے کام حکمت سے ہین اس
آیت سے معلوم ہوا کہ کسی پیغمبر اور بزرگ کی یہ شان اور کسیکا یہ مرتبہ نہین کہ لوگون کو کہے کہ تم میری بندگی
کرو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگون کو خود خبر نہین ہوئی کہ لوگ ہمارے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہین اور
جب معلوم ہوگا کہ یہ لوگ ایسے معاملے کرتے تھے تو وہ بزرگ ناخوش ہونگے بلکہ قیامت کے روز اون
لوگون کے دشمن بنجاوینگے اور انسے بیزاری اپنی اللہ کے روبرو ظاہر کرینگے تو اب معلوم کیا چاہیے کہ قبرون
کا پوجنا جو اب رائج ہی اور جو لوگ بزرگون کو اپنا حاجت روا مشکلکشا سمجھتے ہین سو وہ بزرگ روز قیامت
کو انکو الزام دینگے اور اپنی بیزاری انسے ظاہر کرینگے اسواسطے کہ اسطرح سے قبرون کا پوجنا نہ قرآن مین
نہ حدیث مین نہ حضرت علی نے کہا نہ حضرت محی الدین جیلانی نے بتایا نہ اور کسی خدا کے مقبول نے سکھایا
صرف اپنی طرف سے لوگون نے ایجاد کیا قال اللہ تبارک وتعالی ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم
ولا ینفعہم ویقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ
وتعالی عما یشرکون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ یونس مین کہ اور پوجتے ہین ورے اللہ سے
ایسی چیز کو کہ نہ کچھ فائدہ دیوے نہ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ کیا
بتاتے ہو اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانون مین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہی اوس سے جسے یہ شریک
بتاتے ہین ف یعنی جو لوگ تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے یا نشان یا مکان یا روح وغیرہ چیزین اپنے
بزرگون کی پوجتے ہین کہتے ہین کہ جو کچھ تصویرین یا مورتین یا قبرین یا جھنڈے یا نشان یا روحین ہم پوجتے ہین یا وہ ہم

مایکون لی ان اقول مالیس لی بحق ان کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی ولا اعلم ما فی نفسک انک انت علام الغیوب ما قلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شیء شہید ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفر لہم فانک انت العزیز الحکیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ مین کہ اور جب کہیگا اللہ کہ ای عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تونے کہا لوگون کو کہ ٹھہراؤ مجکو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے بولا تو پاک ہے مجکو نہیں بن آتا کہ کہوں جو مجکو نہیں پہونچتا اگر مین نے یہ کہا ہوگا تو تجکو معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جیمین ہے اور مین نہین جانتا جو تیرے جی مین ہے بیشک تو ہی جانتا ہے چھپی بات مین نے نہین کہا اونکو مگر جو تونے حکم کیا کہ بندگی کرو اللہ کی جو رب ہے میرا اور تمہارا اور مین اونسے خبردار رہتا تھا جبتک اونمین رہا پھر جب تونے مجھے پھیر لیا تو تو ہی تھا خبر رکھتا اونکی اور تو ہر چیز سے خبردار ہے اگر تو اونکو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر اونکو معاف کرے تو تو ہی ہے زبردست حکمت والا ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے پیدا ہوئے اور اونکے ہاتھ سے مردے زندہ ہوئے اور مادرزاد اندھے آنکھوں والے اور کوڑھی چنگے ہوئے یہ معجزہ دیکھکر نصاریٰ اونکو خدا کا بیٹا اور اونکی ماں مریم کو خدا کی زوجہ کہنے لگے اور یہ جانا کہ یہ دونون خدا کے یہاں مختار ہین جسکے واسطے جو چاہیں سوکریں یہ بات سمجھ کر مرادین اونسے مانگنے لگے اور یہودیوں نے اپنے گمان مین حضرت عیسیٰ کو سولی دیا سو یہ نصاریٰ اوس سولی کی شکل بناکر اوسکی تعظیم کرنے لگے اور جانتے کہ اللہ ان باتون سے خوش ہوتا ہے سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روز حشر کو اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ سے پوچھیگا کہ کیا تمنے نصاریٰ سے کہا تھا کہ تم لوگ مجکو اور میری ماں کو سوائے خدا کے معبود مقرر کرو اور اپنی حاجتین اور مرادیں مانگو تب حضرت عیسےٰ عرض کرینگے کہ سبحان اللہ میری کیا طاقت جو تیری شان مین دخل کرون اور ایسی بات لوگوں سے کہوں جو میرے لائق نہین کہ مین تو اسواسطے ہون کہ لوگوں کو خدا کی طرف رجوع کرون نہ یہ کہ خدا کیطرف سے روکون اور اپنی طرف رجوع کرون اور اپنی ہی پوجا کراون اور خود ہی معبود بنے بیٹھا رہوں اگر میں نے یہ بات کہی ہوگی تو تیرے دفتر مین لکھی ہوگی اور تجکو معلوم ہوگی بلکہ میرے دل میں کبھی یہ خیال نہ آیا تھا کہ کوئی مجکو پوجے جو میرے دل مین ہے وہ تو خوب جانتا ہے

حاکم کے تابع ہین ہمنے اوسکا حکم مانا تم بھی گواہ رہو قال اللہ تبارک وتعالی ما کان لبشر
ان یوتیہ اللہ الکتب والحکمۃ والنبوۃ ثم یقول للناس کونوا عبادا لی من دون اللہ ولکن کونوا
ربانیین بما کنتم تعلمون الکتب وبما کنتم تدرسون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران مین کہ کسی بشر کا
کام نہین کہ اللہ اوسکو دیوے کتاب اور عقلمندی اور پیغمبری پھر کہے لوگون کو کہ تم میرے
بندے ہوجاؤ اللہ کو چھوڑ کر لیکن تم رب کی طرف متوجہ ہو جیسے تم کتاب سکھلاتے تھے اور
جیسے تم پڑھتے تھے ف یعنی جس آدمی کو اللہ تعالی نے عقلمندی اور پیغمبری دی اوس سے
یہ ہرگز نہ ہوسکے اور اوسکا یہ کام نہین کہ لوگون سے یہ بات کہے کہ تم اللہ کو چھوڑو اور میری بندگی کرو اور
مجھی کو مانو مین تمھارا مشکل کشا اور حاجت روا ہون اللہ نے مجھے مختار کر دیا ہے میری پرستش کرتے
اللہ کی بندگی کی حاجت نہین رہتی ہان عقلمند اور پیغمبر یہ بات کہتے ہین لوگون سے کہ تم رب کی
طرف متوجہ ہوجاؤ اور ربانی بنجاؤ جیسے تمھاری کتاب مین لکھا ہے کہ تم لوگون کو وہ کتاب
سکھاتے ہو اور خود اوس کتاب مین یہی مضمون پڑھتے ہو اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی عقلمند اور
پیغمبر کا یہ حکم نہین کہ اللہ کو چھوڑ کر پیغمبر اور بزرگون کی پرستش مانا کیجیے اور نہ کسی عقلمند پیغمبر کا یہ مقدور
اور مقدور ہو کہ وہ لوگون سے ایسی بات کہہ سکے کہ اللہ کے سوا میری پرستش کرو اور سب پیغمبر اور
عقلمند لوگون یہی کہتے آئے ہین کہ اللہ ہی کی طرف متوجہ ہوجاؤ اور اوسیکو اپنا مالک اور رب
پرورش کنندہ حاجت برآرندہ سمجھو پھر اب اگر کوئی شخص اس مضمون کی حدیث یا کسی بزرگ کا
قول نقل کرے کہ سوا خدا کے اور کسی بزرگ کی بھی بندگی درست ہے یعنی جو کام خدا کی عبادت کا ہین
اون کامون مین سے کسیکام کو اور کسیکے واسطے بھی کرنا درست بتاوے سو وہ غلط ہے پیغمبر کا یا کسی
عقلمند کا فرمانا خلاف حکم خدا کے ممکن نہین اور اگر وہ الفاظ فرمانا ثابت ہو تو اوسکے معنی کچھ اور
ہونگے غرضکہ یہ جو اس زمانہ مین لوگ مردے بزرگون کو اسطرح سے جو مانتے ہین کہ اپنی حاجتین
برآنے کے لیے اونکی منتین مانتے ہین یا قبرون پر نذر ونیاز چڑھاتے ہین اور منزلون سے سفر کر کے قبرون
پوجنے جاتے ہین اور قبر کے گرد اگرد پھرتے ہین لوٹتے وقت اولٹے پاؤن پھرتے ہین اور قبرون کو چومتے ہین
سو ان کامون سے وہ بزرگ خوش نہین اور اونھون نے یہ بات نہین کہی قال اللہ تبارک وتعالی
واذ قال اللہ یعیسی بن مریم انت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ قال سبحنک

نہ اون پیغمبرون نے کہا سے پھر اپنی طرف سے کیوں ایسے شرک کے کام کرتے ہو اور اللہ تعالی نے
قرآن میں بھی مسلمانوں کو یہی حکم کیا کہ سوا خدا کے کسیکو نہ پوجو اور کسی سے سوا خدا کے
حاجتیں نہ مانگو سو ہماری کتاب قرآن اور یہود و نصاری کی کتاب توراۃ و انجیل کا مطلب
اس مقدمہ مین ایک ہی تھا مگر یہود و نصاری اپنی کتاب کے موافق عمل نہین کرتے تھے
سو اللہ تعالی نے اس آیت مین پیغمبر صاحب سے فرمایا کہ ای پیغمبر ان یہود و نصاری سے کہو ای
کتاب والو سوائے خدا کے اوروں کی روحوں اور قبروں کا پوجنا چھوڑو اور سیدھی بات
پر آؤ جو بات ہماری کتاب قرآن اور توراۃ اور انجیل تمہاری کتاب دونوں کے موافق ہی کہ
ہم اور تم سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر اور ولی اور درویش اور جن اور بھوت اور درخت
اور قبر وغیرہ کی بندگی نکرین اور کسی چیز کو خدا کا شریک نہ ٹھہراوین اور کوئی آدمی کسی آدمی کو
اپنا رب اور پرورش کنندہ اصل فیض رسان نہ ٹھہرادے پھر ای پیغمبر اگر یہود اور نصاری اس
بات کو قبول نکریں اور پیغمبر اور بزرگوں کی روح اور قبرون کا اور بزرگوں کی نشانیون کا پوجنا
نہ چھوڑین تو اونسے کہدے کہ ہم تو خدا کا حکم مانتے ہین تم بھی گواہ رہو اس آیت سے معلوم
ہوا کہ سوائے خدا کے کسی پیر اور پیغمبر کو اسیطرح ماننا اور اپنا حاجت روا اور مشکلکشا سمجھنا
اور اونکی قبرون پر حاجت روائی کے واسطے جانا خدا کی سب کتابون کے خلاف ہی اور
کسی شریعت مین اسکا حکم نہین اور شرک ہی یہود اور نصاری کے ایجاد ہیں کہ انکے جاہل
مسلمان بھی وہی کام اپنے پیغمبر اور بزرگون کی روحوں اور قبروں کے ساتھ کرنے لگے اور
اگر سمجھائیے کہ یہ بات قرآن کی رو سے منع ہی تو واہی واہی دلیلیں لاتے ہیں اور اپنے
بزرگوں کے کلام کو قرآن کے مقابلہ میں سند پکڑتے ہیں تو اب انسے بھی یوں ہی کہنا
چاہیے کہ جو بات ہمارے اور تمہارے دونون کے نزدیک ثابت ہی کہ سوائے خدا کے کسیکی بندگی نچاہیے
اوسی بات کی طرف آجاؤ کہ ہم اور تم دونون خدا ہی کی عبادت کرین اور سوائے خدا کے کسیکو
اپنا حاجتی اور مشکلکشا اور حاجت روا نہ سمجھین اور کسی خرد و بزرگ کو خدا کا شریک نہ ٹھہراوین
اور سوائے خدا کے اپنا کسیکو پرورش کنندہ فیض رسان نہ جانین پھر اگر یہ لوگ مانیں تو فہو المراد
اور اگر نہ مانیں اور اسیطرح بزرگون کا پوجنا نہ چھوڑیں تو اونسے کہنا چاہیے کہ ہم تو خدا

حال میں موت دے اور رافضیوں اور خارجیوں اور ناصبیوں کے عقیدوں سے محفوظ رکھے آمین یارب العالمین دریافت رہے کہ اصل محبت وہی کہ جو اللہ اور رسول کے نزدیک مقبول ہو سو ایسی محبت وہی ہے کہ اون بزرگوں کے ارشاد کے موجب عمل کیجیے اور اونکا راہ رویہ اختیار کیجیے اس زمانہ میں نادان لوگ جانتے ہیں کہ بزرگوں کی قبریں بلند بنانا اور مقبرے بڑے بڑے اوٹھانا اور وہاں روشنی اور عرس میلہ کرنا چادریں ہار پھول مٹھائی کھانا چڑھانا اونسے منتیں مرادیں مانگنا اونکے نام کی سہمنیاں اور توشے اور کونڈے اور پیالہ کرنا بزرگوں کی محبت ہے سو یہ محبت نہیں ہے بلکہ اون بزرگوں کے روشیہ اور مرضی کے خلاف ہے کہ اس سے وہ بزرگ ناراض ہوتے ہیں اسواسطے ایک فصل اس بیان میں علیحدہ لکھی جاتی ہے الفصل الخامس فی ذکر بدعات القبور ترجمہ فصل پانچوین قبروں سے متعلق بدعتوں کے ذکر میں فائدہ یعنی اس فصل میں اون آیتوں اور حدیثوں کا ذکر ہے کہ جسسے اون بدعتوں کی برائی ثابت ہوتی ہے جو بدعتیں قبروں سے علاقہ رکھتی ہیں سو سمجھنا چاہیے کہ اصل زیارت قبر کی بے قیدوں اور تاریخ اور سال اور وقت اور اجتماع کے مرد کے واسطے جائز بلکہ مستحب بلکہ سنت ہے اس نیت سے کہ قبروں کے دیکھنے سے موت اور آخرت یاد آوے اور دنیا کی محبت جاوے سوا اس نیت کے اور نیت سے قبروں کی زیارت کو جانا اور دور سے سفر کر کے جانا یا دن اور وقت اور تاریخ کی قید لگانا یا میلا اور اجتماع قبروں پر کرنا وہاں چراغ جلانا قبر کے سبب قبرستان میں مسجد بنانا عورت کا قبر کی زیارت کو جانا قبروں پر چادریں ڈالنا قبروں پر گچ کرنا مردوں کی تاریخیں اور کچھ آیتیں وغیرہ مقبروں میں یا قبروں پر لکھنا قبروں پر مقبرے بنانا قبر ایک بالشت سے اونچی بنانا قبر کے پاس بہتر جانکر نماز پڑھنا قبروں کے مجاور بنکے بیٹھنا قبروں کے ساتھ وہ معاملہ کرنا جو مسجد کے واسطے مخصوص ہے قبر کے پاس سرود اور لغو کے کام کرنا جو عید میں چاہییں اون مردوں کی خوشی جانکر یا ثواب جانکے کرنا یہ سب کام مکروہ حرام اور بدعت ہیں اور لوگ جو ان کاموں کو کرتے ہیں تو اس سبب سے اکثر کرتے ہیں کہ بزرگوں کو اپنا حاجت روا اور مشکلکشا جانتے ہیں تو اونسے حاجتیں اور مرادیں مانگتے ہیں سو اون مردوں کی خوشامد کے واسطے یہ کام کرتے ہیں اور حقیقت میں حاجت روا اور مشکلکشا سوا خدا کے کوئی نہیں وہ بزرگ خود

بتانے کو کافی ہے ویسی ہی یہ اصحاب ہیں اگرچہ یہ خود باآپسمیں مختلف ہوں لیکن انہیں سے کسیکی راہ کو اور کچھ ہی رویہ کو جو شخص اختیار کرلے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہے یہ اوسکے بموجب حضرت نے ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہیں جیسے آسمان کے تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف کے ہر ایک اصحاب کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہے اور سبکا رویہ درست غرضکہ حضرت کے سب اصحاب خدا کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور ایسی ہی بالکل درگاہ الٓہیت کے برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکھنا چاہئے اور نہیں تو ایمان نہیں اور جسکو ایمان ہوگا اوسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابوں سے اور رشتہ دار ایماندار دن سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی اخرج البیہقی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احبوا العرب لثلث فانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب قریش میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے اسواسطے کہ میں عربی ہوں اور قرآن عربی ہے اور بولی بہشتیوں کی عربی ہے ف دستور ہے کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے تو اوسکے ملک اور بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہے اور دوست رکھتا ہے بلکہ وہاں کا نام لینے سے اور اوسکے ذکر کرنے سے خوش ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو اور وہاں کے رہنے والوں کو دوست رکھو اسواسطے میں جو تمھارا پیغمبر ہوں سو عربی ہوں اور اللہ نے جو کتاب تمھاری ہدایت کے واسطے اوتاری ہے قرآن سو بھی عربی زبان میں ہے اسمیں ایک فائدہ اور بھی ہے کہ قرآن عربی زبان میں نازل ہوا اور اوسمیں عرب کے رسم و دستور خوب بیان ہوئے اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسم دستور وہاں کے دریافت کرے تو قرآن کے معنی اور مطلب خوب بوجھے اور سمجھے اور فرمایا کہ بہشتی لوگ بھی عربی بولینگے اور بہشت کی خواہش ہر مسلمان کو ہے تو چاہیے کہ عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت میں بھی اوسی عربی سے کام پڑیگا سبحان اللہ کیا نیک حال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اون لوگوں کا ہے جو حضرت پیغمبر خدا سے اور اونکے اصحابوں سے اور اہلبیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکھیں اور اونکا رویہ اور طریقہ اختیار کریں اللہ تعالی ہمکو اور ہمارے سب بھائی مسلمانوں کو یہ محبت نصیب کرے اور اسی محبت کے

کام اور کسی سے ہو تو اوسکو برا کہین مگر اونکو برا کہنا نہین درست ہے کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ۔ اونکا گناہ وہ کام کرتا تھا کہ اور کی عبادت وہ کام ہیں کرتی پیغمبرون کے
معجزے کافرون کو جادو معلوم ہوتے تھے اور ایمان دار ان کا یقین بڑھتا تھا اصحابون کا اختلاف
امت کے حق مین رحمت ہے جیسے شریعت کے مسائل جزئی کا اختلاف اور امت کے اور لوگون کا اختلاف
ضلالت ہے اخرج رزین عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول سالت ربی
عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی
من بعض ولکل نور فمن اخذ بشیء مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی ہدی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ
عنہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میں نے پوچھا
اپنے رب سے اصحابون کے اختلاف کا حال اپنے بعد تو وحی بھیجی اللہ نے مجھ کو کہ ای محمد تیرے اصحاب
میرے نزدیک ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے سے اور ہر ایک میں روشنی ہے تو جسنے
اختیار کیا کچھ بھی اوس روش کو جسپر وہ اصحاب ہیں اونکے طرح طرح کے رستون میں سے تو وہی میرے
نزدیک نیک راہ ہے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب میرے ایسے ہین جیسے
چمکتے تارے سو اونمیں سے جسکے روش پر چلوگے نیک راہ پاؤگے ف یہ دو حدیثیں مشکوۃ کے باب
مناقب الصحابہ مین لکھی ہین حضرت کے اصحاب لاکھ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج مین نرمی زیادہ بعضے کو
غصہ کسیکو قرآن پڑھنے کا شوق بہت کسیکو روزے کا ایک کو جہاد کا ذکر دوسرے کو گوشہ نشینی کی فکر کوئی
نصیحت اور وعظ اور احتساب مین مشغول کسیکا سکوت اور خاموشی معمول کسیکو مسائل بہت یاد
کسیکو کم کسیکا گھر روم میں کسیکا شام میں کوئی مکہ کا کوئی مدینہ کا سو حضرت نے یہ حال دیکھکر خیال کیا
کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہوگئے تو انمین اختلاف پڑیگا تو امت کے لوگ کس کس کے
روش کو اختیار کرینگے سو حضرت نے اللہ تعالے سے پوچھا کہ الٰہی میرے بعد اصحابون مین اختلاف ہوگا یا نہوگا
اور اگر اختلاف ہوگا تو کیا ہوگا تو اللہ تعالے نے فرمایا کہ ای پیغمبر تیرے اصحاب ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی
اور روشن چمکتے سب ہین اور جہاز کشتی مسافر سب تارون کے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہونچتے ہین اگرچہ کوئی
تارا بڑا ہے کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا مگر جسکی طرف کی سمت باندھ لی وہی تارا اوسکی راہ

ماننے کو کافی ہی ویسی ہی یہ اصحاب ہین اگرچہ باخود باآپسمین مختلف ہون لیکن انہین سے کسیکی راہ کو
دیکھی روبہ کو جو شخص اختیار کرلے تو وہی میرے نزدیک نیک راہ ہی تو اوسکے بموجب حضرت نے
ارشاد کیا کہ میرے یار ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے جسکی راہ اختیار کرو ہدایت پاؤ اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ باوجود آپس کے اختلاف کے ہر ایک اصحاب کی راہ اللہ کے نزدیک نیک ہی اور سبکا رویہ درست
غرضکہ حضرت کے سب اصحاب خدا کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور
ویسی ہی بالکل درگاہ الٰہیت کے برگزیدہ اور حضرت کے پسندیدہ ایماندار آدمی کو سب سے محبت رکھنا چاہیے
ورنہیں تو ایمان نہین اور جسکو ایمان ہوگا اوسکو حضرت سے اور حضرت کے اصحابون سے اور رشتہ دار
ایماندارون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت ہوگی اخرج البیہقی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احبوا العرب لثلث فانی عربی والقرآن عربی وکلام اہل الجنۃ عربی ترجمہ
مشکوۃ کے باب مناقب قریش مین لکھا ہی کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو عرب سے تین سبب سے اسواسطے کہ مین عربی
ہون اور قرآن عربی ہی اور بولی بہشتیون کی عربی ہی ف دستور ہی کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہی
اوسکے ملک اور بستی اور شہر کو بھی چاہتا ہی اور دوست رکھتا ہی بلکہ وہان کا نام لینے سے اور اوسکے
ذکر کرنے سے خوش ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ مسلمانو تم عرب کے ملک کو اور وہان کے رہنے والون کو
دوست رکھو اسواسطے مین جو تمھارا پیغمبر ہون سو عربی ہون اور اللہ نے جو کتاب تمھاری ہدایت کے
واسطے اوتاری ہی قرآن سو بھی عربی زبان مین ہی اسمین ایک فائدہ اور بھی ہی کہ قرآن عربی زبان مین
نازل ہوا اور اوسمین عرب کے رسم ودستور خوب بیان ہوئے اگر آدمی کو عرب سے محبت ہو تو عربی زبان
اور عرب کا رویہ اور پوشاک لباس خوراک رسم دستور وہان کے دریافت کرے تو قرآن کے معنی اور مطلب
خوب بوجھے اور سمجھے اور فرمایا کہ بہشتی لوگ بھی عربی بولینگے اور بہشت کی خواہش ہر مسلمان کو ہی تو چاہیے
کہ عرب سے دوستی اور محبت رکھے کہ آخر کو بہشت مین بھی اوسی عربی سے کام پڑیگا سبحان اللہ
کیا نیک حال اور بڑا درجہ اور مرتبہ اون لوگون کا ہی جو حضرت پیغمبر خدا سے اور اونکے اصحابون سے
اور اہلبیت سے اور حضرت کے ملک سے دوستی اور محبت رکھین اور اونکا رویہ اور طریقہ
اختیار کرین اللہ تعالیٰ ہمکو اور ہمارے سب بھائی مسلمانون کو یہ محبت نصیب کرے اور اسی محبت کے

کام اور کسی سے ہو تو اوسکو ریا کہین مگر اونکو ریا کہنا نہین درست ہے کار پاکان را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر ۔ اونکا گناہ وہ کام کرتا تھا کہ اور کی عبادت وہ کام نہیں کرتی پیغمبرون کے
معجزے کافرون کو جادو معلوم ہوتے تھے اور ایمان دارون کا یقین بڑھتا تھا اصحابون کا اختلاف
امت کے حق مین رحمت ہے جیسے شریعت کے مسائل جزئی کا اختلاف اور امت کے اور لوگون کا اختلاف
ضلالت ہے اخرج رزین عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول سالت ربی
عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الی یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضہا اقوی
من بعض ولکل نور فمن اخذ بشئ مما ہم علیہ من اختلافہم فہو عندی ہدی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ عمر رضی اللہ
عنہ نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ مین نے پوچھا
اپنے رب سے اصحابون کے اختلاف کا حال اپنے بعد تو وحی بھیجی اللہ نے مجھکو کہ ای محمد تیرے اصحاب
میرے نزدیک ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے بعضا خوب بعضے سے اور ہر ایک مین روشنی ہے تو جسنے
اختیار کیا کچھ بھی راہ اس روش کو جسپر وہ اصحاب ہین اونکے طرح طرح کے رویون مین سے تو وہی میرے
نزدیک نیک راہ ہے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب میرے ایسے ہین جیسے
چمکتے تارے سو اونمیں سے جسکے روش پر چلوگے نیک راہ پاؤگے ف یہ دونو حدیثیں مشکوۃ کے باب
مناقب الصحابہ مین لکھی ہین حضرت کے اصحاب لاکھ سے زیادہ تھے بعضے کے مزاج مین نرمی زیادہ بعضے کو
غصہ کسیکو قرآن پڑھنے کا شوق بہت کسیکو روزے کا ایک کو جہاد کا ذکر دوسرے کو گوشہ نشینی کی فکر کوئی
نصیحت اور وعظ اور احتساب مین مشغول کسیکا سکوت اور خلوت میں معمول کسیکو مسائل بہت یاد
کسیکو کم کسیکا گھر روم مین کسیکا شام مین کوئی مکہ کا کوئی مدینہ کا سو حضرت نے یہ حال دیکھکر خیال کیا
کہ میرے بعد یہ سب لوگ جب متفرق ہو گئے تو انمین اختلاف پڑیگا تو امت کے لوگ کس کس کے
روش کو اختیار کرینگے سو حضرت نے اللہ تعالی سے پوچھا کہ الہی میرے بعد اصحابون مین اختلاف ہوگا یا نہوگا
اور اگر اختلاف ہوگا تو کیا ہوگا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای پیغمبر تیرے اصحاب ایسے ہین جیسے آسمان کے تارے کہ نورانی
اور روشن چمکتے سب ہین اور جہاز کشتی مسافر سب تارون کے پیچھے چلکر منزل مقصود کو پہونچتے ہین اگرچہ کوئی
تارا بڑا ہے کوئی چھوٹا اور ایک دوسرے سے اچھا مگر جسکی طرف کی سمت باندھلی وہی تارا اوسکی راہ

بعد ہوئے پیدا ہوئے اور جتنے ہیں یا ہونگے سب سے بہتر حضرت کے اصحاب تھے کہ وہ اصحاب ایک سو دس تک
تک تھے اور انکے مرتبہ تابعین کا ہے جو اصحابوں کے بعد ہوئے وہ لوگ ایک سو ستر تک رہتا کے اوسکا
بعد تبع تابعین کا ہے یعنی وہ لوگ جو تابعین کے بعد ہوئے تھے کہ وہ دو سو ساٹھ تک باقی تھے تو سارے
سے زیادہ بزرگی تبع تابعین کی کہا جاتا ہے اور اوس سے زیادہ تابعین کی بزرگی کہی ہے اور اوس سے بھی
زیادہ حضرت کے اصحابوں کی کہ وہ سب سے بہتر تھے اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذہبا ما بلغ مد
احدہم ولا نصیفہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو سعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ برا نکہو میرے اصحابوں کو اسواسطے اگر ایسا ہو کہ کوئی شخص تم میں کا خرچ کرے
احد پہاڑ برابر سونا تو نہ پہنچا اونکے ایک کے ثواب کو اور نہ اوسکی ادہیائی کے برابر فقط ایک نیتج تھا ہو
علماء نے کہا کہ اوسمیں شاید اسقدر وزن ایک سیر کے ہو مساوی سو فرمایا کہ اگر کوئی احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ
میں خیرات کرے تو اوسکو اسقدر ثواب ہوگا جسقدر میرے اصحاب کو ایک مد یا آدہا مد برابر اناج خیرات
کرنے میں ثواب ہوگا پھر جب خدا کے نزدیک اصحابوں کا ایسا مرتبہ ٹھہرا کہ اونکو ذرا سے نیک کام میں
اور کے پہاڑ برابر سونا خرچ کے ثواب سے زیادہ ثواب دے اور اونکوں نے بڑے بڑے نیک کام کیے ہیں
تو اونکو بہت بڑا کہنا چاہیے کہ تم لوگ اونسے بہر صورت کم ہی ہو اور وہ ہر طرح تمسے افضل اخرج الترمذی
عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی
اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم
ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن مغفل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحابوں کے مقدمہ میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یاروں کے
مقدمہ میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے یاروں کے مقدمہ میں نہ ٹھہراؤ اونکو نشانہ بعد میرے
تو جسنے دوست رکھا اونکو تو میری محبت سے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض کیا اونسے تو میرے
بغض سے بغض رکھا اونسے اور جسنے ایذا دی اونکو تو اوسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو تو
اوسنے ایذا دی اللہ کو اور جسنے ایذا دی اللہ کو قریب ہے کہ اللہ گرفتار کرلے اوسکو

وعدہ ہوا اونسے اور میرے یار ہیں امان ہیں میری امت کے تو جب جاتے رہیں میرے یار تو آوے میری
امت پر وہ جو وعدہ دیا گیا اونکو یعنی اللہ تعالی نے یون مقرر کیا ہے کہ جب اخیر زمانہ آویگا تو بدعتیں اور
فساد اور اختلاف اور برے کام رائج ہونگے سو حضرت نے فرمایا کہ جب تک میرے یار زندہ رہینگے تو امت
میں یہ باتیں جو اللہ تعالی نے ٹھہرا رکھی ہیں سو ظاہر ہونگی اور جب تک میرے اصحاب رہینگے بدعت
یہ فساد امت میں نہونگے تو میرے اصحابوں کے سبب سے امت پر امان ہے جیسے میرے سبب سے میرے
اصحابوں پر امان ہے اور جب میں نہونگا تو اصحابوں میں اختلاف پڑیگا تو میرے اصحاب امت کے
حق میں موجب امن کا ہیں جیسے آسمان کے تارے کہ جب تارے نرہینگے تو آسمان بے نور ہو جاویگا اور ٹوٹ
جاویگا اور قیامت آجاویگی اخرج فی شرح السنۃ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام ولا یصلح الطعام الا بالملح ترجمہ شرح السنۃ میں ذکر کیا
کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مثل میرے یاروں کی میری امت میں
ایسی ہے جیسے نمک کھانے میں کہ کھانا بے نمک کے درست نہیں ہوتا اخرج الترمذی عن عبید اللہ
ابن بریدہ عن ابیہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من اصحابی یموت بارض
الا بعث قائداً و نوراً لہم یوم القیمۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن بریدہ نے نقل کیا
کہ میں نے اپنے باپ سے سنا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا یار میری زمین پر زندہ ہوگا
یعنی قیامت کو لیے جاتا ہوگا لوگوں کو بہشت کی طرف اور وہ نور ہوگا واسطے لوگوں کے قیامت کے دن
حضرت کے اصحاب قیامت کے دن بھی نجات کا باعث ہونگے اخرج الترمذی عن جابر عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قال لن تمس النار مسلما رانی او رای من رانی ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ نچھو ویگی اوس مسلمان کو جسنے مجھے دیکھا
یا اوسکو دیکھا جسنے دیکھا مجھکو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصحابوں کا ایسا بڑا مرتبہ ہے کہ اونکی صورت
دیکھنے سے مسلمان پر دوزخ کی آنچ حرام ہوتی ہے اخرج النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ترجمہ نسائی نے ذکر کیا کہ عمر نے نقل کیا کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تعظیم کرو میرے یاروں کی اسواسطے کہ وہ تمسے بہتر ہیں بعد اونکے بہتر وہ لوگ جو اونسے نزدیک
یعنی تابعین بعد اونکے وہ لوگ جو اونسے نزدیک یعنی تبع تابعین ف یعنی حضرت کے وقت سے قیامت

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ محبت رکھو اللہ سے اسواسطے کہ وہ تمکو کھلاتا ہے اپنی نعمتیں اور محبت رکھو مجھسے اللہ کی محبت کے سبب اور محبت رکھو میرے اہلبیت سے میری محبت کے سبب اخرج احمد عن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول الا ان مثل اہلبیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا ہلک **ترجمہ** مشکوۃ کے باب مناقب اہلبیت مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی ذر نے نقل کیا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ خبردار رہو کہ مثل میرے اہلبیت کی تمہارے بیچ میں ایسی ہے جیسے ناؤ حضرت نوح کی جو سوار ہوا اوسپر بچا اور جو چھٹ رہا اوس سے وہ ہلاک ہوا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہلبیت سے محبت رکھے اور اونکا رویہ طریقہ اختیار کرے اور اہلبیت کے طریق میں داخل ہو وہ کفر اور دوزخ سے نجات پاوے جیسے حضرت نوح کی کشتی مین جو لوگ سوار ہوئے تھے وہ طوفان سے بچ گئے اور جو شخص اہلبیت سے پھرے اور مخالفت کرے اور اہل بیت کے طریق میں نہ داخل ہووے تو وہ ہلاکت میں پڑے جیسے نوح کے وقت میں جو لوگ کشتی مین نہ سوار ہوئے وہ سب ڈوب گئے اور ایک بیٹا خود نوح کا بھی سوار نہوا تھا وہ بھی ڈوب گیا اور نوح علیہ السلام کے اہلبیت مین داخل نرہا پھر اب اگر کوئی سید مخالف اہلبیت کے رویہ اور طریقہ کو اختیار کرے تو وہ بھی ہلاکت مین پڑے اور اہلبیت حقیقی مین شمار ہو پھر اوسکے ساتھ جو ہووے بھی ہلاک ہوا اور جو شخص غیر کہ اہلبیت کے طریق کو اختیار کرے وہ اہلبیت میں شمار ہوا اور نجات پاوے جیسے نوح علیہ السلام کی کشتی میں سوار ہونے والوں نے طوفان سے نجات پائی جاننا چاہیے کہ جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہلبیت کو موجب نجات بتلایا ویسے ہی اپنے اصحابون کو موجب امن کا فرمایا اخرج مسلم عن ابی بردۃ عن ابیہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النجوم امنۃ للسماء فاذا ذہبت النجوم اتی السماء ما توعدون وانا امنۃ لاصحابی فاذا ذہبت اناتی اصحابی ما یوعدون واصحابی امنۃ لامتی فاذا ذہب اصحابی اتی امتی ما یوعدون **ترجمہ** مسلم نے ذکر کیا کہ ابوبردہ نے نقل کیا کہ میرے باپ ابوموسی نے بیان کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تارے امان ہیں آسمان کی تو جب جاتے رہیں تارے تو آسمان پر آجاوے جو وعدہ دیا گیا ہے اور میں امان ہوں اپنے یاروں کی تو جب چلا جاؤں میں تو آجاوے میرے اصحابوں پر جو

رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولہما کتاب اللہ ہو حبل اللہ من اتبعہ کان علی الہدی
ومن ترکہ کان علی الضلالۃ فخذوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ ورغب فیہ ثم قال
واہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی وفی روایۃ وعترتی واہل بیتی ولم یتفرقا
حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیہما وفی روایۃ یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ
لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی واہل بیتی ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب اہل بیت میں لکھا ہے کہ
مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن ارقم نے نقل کیا کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن
ہمارے بیچ میں خطبہ پڑھنے کو پانی پر جسکو کہتے ہیں خم مکہ اور مدینہ کے بیچ میں سو تعریف کی اللہ کی اور
ثنا کی اللہ پر اور نصیحت کی اور پند دی پیچھے فرمایا کہ بعد اسکے ہے کہ خبردار ہو لوگو کہ میں تو آدمی ہی ہوں اب
آویگا میرے پاس قاصد میرے رب کا یعنی ملک الموت سو میں کہا مانونگا یعنی وفات پاؤنگا سو میں
چھوڑتا ہوں تم میں دو چیزیں اول ان میں سے کتاب ہے اللہ کی کہ وہ رسی ہے اللہ کی طرف سے جو اوس پر
چلے وہ نیک راہ پر اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ ہوا گمراہی پر اوسمیں نیک راہ اور نور ہے تو عمل کرو اللہ کی
کتاب پر اور مضبوط پکڑو اوسکو تو پیچھے دلائی اللہ کی کتاب پر اور رغبت دلائی اوسمیں پھر فرمایا
اور میرے اہل بیت یاد دلاتا ہوں میں تمکو اللہ کو اپنے اہلبیت میں یاد دلاتا ہوں میں تمکو اللہ کو
اپنے اہلبیت میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا عترت میری گھر والے میرے اور ہرگز جدا نہونگی
عترت اور کتاب جبتک کہ وارد ہوں میرے پاس حوض کوثر پر سو لیکن دیکھو کہ کیسا میرے پیچھے تم
روگے اونکے مقدمہ میں اور ایک روایت میں یوں ہے کہ فرمایا کہ ای لوگو میں نے چھوڑیں تم میں دو چیز
کہ اگر اختیار کرو اوسکو تو ہرگز گمراہ نہو اللہ کی کتاب اور میری عترت گھر والے میرے

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کلام اللہ کا اور اہلبیت کا ایک مرتبہ ہے جیسے اوسکی تعظیم
چاہیے ویسے ہی انکی تعظیم چاہیے اور جیسے کلام اللہ سبب ہدایت کا ہے ویسے ہی اہلبیت سبب
ہدایت کے ہیں چنانچہ یہی سبب ہے کہ اولیاء اللہ کے طریقے سب اہل بیت پر منتہی ہوتے ہیں

اخرج الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احبوا اللہ
لم من نعمۃ واحبونی لحب اللہ واحبوا اہل بیتی لحبی ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب
ہل بیت میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ

سب باتیں کہیں اونھوں نے اوسے تو فرمایا کہ ای بیٹی کیا تو چاہے جو مین چاہون کہا کیون نہیں فرمایا تو محبت
رکھ اس سے وقت حضرت کا دستور تھا کہ ہر بی بی کے گھر باری باری سے رات کو آرام کرتے تھے اور بی بی
عائشہ سے محبت زیادہ رکھتے تھے تو کوئی شخص جو آپ کو تحفہ بھیجتا تو جس بی بی کے گھر آپ رات کو ہوتے تو وہ
چیز اوسی بی بی کے خرچ میں آتی تو جس شب کو پیغمبر صاحب بی بی عائشہ کے گھر تشریف رکھتے تو اوس رات
لوگ اپنے تحفے بھیجتے تاکہ بی بی عائشہ کے خرچ مین آوے اور زیادہ حضرت خوش ہوں یہ حال
دیکھکر بی بی ام سلمہ نے کہ وہ بھی حضرت کی زوجہ تھیں حضرت سے عرض کیا کہ لوگوں سے فرماویں کہ
جب چاہیں تب تحفہ آپکو بھیجا کریں کسی ہی بی بی کے گھر آپ ہون حضرت عائشہ کی باری کی شب کی
تخصیص لوگ کیوں کرتے ہیں اس بات سے حضرت ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تم عائشہ پر رشک مکرو
کہ مجکو برا لگتا ہے اور سوا اسکے عائشہ کا مرتبہ اللہ کے نزدیک بھی زیادہ ہے کہ جب میں اور کسی بی بی کے گھر سوتا
ہوں تو وحی نہیں آتی مگر عائشہ کے گھر جب میں ہوتا ہوں تو وحی آتی ہے یہ بات سنکر بی بیوں کو معلوم
ہوا حضرت ناخوش ہوگئے تو بی بی فاطمہ کو بلایا کہ جاکر حضرت کو سمجھاویں سو اونھوں نے
جاکر حضرت کی خدمت مین اس مقدمہ مین کلام کیا تو حضرت نے فرمایا کہ ای بیٹی جو بات میں چاہوں
وہی بات تجکو بھی چاہنا چاہیے اور میں عائشہ سے محبت رکھتا ہوں تو تو بھی اوس سے
محبت رکھ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو بی بی عائشہ سے کمال محبت تھی اور جو کوئی
اوسے محبت ایمانی رکھتا تھا وہ حضرت کو اچھا معلوم ہوتا تھا اور جو اوسے محبت کم رکھتا تھا
وہ حضرت کو بھی برا معلوم ہوتا تھا اخرج الشیخان عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فضل عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام **ترجمہ** مشکوۃ کے
باب بدء الخلق وذکر الانبیاء مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابی موسی نے نقل کیا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بزرگی عائشہ کی سب عورتوں پر جیسے بزرگی ثرید کی
سب کھانون پر ہے ثرید ایک طرح کا کھانا ہوتا ہے کہ عرب کے لوگ اوسکو کمال رغبت سے کھاتے
ہیں اور سب اقسام کے کھانون سے افضل جانتے ہین اخرج مسلم عن زید بن ارقم قال قام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما فینا خطیبا بماء یدعی خما بین مکۃ والمدینۃ فحمد اللہ واثنی
علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا یا ایہا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی

خیر نسائہا مریم بنت عمران و خیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ افضل سب عورتوں سے اوس امت میں عمران کی بیٹی بی بی مریم اور افضل سب عورتوں سے اس امت میں خویلد کی بیٹی خدیجہ ف بی بی مریم نام ہے عیسیٰ پیغمبر علیہ السلام کی ماں کا اور بی بی خدیجہؓ نام ہے ہمارے پیغمبر صاحب کی زوجہ کا اخرج الترمذی عن عائشۃ ان جبرئیل جاء بصورتہا فی خرقۃ حریر خضراء الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ہذہ زوجتک فی الدنیا والآخرۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ جبرئیل لائے صورت بی بی عائشہ کی سبز ریشمین کپڑے میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر کہا کہ یہ زوجہ تمہاری ہے دنیا میں اور آخرت میں ف یعنی بی بی عائشہؓ کی تصویر حضرت جبرئیل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائے اور کہا کہ یہ بی بی دنیا میں اور بہشت میں دونوں جہان میں آپکی زوجہ ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی دنیا اور بہشت دونوں جہان کے واسطے بی بی عائشہ کو پسند کرکے حضرتؐ کی زوجہ بنایا تھا اخرج الشیخان عن عائشۃ قالت ان الناس یتحرون بہدایاہم یوم عائشۃ یبتغون بذلک مرضات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فکلمن ام سلمۃ رسول اللہ ان یقول من اراد ان یہدی الی رسول اللہ فلیہد الیہ حیث کان فقال لہا لاتوذینی فی عائشۃ فان الوحی لم یاتنی وانا فی ثوب امرأۃ الا عائشۃ قالت اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول ثم ہن دعون فاطمۃؓ فارسلنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکلمتہ فقال یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت بلی قال فاحبی ہذہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ازواج النبی میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ لوگ قصد کرتے تھے اپنے تحفہ بھیجنے کا بی بی عائشہؓ کے دن چاہتے تھے اس سے خوشی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سو بولین ام سلمہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماویں جو چاہتا ہے کہ تحفہ بھیجے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو چاہیے کہ تحفہ بھیجے اونکو جہاں کہیں کہ وہ ہوویں تو فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نہ ایذا دے مجھکو عائشہؓ کے مقدمہ میں اسواسطے کہ وحی مجھکو نہیں آتی ہے جب میں اور عورت کے ساتھ سویا ہوں سوا عائشہ کے کہا اونھوں نے میں توبہ مانگتی ہوں خدا سے تمہاری ایذا سے پھر بلایا بیبیوں نے بی بی فاطمہؓ کو اور بھیجا اونکو پیغمبر خدا کے پاس

ایک چادر اپنی پھر دعا کی کہ ای اللہ بخشدے عباس کو اور اوسکے بیٹے کو بخشش ظاہری اور باطنی کہ نچھوڑے کسی گناہ کو اور بچائے رکھ اوسکو اوسکی اولاد مین اور کرد بے خلافت باقی اوسکے بیچ اخرج الشیخان عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال ان زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القرآن ادعوھم لآبائھم ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا کہ زید بن حارث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے چھوکرے کو ہم پکارا کرتے تھے زید بن محمد کہکر جبتک اوتری آیت قرآن مین کہ پکارو ملائے ہوے بیٹون کو اونکے باپوں کی طرف نسبت کرکے ف زید ایک شخص تھے کہ حضرت نے اونکو بیٹا کیا تھا تو سب اصحاب اونکو محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بیٹا کہا کرتے تھے جب آیت نازل ہوئی کہ جسکا بیٹا ہو اوسیکا بیٹا کہو اور جسنے بیٹا بنایا ہو اوسکا بیٹا کہنا کچھ ضرور نہیں تب صحابہ نے زید ابن محمد کہنا موقوف کیا اور زید بن حارث کہنے لگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ سب زید کو اہلبیت میں شمار کرتے تھے اخرج الترمذی عن عائشۃ قالت اراد النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان ینحی مخاط اسامۃ قالت عائشۃ دعنی حتی انا الذی افعل قال یا عائشۃ احبیہ فانی احبہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ خود پاک کریں لعاب بینی اسامہ کی ناک سے عرض کیا عائشہ نے کہ چھوڑو مجھکو کہ مین کرون فرمایا ای عائشہ محبت رکھو اس سے کہ مین محبت رکھتا ہون اس سے ف زید حضرت کے متبنی بیٹے تھے اونکے بیٹے تھے یہ اسامہ سو اونکی لڑکائی کا یہ ذکر ہے اخرج الترمذی عن اسامۃ قال ان العباس و علیا دخلا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فقال یا رسول اللہ جئناک نسئلک ای اھلک احب الیک قال احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ اسامۃ بن زید فقالا ثم قال علی بن ابی طالب ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ نے نقل کیا کہ عباس اور علی آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس تو کہا ہم آئے ہین ای رسول خدا آپکے پاس پوچھتے ہیں کہ کون مرد تمہارے گھر والون مین سے تمکو دوست زیادہ ہی فرمایا مجھکو زیادہ دوست ہے سب گھر والون مین سے وہ ہے کہ اوسپر اللہ نے فضل کیا اور مین نے احسان کیا اوسپر اسامہ زید کا بیٹا پوچھا اوسکے بعد فرمایا علی ابی طالب کا بیٹا ف یہ اوپس حدیثیں مشکوۃ کے باب مناقب اہلبیت مین لکھی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کو اسامہ سے کمال محبت تھی اخرج الشیخان عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول

اور حسن اور حسین علیہم السلام کو بلا کر لپیٹ لیا اور اللہ تعالی سے عرض کیا کہ الٰہی یہ میرے گھر والے
ہیں یعنی میرے بیٹے اور گھر والے ہیں سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
علی اور امام حسن اور امام حسین کو اپنا بیٹا جانتے تھے اخرج الترمذی عن عبد المطلب بن ربیعۃ
ان العباس دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغضبا وانا عندہ فقال ما اغضبک قال
یا رسول اللہ ما لنا ولقریش اذا تلاقوا بینہم تلاقوا بوجوہ مبشرۃ واذا لقونا لقونا بغیر ذلک فغضب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی احمر وجہہ ثم قال والذی نفسی بیدہ لا یدخل قلب رجل الایمان حتی یحبکم للہ ولرسولہ
ثم قال یا ایہا الناس من اذی عمی فقد اذانی فانما عم الرجل صنو ابیہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد المطلب بن
ربیعہ نے نقل کیا کہ عباس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ناخوش کیے ہوئے اور میں اونکے
پاس تھا سو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کس چیز نے غصہ کیا تجکو کہا یا رسول اللہ کیا ہوا ہے
ہمارے ساتھ قریش کو کہ جب وہ ملتے ہیں آپس میں تو ملتے ہیں خوش ہوتے ہوئے ہنستی پیشانی اور جب
ملتے ہیں ہم سے تو ملتے ہیں بغیر اسکے تو غصہ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسقدر کہ سرخ ہو گیا اونکا
چہرہ پھر فرمایا کہ قسم اوسکی کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے ہرگز نہ پیٹھے گا آدمی کے دل میں ایمان جبتک دوست
نرکھے تمکو اللہ کیواسطے اور اللہ کے رسول کیواسطے پھر فرمایا اے لوگو جسنے ایذا دی میرے چچا کو تو اوسنے ایذا دی
مجکو چچا آدمی کا تو برابر ہوتا ہے اوسکے باپ کے ف عباس رسول خدا کے چچا تھے اونسے بعضے لوگ خوشی سے نہ ملے
تب اونھوں نے حضرت سے شکایت کی حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا اور اہلبیت سے جو کوئی دوستی اور محبت
نرکھے اوسکا ایمان ہی نہیں اور جو کوئی میرے چچا کو ایذا اور رنج دیگا اوسنے مجکو ایذا دی اسواسطے کہ چچا تو گویا سمجھو
اوسکے باپ کے برابر کا بھائی ہوتا ہے بھلا کوئی کسیکی تعظیم کرے اور اوسکے باپ کی تعظیم نکرے تو وہ خوش
ہوگا اخرج رزین ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للعباس اذا کان غداۃ الاثنین
فأتنی انت وولدک حتی ادعو لکم بدعوۃ ینفعک اللہ بہا وولدک فغدا وغدونا معہ والبسنا کساءہ ثم قال
اللہم اغفر للعباس وولدہ مغفرۃ ظاہرۃ وباطنۃ لا تغادر ذنبا اللہم احفظہ فی ولدہ وفی روایۃ واجعل الخلافۃ باقیۃ
فی عقبہ ترجمہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عباس کو
جب صبح ہو پیر کے دن کی تو تو آئیو میرے پاس اور تیرا بیٹا تاکہ دعا کروں تمہارے لیے ایسی دعا کہ اوس سے
فائدہ کرے خدا تیرا اور تیرے بیٹے کا پھر صبح کی عباس نے [illegible]

عن عائشة قالت خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم غداة وعليه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن
بن علي فادخله ثم جاء الحسين فادخله ثم جاءت فاطمة فادخلها ثم جاء علي فادخله ثم قال انما يريد الله
ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا
کہ باہر آئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کو اوڑھے ہوئے ایک کملی کہ اوس پر سیاہ بالون کے
نقش تھے پھر آئے حسن تو لے لیا اونکو پھر آئے حسین تو لے لیا اونکو پھر آئین فاطمہ تو لے لیا
اونکو پھر آئے علی تو لے لیا اونکو یعنی کملی کے اندر پھر فرمایا کہ اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے
گندگی اے اہلبیت اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے ف کلام اللہ مین اللہ تعالیٰ نے حضرت کی
بی بیون اور گھر والون کے حق مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندی باتین
اے گھر والو اور پاک کرے تمکو ستھرائی سے اس آیت سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ آیت صرف حضرت کی
بی بیون کے حق مین ہے سو حضرت نے امام حسن اور امام حسین اور علی مرتضیٰ اور بی بی فاطمہ کو
ایک کملی مین اپنی گود مین لیکر یہ آیت پڑھی تو مطلب یہ تھا کہ انکے حق مین یہ دعا بھی ہو جاوے اور
لوگ سمجھ لین کہ اس آیت کے حکم مین یہ پانچون شخص بھی شامل ہین صرف بی بیان نہین اخرج
مسلم عن سعد بن ابي وقاص قال لما نزلت هذه الآية ندع ابناءنا وابناءكم ونساءنا ونساءكم وانفسنا وانفسكم
ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عليا وفاطمة وحسنا وحسينا
فقال اللهم هؤلاء اهل بيتي ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ جب یہ آیت اوتری کہ
ندع ابناءنا وابناءکم الخ بلایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی اور فاطمہ اور حسنین کو پھر فرمایا کہ خدایا
یہ میرے اہلبیت ہین ف نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بتاتے تھے جب خدا تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا
کہ حضرت عیسیٰ بندے ہین اور جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو بے ماں باپ کے صرف اپنے حکم سے پیدا کیا تھا
ویسے ہی حضرت عیسیٰ کو بھی بے باپ پیدا کیا نصاریٰ نے نہ مانا اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
جانا کہ انکا مذہب غلط ہے اور اپنا مذہب سچا جانا تب یہ آیت اوتری سورۂ آل عمران مین خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ
اے پیغمبر تو ان نصاریٰ سے کہہ کہ ہم اپنے بیٹون کو بلاوین اور تم اپنے بیٹون کو بلاؤ اور ہم اپنے یہان کی عورتون
کو بلاوین اور تم اپنے یہان کی عورتون کو بلاؤ اور ہم آپ ہون اور تم آپ ہو اور سب ملکر جھوٹون پر
بددعا کرین تو جب یہ آیت نازل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی مرتضیٰ کو اور بی بی فاطمہ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام حسینؑ کے شہید ہونے سے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کو کمال تشویش ہوئی اور گھبرا گئے اور یہاں جو حضرت امام پر رنج و تکلیف ہوئی اوسکا حال دریافت کرکے عالم ارواح میں حضرت کو رنج ہوا اور مغموم ہوئے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ جب امام علیہ السلام کا حال سنے تو افسوس کرے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھے اور جانے کہ عبید اللہ ابن زیاد اور عمر بن سعد اور شمر اور خولی وغیرہ مردودوں نے باجازت یزید پلید کے حضرت امام کو رنج پہونچایا نہایت بری حرکت کی مسلمان کو لازم ہے کہ ایسی حرکت نکرے جسمیں حضرت کو اور حضرت کے اہلبیت کو دنیا میں یا آخرت میں رنج پہونچے تو اب اس واقعہ کربلا کی ہر سال نقل کرنا گویا حضرت کی روح کو ہر سال رنج پہونچانا ہے اخرج الترمذی عن اسامۃ بن زید انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسن والحسین ہذان ابنای وابنا ابنتی اللھم انی احبھما فاحبھما واحب من یحبھما ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ اسامہ زید کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کے حق میں فرمایا کہ یہ دو میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں الٰہی میں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو سو تو بھی دوست رکھ انکو اور دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے انکو اخرج الترمذی عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ہذہ اللیلۃ استاذن ربہ ان یسلم علی ویبشرنی بان فاطمۃ سیدۃ نساء اہل الجنۃ وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ فرشتہ کہ نہ اوترا زمین پر کبھی اس رات سے پہلے اجازت مانگی اسنے اپنے رب سے کہ مجھکو سلام کرے اور خوشخبری دے اس بات کی کہ بی بی فاطمہؓ سردار ہیں بہشت کی سب عورتوں کی اور یہ کہ حسنؑ اور حسینؑ دونوں سردار ہیں بہشت کے جوانوں کے اخرج الترمذی عن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے حق میں کہ میں لڑوں اوس سے جو لڑے انسے اور صلح کروں اوس سے جو صلح کرے انسے اخرج مسلم

یعنی رستی کرسارے سب جری ہو وحشتوں میں مسلمانوں کی ف جیسا کہ ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت
امام حسن نے خلافت حضرت معاویہ کو سپرد کی تو مسلمانوں میں صلح ہو گئی اور لڑائی ہونے سے بازی

اخرج الترمذی عن یعلی بن مرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسین منی وانا من حسین
احب اللہ من احب حسینا حسین سبط من الاسباط ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ یعلی بن مرہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے دوست
رکھے اللہ اوسکو جو دوست رکھے حسین کو حسین ایک سبط ہے سبطوں میں ف سبط
کہتے ہیں اولاد کو اور اسباط حضرت یعقوب کی اولاد کو کہتے ہیں کہ دو بارہ بیٹے تھے اور ہر ایک کی
بہت سی اولاد ہوئی سو فرمایا کہ حسین کا ویسا ہی حال ہے اسمیں اشارہ ہے کہ اونکی نسل جاری ہوگی

اخرج الترمذی عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حامل الحسن بن علی
علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ونعم الراکب هو ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیے ہوئے تھے حسن
ابن علی کو اپنے کاندھے پر سو کہا ایک شخص نے کہ کیا خوب سواری ہے جسپر تو سوار ہوا ہے اوسکے
تو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خوب سوار بھی ہے ف یعنی ایسا مرتبہ اور کسیکا
کاہیکو ہوگا کہ محبوب خدا کے کاندھے پر سوار ہو اخرج احمد عن ابن عباس انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فیما یری النائم ذات یوم نصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم فقلت بابی انت وامی
ما هذا قال هذا دم الحسین واصحابه لم ازل التقطه منذ الیوم فاحصی ذلک الوقت فاجد قتل ذلک الوقت
ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھتا ہے سونے والا ایکدن دوپہر کو بال پریشان غبار آلودہ اونکے
ہاتھ میں ایک شیشہ کہ اوسمیں خون ہے تو میں نے عرض کیا کہ صدقے تجھ پر میری ماں اور میرا
باپ یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ خون ہے حسین کا اور اوسکے یاروں کا چنتا ہوں میں اسکو آج کے
شروع دن سے ابن عباس نے کہا سو شمار کرتا ہوں میں اوسدن کو کہ پاؤں قتل اوسدن
یہ خواب ابن عباس نے کربلا کی لڑائی سے پہلے دیکھا تھا سو وہ آرزومند تھے کہ اگر میں
اوسوقت میں ہوں تو میں بھی امام حسین کے ساتھ شہید ہوں تو اوسوقت کے منتظر رہا کرتے تھے

وآلہ وسلم یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اہل الجنۃ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اے فاطمہؓ کیا تو خوش نہو وے جو تو سردار ہو وے بہشت کی سب عورتوں کی
ف یعنی اے فاطمہؓ تو سب بہشت کی عورتوں کی سردار ہے سو تو خوش ہو اخرج الترمذی
عن عائشۃ قالت کان احب الناس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمۃ ترجمہ
ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ سب آدمیوں سے زیادہ دوست تھیں رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بی بی فاطمہ اخرج الشیخان عن البراء قال رایت النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم والحسن بن علی علی عاتقہ یقول اللہم انی احبہ فاحبہ ترجمہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ براء نے نقل کیا کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
اور علی کے بیٹے حسن اونکے کاندھے پر تھے فرماتے تھے نبی کہ اے اللہ میں چاہتا ہوں اسکو
سو تو بھی دوست رکھ اسکو اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال خرجت مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی اتی خباء فاطمۃ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی
حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منہما صاحبہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اللہم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا
کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ میں نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھوڑے سے
دن میں جب آئے فاطمہؓ کے ڈیرے میں تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے یعنی حسن یہ فرمایا دو بار تو
دیر نکی کہ آئے حسن دوڑتے یہانتک کہ گردن میں باہیں ڈالیں ہر ایک نے اون دونوں
میں سے اپنے صاحب کے پھر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خدایا میں محبت رکھتا
ہوں اس سے تو تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اوس سے جو شخص محبت رکھے اس سے
البخاری عن ابی بکرۃ قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر والحسن بن
علی ابن ابی طالب الی جنبہ وہو یقبل علی الناس مرۃ وعلیہ اخری ویقول ان ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ
بین فئتین عظیمتین من المسلمین ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن ابن علی اونکے پہلو پر تھے اور رسول خدا متوجہ ہوتے تھے
ف ایک دفعہ اور حسن پر دوسری بار اور فرماتے تھے کہ یہ میرا بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ

وآلہ وسلم کے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑے تھے سو جبریل نے کہا کہ جیسا تم بدر والے صحابون کو سب سے
افضل جانتے ہو ویسے ہی ہم سب فرشتے فرشتون مین سے اون فرشتون کو اچھا اور افضل جانتے ہین
جو بدر مین حاضر ہوے تھے اخرج مسلم عن حفصة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لارجو ان
لا یدخل النار ان شاء اللہ تعالیٰ احد شہد بدرا والحدیبیة ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی حفصہ عمرؓ کی بیٹی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھکو
امید ہے کہ نہ داخل ہوگا آگ میں ان شاء اللہ تعالیٰ جو شخص موجود ہوا بدر اور حدیبیہ کی لڑائی مین ف بدر
اور حدیبیہ مکانون کے نام ہیں جہان کافروں پر جہاد ہوے اور اس مقام پر کلمہ ان شاء اللہ تعالیٰ یا د باادب
تبرکاً حضرتؐ نے فرمایا اخرج الشیخان عن جابر قال کنا یوم الحدیبیة الفا واربع مائة قال لنا النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتم الیوم خیر اہل الارض ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل
کیا کہ حدیبیہ کی لڑائی کے روز ہم ایک ہزار چار سو اصحاب تھے ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ آج تم بہتر ہو سب زمین والون سے ف یہ تیرہ حدیثین جو لکھی ہوچکین مشکوٰۃ کے
باب جامع المناقب مین لکھی ہین یعنی جتنے آدمی زمین پر ہین کسیکا ایسا مرتبہ نہین جیسا مرتبہ
اون اصحابون کا ہے بہتر الغرض ان آیتوں اور حدیثون سے جو مذکور ہوئیں بخوبی ثابت ہوا کہ حضرتؐ کے
سب اصحاب خواہ مہاجر خواہ انصار سب مسلمانون سے بہتر اور افضل اور اللہ تعالیٰ کے مقبول اور
پیغمبر خدا کے محبوب تھے بالکل جنات اور انسان سے اونکا مرتبہ بہت بڑا ہے پھر اونمین جو لوگ بدر اور
احد اور حدیبیہ وغیرہ کی لڑائیون مین حضرتؐ کے ساتھ جہاد مین شریک تھے اونکا رتبہ افضل ہے پھر
اونسے زیادہ چارون خلیفون کا رتبہ بڑا ہے اور اونمیں حضرت شیخین یعنی حضرت ابو بکر صدیق
اور عمرؓ کا درجہ بڑا ہے اور اون دونوں مین حضرت عبد اللہ ابو بکر کا مرتبہ افضل ہے اب
آگے حضرتؐ کے اہلبیت کا مرتبہ دریافت کیا جاتا ہے اخرج الشیخان عن المسور بن مخرمة ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال فاطمة بضعة منی فمن اغضبہا اغضبنی وفی روایة یریبنی ما ارابہا ترجمہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ مسور نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ
ایک ٹکڑا ہے میرے بدن کا سو جسنے غصہ کیا اوسکو تو غصہ کیا مجھکو بری لگتی ہے مجھکو وہ چیز جو ستاتی
اوسکو اخرج الشیخان عن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

کہ مین وصیت کرتا ہون تمکو انصار کے واسطے کہ وہ میرے پیٹ یعنی راز دار ہین اور میری گٹھری یعنی بھیدی
ہین اونھون نے ادا کیا جو حق اونپر تھا اور باقی رہا جو حق اونکا ہے سو قبول کرو اونکی نیکیون سے اور
درگذر رو اونکی بدیون سے ف یعنی انصار مین سے جس شخص سے کچھ نیکی بن پڑے اوس نیکی کو
قبول کریو اور اوسکو قبول چاہیو اور اونمین سے اگر کسی سے کچھ بدی ہوجاوے اور برا کام ہو پڑے
تو معاف کریو اور درگذر کیجیو اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کسی انصار سے کچھ بدی ہوگئی ہو
تو اوسپر طعن درست نہین اخرج مسلم عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ زید ابن ارقم نے
نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بار خدایا بخشدے انصار کو اور انصار کی اولاد
کو اور انصار کی اولاد کی اولاد کو اخرج الشیخان عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لعل اللہ اطلع علی اہل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد وجبت لکم الجنۃ ترجمہ بخاری
اور مسلم نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اللہ تعالی
خبردار ہوا بدر والون پر سو فرمایا اونکو کہ جو چاہو سو کرو واجب تو ہو ہی چکی تمھارے لیے بہشت ف
یعنی جو اصحاب کہ جنگ بدر مین حضرت کے ساتھ تھے اونکو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تمھارے
واسطے بہشت واجب ہوچکی اب جو چاہو سو کرو یعنی اب اگر کوئی گناہ بھی تم سے ہوجاوے
سو معاف ہے سو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی کو علم تھا اس بات کا کہ اونسے گناہ ایسے نہونگے
کہ دوزخ کے سزاوار یہ لوگ ہووین شاید اس سبب سے انکو اللہ تعالی نے یون فرمادیا غرضکہ اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ بدر کی لڑائی والے صحابہ کا بڑا مرتبہ ہے کہ اونکے گناہ معاف ہین اخرج البخاری
عن رفاعۃ بن رافع قال جاء جبرئیل الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ما تعدون اہل بدر
فیکم قال من افضل المسلمین او کلمۃ نحوہا قال وکذلک من شہد بدرا من الملائکۃ ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ رفاعہ بن رافع نے نقل کیا کہ جبرئیل نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
پاس آکر پوچھا کہ تم کیا جانتے ہو بدر کے لڑائی والے اصحابون کو اپنے بیچ مین فرمایا حضرت نے
کہ سب مسلمانون سے افضل یا فرمائی ایسی بات کہا جبرئیل نے کہ اور ایسے ہی جو فرشتے حاضر ہوئے
بدر کی لڑائی مین فرشتون مین سے ف بدر کی لڑائی مین فرشتے آئے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ

چلیں انصار اور راہ یا گھاٹی پر تو مقرر میں چلوں انصار کی راہ پر اور گھاٹی پر انصار ایسے ہیں جیسے ملل سے
لگا ہوا کپڑا اور سارے لوگ ایسے ہیں جیسا اوپر کا کپڑا ف یعنی انصار کا یہ مرتبہ اور بزرگی ہے کہ خود حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہجرت نہوتی اور میں مہاجرین میں شمار نہوتا تو آپکو انھیں
انصاروں میں سے گنتا اور انھیں کیطرف آپکو نسبت کرتا اور اگر ساری دنیا کی راہ اور ہوجاوے اور
انصار کی اور راہ تو میں انصار ہی کی راہ روش کو اختیار کروں اور انصار میرے ساتھ ایسے ہیں جیسے
استر بدن سے لگا ہوتا ہے کہ اوس سے بدن کو آرام ہوتا ہے اور ساری مخلوق میرے ساتھ ایسی ہے جیسے
چادر وغیرہ اوپر کا کپڑا ہوتا ہے پس اس سے بڑی فضیلت انصار کی پائی گئی اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ
مثل قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی عبد اللہ ورسولہ ہاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم
والممات مماتکم ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
انصار کے حق میں کہ میں بندہ اللہ کا اور اوسکا رسول ہوں ہجرت کی میں نے اللہ کی طرف متوجہ
ہوکر تمھاری طرف زندگی کی جگہ میری زندگی کی جگہ تمھاری ہے اور موت کی جگہ میری موت کی جگہ
تمھاری ہے ف یعنی انصار سے فرمایا کہ میرا تمھارا زیست موت کا ساتھ ہے میں تمکو چھوڑ کر
علیحدہ نہونگا اخرج البخاری عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال للانصار
اللہم انتم احب الناس الی اللہم انتم احب الناس الی اللہم انتم احب الناس الی ترجمہ بخاری نے
ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انصار کو کہ خدا گواہ ہے کہ تم سب
آدمیوں سے زیادہ دوست ہو مجھکو خدا شاہد ہے کہ تم سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو مجھکو خدا
جانتا ہے کہ تم سب آدمیوں سے زیادہ دوست ہو مجھکو اخرج البخاری عن انس قال خرج النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرضہ الذی مات فیہا وقد عصب علی راسہ حاشیۃ برد فصعد المنبر
ولم یصعد بعد ذلک الیوم فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اوصیکم بالانصار فانہم کرشی وعیبتی و
قد قضوا الذی علیہم وبقی الذی لہم فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ باہر نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس
بیماری کی حالت میں جسمیں وفات پائی اور اوسوقت باندھے تھے اپنے سر پر ایک چادر کا
کنارہ تو چڑھے منبر پر کہ بعد اوس دن کے نہ چڑھے سو حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی اللہ پر پھر فرمایا

ہے دونوں بیٹے یعنی حسن اور حسین اور جعفر اور حمزہ اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور
سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد ف جعفر حضرت علی کے بھائی تھے
اور حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تھے اخرج الشیخان عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول اهتز عرش الرحمن بموت سعد بن معاذ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا
کہ میں نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ہل گیا عرش خدا کا بسبب مرنے
سعد ابن معاذ کے ف جو لوگ اللہ کے مقبول ہوا کرتے ہیں اونکو سب مخلوق اللہ تعالی کی سوا
شیطان کے چاہتے ہیں اور سب اونکی تعظیم کرتے ہیں اور جبتک وہ دنیا میں رہیں سب اونکے واسطے
دعا کرتے ہیں اور جب انکی وفات ہوتی ہے تو سب مخلوقات کو غم ہوتا ہے اور جن مکانوں میں اونکی
روح جاکر رہتی ہے وہ مکان اور وہاں کے فرشتے خوشی کرتے ہیں کہ یہ مقبول شخص ہمارے پاس آیا تو
جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی اونکی روح عرش معلی کو پہونچی تو عرش خوشی میں آیا اونکی
روح کا استقبال کرنے کو ہلا اخرج الشیخان عن البراء بن عازب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یقول للانصار لا یحبہم الا مومن ولا یبغضہم الا منافق فمن احبہم احبہ اللہ ومن
ابغضہم ابغضہ اللہ ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ عازب کے بیٹے براء نے نقل کیا کہ سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے انصار کے حق میں کہ اونکو دوست وہی رکھیگا جو
مومن ہوگا اور اونسے بغض وہی رکھیگا جو دل میں اپنے کفر رکھتا ہوگا سو جو کوئی محبت رکھے اونسے
محبت رکھے اوس سے اللہ اور جو کوئی اونسے بغض رکھے اللہ اوس سے بغض رکھے ف حضرت نے انصار کی
محبت ایمان کی نشانی بتائی اور اونکی عداوت کفر کی علامت فرمائی اور انصار کے دوستوں کو دعا دی
اور جو اونسے بغض رکھے اوسکو بددعا دی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انصار سے محبت رکھنے والے لوگ
مومن ہیں اللہ کے محبوب اور انصار سے بغض رکھنے والے منافق ہیں کہ ظاہر میں اپکو مسلمان کہتے ہیں اور
حقیقت میں کافر ہیں خدا کے مغضوب اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لولا الہجرۃ لکنت امرأ من الانصار ولو سلک الناس وادیا وشعبا وسلکت الانصار وادیا او شعبا لسلکت وادی الانصار
وشعبہا الانصار شعار والناس دثار ترجمہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ اگر نہوتی ہجرت تو میں ہوتا ایک شخص انصار میں سے اور اگر چلیں سب لوگ ایک راہ پر یا گھاٹی پر اور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ابوبکر فی الجنۃ و عمر فی الجنۃ و عثمان فی الجنۃ و علی فی الجنۃ و طلحۃ فی الجنۃ والزبیر فی الجنۃ و عبدالرحمن بن عوف فی الجنۃ و سعد بن ابی وقاص فی الجنۃ و سعید بن زید فی الجنۃ وابوعبیدۃ بن الجراح فی الجنۃ **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ عبدالرحمن بن عوف نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر جنت مین اور عمر جنت میں اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبدالرحمن بن عوف جنت میں اور سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید جنت مین اور ابوعبیدہ بن جراح جنت مین **ف** یہ بارہ حدیثین جو اوپر ہوچکین مشکوۃ کے باب مناقب عشرہ مین لکھی ہین یعنی یہ دسون اصحاب ایسے ہین کہ انکے بہشتی ہونے مین کچھ شک وشبہ نہین اخرج الترمذی عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبہم قیل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمہم لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلاثا وابوذر والمقداد وسلمان امرنی بحبہم واخبرنی انہ یحبہم **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ بریدہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خداے تبارک وتعالے نے حکم کیا مجکو چار کی دوستی رکھنے کا اور بتایا مجکو کہ وہ یعنی اللہ دوست رکھتا ہے اونکو لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام بتاؤ اونکے فرمایا علی اونھیں مین سے ہے یہ کہتے رہے تین بار اور ابوذر اور مقداد اور سلمان حکم کیا مجکو انکی دوستی کا اور مجکو خبر دی کہ وہ دوست رکھتا ہے **الکوف** یعنی اللہ تعالی نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ مین ان چاروں شخصون کو چاہتا ہوں اور تم بھی انکی محبت اپنے دل مین رکھو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے کہ خود اللہ تعالی انکی محبت رکھتا ہے اور اپنے حبیب کو اونکی محبت رکھنے کا حکم دیا اخرج الترمذی عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لکل نبی سبعۃ نجباء رفقاء واعطیت انا اربعۃ عشر قلنا من ہم قال انا وابنای وجعفر و حمزۃ وابوبکر و عمر و مصعب ابن عمیر وبلال و سلمان و عمار و عبداللہ بن مسعود وابوذر والمقداد **ترجمہ** ترمذی نے ذکر کیا کہ علی ابن ابی طالب نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے واسطے سات اشراف نگہبان ہوتے ہین اور مجکو ملے چودہ ہمنے عرض کیا کہ وہ کون ہین فرمایا کہ مین یعنے علی اور

کہ اللہ تیرے باپ کو جنت کی سلسبیل نہر سے پانی پلاوے اور عبد الرحمن بن عوف نے دیے تھے الا
مسلمانون کی ماؤن کو ایک باغ کہ وہ بکا چالیس ہزار کو وقت عورتون کا مقدمہ بہت نازک
ہوتا ہے خصوصًا ذرا بات مین رنجیدہ اور ناخوش ہو جاتی ہین خصوصًا پردہ نشین بی بیون کے
واسطے ہر وقت خادم اور خدمتگار اور سرانجام کار کا گھر مین موجود چاہیے بالخصوص اوسوقت
مین نہایت مشکل ہے کہ ظاہر مین کچھ وجہ معاش کی نہو اسواسطے حضرت کو اپنی بی بیون کے مقدمہ
مین اندیشہ رہتا تھا کہ میرے بعد انکا کیا حال ہوگا انکی خاطرداری اور برداشت اور انکا کام خدمت
کون کریگا مگر ہان جو شخص نہایت صبر کرنیوالا ہے اونکی برداشت کرے اور محنت اور مشقت اپنے اوپر
گوارا کرے اور سچا دیندار ہوئے مال کو اپنے اللہ کی راہ مین خرچ کرتا ہو سو بعد حضرت کے
بی بی عائشہؓ نے ابو سلمہ سے کہا کہ تیرا باپ عبد الرحمن ہمارے ساتھ سلوک سے پیش آیا اوسکو
اللہ بہشت کی نہر کا پانی پلاوے کہ اوسنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بیون کے
ساتھ بڑا سلوک کیا کہ انکو ایک باغ دیا کہ وہ چالیس ہزار کو بکا شاید چالیس ہزار اشرفی کو
یا چالیس ہزار درم کو کہ اوسکے دس ہزار یا پانسو روپیہ ہوتے ہین اخرج البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ
قال ما احد احق بہذا الامر من ہولاء النفر الذین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وہو عنہم راض فسمی علیا وعثمان والزبیر وطلحۃ وسعد وعبد الرحمن بن عوف ترجمہ
بخاری نے ذکر کیا کہ فرمایا عمرؓ نے کہ کوئی نہین لیاقت دار زیادہ اس کام کا اون لوگون سے
کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ اون سے راضی تھے پھر نام لیے انکے
کہ علیؓ اور عثمانؓ اور زبیرؓ اور طلحہؓ اور سعدؓ ابن ابی وقاص اور عبد الرحمنؓ بن عوف
جب عمرؓ کی وفات قریب ہوئی تب اونھون نے فرمایا کہ اس خلافت کی لیاقت اون لوگون سے
زیادہ کسی مین نہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زندگی مین وفات کے وقت تک انسے
راضی رہے اور وہ یہ چھ شخص ہین جنکے نام لیے سو انھین مین سے کسیکو خلیفہ میرے بعد کرلو
چنانچہ اس سبب سے حضرت علیؓ اور اصحابون نے مشورہ کرکے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کیا
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چھ شخصون کا بعد حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بڑا مرتبہ تھا
حضرت کے نزدیک بھی اور اصحابون کے نزدیک بھی اخرج الترمذی عن عبد الرحمن ابن عوف ان النبی

ابو عبیدہ بن الجراح ہے اخرج مسلم عن ابی ملیکۃ قال سمعت عائشۃ وسئلت من کان
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مستخلفا لو استخلفہ قالت ابو بکر فقیل ثم من بعد ابی بکر
قالت عمر فقیل من بعد عمر قالت ابو عبیدۃ بن الجراح ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابی ملیکہ نے نقل کیا
کہ مین نے سنا بی بی عائشہؓ سے جب اونسے لوگون نے پوچھا کون ایسا تھا کہ اوسکو خلیفہ کرتے
اپنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر خلیفہ کرتے تو فرمایا بی بی عائشہ نے کہ ابو بکر کو پھر پوچھا
گیا کہ بعد ابو بکر کے کسکو فرمایا عمر کو پھر پوچھا گیا بعد عمر کے فرمایا کہ ابو عبیدہ بن الجراح کو اخرج الشیخان
عن علی قال ما سمعت النبی صلعم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول یوم
احد یا سعد ارم فداک ابی وامی ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ علیؓ نے نقل کیا کہ مین نے
نہ سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا ہو اپنے مان باپ کو کسیکے واسطے مگر سعد بن مالک
کیواسطے سو یون ہوا کہ مین نے سنا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے دن فرماتے تھے کہ
ای سعد تیر مار صدقے تجھ پر میرا باپ اور میری مان فـ عرب مین دستور ہے کہ جس سے محبت ہوتی
تو اوسکو کبھی کسی بات مین کہا کرتے ہین کہ فدا تجھ پر میرا باپ یا فدا تجھ پر میری مان سو حضرت
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کسیکو بعضا فرماتے تھے تو فقط ایک لفظ فرماتے تھے کہ فدا
تجھ پر میری مان یا یون فرماتے کہ فدا تجھ پر میرا باپ مگر سعد کے حق مین احد کی لڑائی کے دن یون
فرمایا کہ ای سعد مار تو تیر لگا فدا تجھ پر میرا باپ اور میری مان اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد کو نہایت چاہتے تھے اخرج الترمذی عن عائشۃ ان رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لنسائہ ان امرکن مما یہمنی من بعدی ولن یصبر علیکن الا الصابرون الصدیقون
قالت عائشۃ یعنی المتصدقین ثم قالت عائشۃ لابی سلمۃ بن عبد الرحمن سقی اللہ اباک من
سلسبیل الجنۃ وکان ابن عوف قد تصدق علی امہات المومنین بحدیقۃ بیعت باربعین الفا
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرماتے تھے اپنی بی بیون سے کہ البتہ تمہارا مقدمہ ایسا ہے کہ مجکو اندیشہ مین رکھتا کہ میرے بعد
کیا ہوگا اور ہرگز کوئی برداشت نکر سکیگا تمپر مگر صبر کرنے والے سچے کہا بی بی عائشہؓ نے کہ اس سے
حضرت کی مراد تھی کہ خرچ کرنے والے لوگ پھر کہا بی بی عائشہ نے عبد الرحمن کے بیٹے ابو سلمہ

حق واپس ہووے اور جدھر وہ متوجہ ہو اوسی جانب حق کو متوجہ کر دے اخرج الترمذی عن جابر قال نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی طلحۃ بن عبید اللہ قال من ان ینظر الی شہید یمشی علی وجہ الارض فلینظر الی طلحۃ بن عبید اللہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ جو شخص دیکھا چاہے زمین پر چلتے شہید کی طرف تو دیکھ لے طلحہ بن عبید اللہ کو ف شہید اوسکو کہتے ہیں جو اللہ کا نہایت عاشق اور مشتاق ہو اور اپنا آپا اللہ کی راہ میں فدا کرے اور اللہ کی راہ میں جان دینی سہل جانے بلکہ آرزو کرے سو حضرت طلحہ کا یہی حال تھا سو حضرت نے فرمایا کہ یہ جیتا شہید ہے یعنی ظاہر میں اگرچہ یہ زمین پر چلتا پھرتا ہے مگر حقیقت میں یہ اللہ کی راہ میں جان دیے ہوئے ہے سو ایسا ہی ظاہر میں بھی ہوا کہ طلحہ شہید ہوئے

اخرج الشیخان عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کے صاف باطن مخلص دوست ہوتے ہیں اور میرا صاف باطن دوست زبیر ہے

اغرج الترمذی عن علی قال سمعت اذنی من فی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول طلحۃ والزبیر جاری فی الجنۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میرے کان نے سنا کہ اپنے منہ سے فرمایا تھا کہ طلحہ اور زبیر دونوں میرے ہمسایہ ہونگے بہشت میں اخرج الترمذی

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کان علی حرا و ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحۃ والزبیر فتحرکت الصخرۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اھدا فما علیک الا نبی وصدیق او شہید ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے حرا پہاڑ پر اور ابوبکر و عمر و عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر سو ہلا پتھر تو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ٹھہر رہ تجھ پر تو نبی یا صدیق یا شہید ہیں ف نبی فرمایا اپنے تئیں اور صدیق فرمایا ابوبکر کو اور شہید فرمایا عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر کو اخرج الشیخان عن انس قال

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ ہر امت میں امین ہوتا ہے اور امین اس امت میں

رحم اللہ عثمان تستحیی منہ الملائکۃ رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث دار ترجمہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ خدا رحمت کرے ابوبکر پر
کہ اوسنے نکاح کر دی اپنی بیٹی مجھکو اور سوار کر لیگیا مجھکو ہجرت کے گھر تک اور ساتھ رہا میرے غار میں
اور آزاد کیا بلال کو مول لیکر اپنے مال سے خدا رحمت کرے عمر پر کہ بولتا ہے سچ اگرچہ کڑوا ہی چھوڑا
اوسکو حق گوئی نے کہ کوئی نہیں اوسکا دوست خدا رحمت کرے عثمان پر شرماتے ہیں اوس سے
فرشتے خدا رحمت کرے علی پر خدایا پھیر تو حق کو اوسکے ساتھ جدھر وہ پھرے **ف** ابوبکر نے
اللہ رسول کے کاموں میں اپنی آبرو اور جان و مال سے دریغ نکیا چنانچہ بی بی عائشہ اپنی بیٹی پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی صرف پیغمبری کے لحاظ سے اور مال کا لحاظ نکیا اور جب مکہ کے
کافروں نے زور باندھا اور حضرت کو اور اصحابوں کو ایذا دینے لگے اللہ تعالے کے حکم کے
بموجب چھپکر مدینہ کو چلے کچھ دور ابوبکر صدیق نے اپنی پیٹھ پر حضرت کو چڑھایا اور اپنے پاؤں کی
اونگلیوں کے بل لیگئے تا کہ پاؤں کا نشان زمین پر نہ پڑے اور پہاڑ کے غار میں پہلے اندھیرے
میں آپ جاکر غار کو صاف کیا اوسمیں ایک سوراخ تھا اوسمیں اپنا انگوٹھا دیا اور حضرت کو ساتھ لیکر
وہاں رہے وہاں ایک سانپ نے اوس انگوٹھے میں کاٹا پھر وہاں پر ایک اونٹ موجود کیا
کہ اوسپر حضرت سوار ہو کر مدینہ کو تشریف لیگئے اور بلال ایک کافر کے غلام تھے ابوبکر نے دہزار
اشرفیاں اور کچھ زیادہ اور ایک اور غلام بدلے میں دیکر اونکو اوس سے مول لیا اور آزاد کر دیا
کہ وہ حضرت کی خدمت میں رہتے تھے سو حضرت نے ابوبکر کی یہ تعریفیں بیان کیں اور دعا مانگی کہ خدا
اونپر رحم کرے پھر فرمایا کہ عمر سچ بولتا ہے باوجودیکہ سچ بولنا اکثر لوگوں کو برا لگتا ہے اور کڑوا معلوم
ہوتا ہے مگر وہ اسقدر سچ بولتا ہے کہ سچ کہنے کے سبب لوگوں نے اوسکو ترک کر دیا اور کوئی اوسکا
دوست نرہا اوسپر بھی اللہ ہی رحم کرے اور عثمان کا یہ حال ہے کہ اوسکی شرم کا حال دیکھکر
فرشتے بھی اوس سے شرماتے ہیں یعنی اس مقدمہ میں فرشتوں پر بھی اونکو برتری ہے چنانچہ
کسی نے کبھی حضرت عثمان کا بدن کھلا ہوا نہ دیکھا اور جو اونھوں نے اپنا بدن ناف سے
نیچے زانو تک شرم سے نہ دیکھا سو حضرت نے فرمایا کہ اونپر بھی خدا رحمت کرے اور علی پر خدا
رحم کرے کہ اوسکے وقت میں لوگ کئی طرح پر ہونگے سوای اللہ جسطرف علی ہو اوسیطرف

کون شخص حضرت کا جانشین ہو کہ مسلمانون کا بندوبست کرے اور ہر امر مین حکم کرے سو خود
حضرت سے پوچھا کہ آپ کے بعد ہم کسکو امیر کرین حضرت نے تین شخص کا نام لیکر ہر ایک کا حال
بیان کیا اور فرمایا کہ اگر تم ابوبکرؓ کو میرے بعد اپنا امیر بناؤ تو وہ امانت داری کریگا کہ لوگون کے حق
واجبی ادا کریگا اور محض دینداری کا خاطر رکھیگا دنیا کی طرف متوجہ نہوگا اور اپنا کچھ فائدہ
سوا ثواب کے اور اللہ کی رضامندی کے اوسکو منظور نہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابوبکر صدیق اپنی
خلافت کے وقت مین آپ کپڑا بنا کرتے تھے اور لوگون کا انصاف کرتے تھے اور اس خلافت
اونکو یہی مقصود تھا کہ آخرت مین ثواب زیادہ ملے پھر فرمایا اگر عمرؓ کو تم اپنا امیر بناؤ میرے بعد تو وہ
مضبوط اور زبردست اور قوی ہے کہ ٹھیک کام مین ہمیشہ رہیگا اور دست اندازی کریگا اور
دل پر اوسکے خوف نہ آویگا اور امانت دار ہے کہ امت کے حقوق واجبی ادا کریگا اور
ایسا دیندار آدمی ہے کہ اللہ کے کام مین کسیکے برا کہنے سے نہین ڈرتا کوئی کچھ کہا کرے وہ اللہ کے
کام مین کسیکے برا ماننے کا اور اپنی ہجو و مذمت کا لحاظ نہین کرتا چنانچہ فی الحقیقت ایسا ہی
ظاہر ہوا کہ عمرؓ کے وقت مین کسیکا خوف نرہا اور سیکڑون ملک فتح ہوے اور اسلام
رائج ہوا اور حقوق سب مسلمانون کے واجبی ادا ہوے پھر فرمایا کہ اگر علیؓ کو تم اپنا امیر بناؤ تو
وہ ایسا مرد ہے کہ سیدھی راہ پر ہے اور تم سبکو سیدھی راہ پر چلاویگا اور سیدھی راہ بتاویگا
مگر مجھکو معلوم نہین ہوتا کہ تم میرے بعد علیؓ کو اپنا امیر بناؤ شاید اسواسطے فرمایا کہ علیؓ کی عمر
بنسبت ابوبکر و عمرؓ کے کم تھی اور دستور ہے کہ لوگ زیادہ عمر والے کو اکثر اپنا امیر اور حاکم بناتے
ہین چنانچہ جس روز پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی اوس روز علیؓ کی عمر
تینتیس برس کی تھی اور حضرت ابوبکرؓ کی اکسٹھ برس کی اور حضرت عمرؓ کی پچاس برس
کی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی سے معلوم ہوا ہو کہ لوگ میرے بعد علیؓ کو حاکم اور
اپنا بلافصل نہ بناوینگے یا یہ سبب ہو کہ علیؓ کو تالیف قلب کی ہو غرض کہ اس حدیث سے بھی ابوبکرؓ
و عمرؓ و علیؓ کی مدح اور خوبیان صاف بخوبی معلوم ہوتی ہین اخرج الترمذی عن علیؓ قال قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رحم اللہ ابابکر زوجنی ابنتہ وحملنی الی دار الہجرۃ وصحبنی [illegible]
واعتق بلالا من مالہ رحم اللہ عمر یقول الحق وان کان مرا ترکہ الحق [illegible]

جمع کر کے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور علی کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے فرمایا کہ بموجب آیت النبی اولی بالمومنین من انفسہم کیا سب مسلمانوں کی جان سے زیادہ میں اونکا دوست نہیں ہوں اصحابوں نے عرض کیا کہ ہاں سچ ہے کہ تم سب مسلمانوں کی جان سے زیادہ دوست ہو پھر ناس کرکے کہا کیا میں ہر مومن کو اونکی جان سے زیادہ دوست نہیں ہوں اصحابوں نے عرض کیا کہ ہاں سچ ہے جب سب نے اس بات کا اقرار کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کو عرض کیا جیسے میری دوستی کا مسلمانوں کو تونے حکم کیا ویسا ہی ہر مسلمان علی کو بھی دوست رکھے اور جو علی سے دوستی رکھے اوس سے تو بھی دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی رکھے اوس سے تو بھی دشمنی رکھ بعد اس خطبہ کے عمر نے علی سے ملاقات کر علی کو مبارکباد دی اور فرمایا کہ اے علی میری عمر تاں تک کہ ہمیشہ ہر مسلمان پر خواہ مرد ہو خواہ عورت سب پر واجب ہو گیا کہ تیری دوستی رکھیں پس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کو جیسے پیغمبر کی دوستی اپنی جان سے زیادہ چاہیے یعنی پیغمبر کے حکم بجالانے کو اپنی جان سے زیادہ مقدم سمجھے ویسی ہی علی کی دوستی اپنی جان سے زیادہ مقدم رکھے اور کبھی اس محبت میں فرق نہ آوے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ علی کی سچی تعریف اور مدح سے تو خوش ہو جیسے عمر خوش ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد دی تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو علی سے محبت رکھے وہ خدا کا دوست ہے اور جو علی سے عداوت رکھے وہ خدا کا دشمن ہے اخرج احمد عن علی قال قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یومر بعدک قال ان یومروا ابابکر تجدوہ امینا زاہدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ وان یومروا عمر تجدوہ قویا امینا لایخاف فی اللہ لومۃ لائم وان یومروا علیا ولا اریکم فاعلین تجدوہ ہادیا مہدیا یاخذ بکم الطریق المستقیم ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسکو ہم امیر کریں تمہارے بعد فرمایا اگر تم حاکم کرو ابوبکر کو پاؤ گے اوسکو امانت دار متوجہ نہونے والا دنیا میں اور رغبت رکھتا ہو آخرت میں اور اگر امیر کرو تم عمر کو پاؤ گے تم اوسکو زبردست امانت دار کہ نہیں ڈرتا اللہ کے کام میں برا کہنے سے کسی برا کہنے والے کے اور اگر حاکم کرو علی کو مگر نہیں دیکھتا میں تمکو کہ تم کرو تو پاؤ گے اوسکو سیدھی راہ بتلانے والا سیدھی راہ پر چلا ہوا لیجاویگا تمکو سیدھی مضبوط راہ پر ف اصحابوں کو تردد ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

جسکو چاہینگے دوزخ مین ڈالینگے اور مشکلکشا ہین اور جسکو چاہتے ہین علی سے اسطرح
سمجھ لیتے تھے پر یہ کام کرے اوس سے حساب کتاب نہوگا وہ قطعاً بہشتی ہی سو خود حضرت
علی نے فرمایا کہ دونون طرف کے شخص تباہی مین آگئے اور اونکا ایمان تباہ ہوگیا کہ میرے
مرتبہ سے گھٹا کر یا زیادہ بڑھا کر اور جو سچا مرتبہ تھا کہ حضرت علی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
اصحاب سے تھے اور اللہ کے مقبول تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب تھے سوا اس
مرتبہ مین کمی بیشی کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خارجیون اور رافضیون دونون کا ایمان
تباہ ہوا اور اہل سنت کا عقیدہ خود حضرت کے فرمودے کے بموجب درست رہا اخرج احمد عن البراء
بن عازب وزید ابن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما نزل بغدیر خم اخذ بید علی
فقال الستم تعلمون انی اولی بالمومنین من انفسہم قالوا بلی فقال الستم تعلمون انی اولی بکل مومن
من نفسہ قالوا بلی فقال اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ فلقیہ
عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئا یا ابن ابی طالب اصبحت وامسیت مولی کل مومن ومومنۃ ترجمہ
امام احمد نے ذکر کیا کہ براء ابن عازب اور ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جب اترے غدیر خم مین پکڑا ہاتھ علی رضی اللہ تعالی عنہ کا پھر لوگون سے فرمایا کہ کیا نہین جانتے
ہو تم کہ مین زیادہ دوست ہون مسلمانون کا اونکی جانون سے بولے سچ ہی پھر فرمایا کہ کیا نہین
جانتے ہو کہ مین زیادہ دوست ہون ہر مومن کو اوسکی جان سے بولے ہان پھر فرمایا کہ خدایا
جسکا مین ہون دوست تو علی بھی اوسکا دوست ہی الہی دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے
اسکو اور دشمن رکھ اوسکو جو عداوت رکھے علی سے پھر ملے علی رضی اللہ تعالی عنہ سے
عمر رضی اللہ تعالی عنہ بعد اسکے تو کہا مبارک ہو تجکو ای ابی طالب کے بیٹے کہ صبح کی تو نے
اور شام کی تو نے اوس حال مین کہ تو دوست ہی ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کو
ف یہ دونون حدیثین اوپر کی مشکوۃ کے باب مناقب علی رضی اللہ تعالی عنہ مین لکھی ہین
اور غدیر خم ایک مکان ہی کہ وہان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابون کے ساتھ
اترے بعض منافقون نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کے حق مین کچھ برائیان مشہور کین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سبب

اهموا واحبه النصارى حتى انزلوه بالمنزلة التي ليس له ثم قال يهلك في رجلان محب مفرط يقرظني بما ليس في
ومبغض يحمله شنآني على ان يبهتني ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے مجکو فرمایا کہ تجھ میں مشابہت ہے کچھ عیسی علیہ السلام کی کہ بغض کیا یہودیوں نے اونسے
اسقدر کہ بہتان کیا اونکی ماں پر اور دوستی رکھی اونسے نصاری نے اسقدر کہ پہونچایا اونکو ایسے
مرتبہ تک کہ وہ مرتبہ اونکا نہ تھا پھر فرمایا علی نے کہ تباہ ہوینگے میرے مقدمہ میں دو شخص دوست
رکھنے والا حد سے زیادہ کہ مدح کریگا میری ایسی کہ وہ بات مجھ میں نہیں اور بغض رکھنے والا کہ باعث
ہوگی اوسکو عداوت میری اس بات پر کہ بہتان باندھیگا مجھپر ف یعنی عیسی
کا سچا مرتبہ یہی تھا کہ وہ پیغمبر تھے اور بغیر باپ کے خدا کی قدرت سے غیبی روح سے
پیدا ہوئے تھے پھر اونکو نصاری نے حد سے زیادہ دوست رکھا سو اونکو خدا کا بیٹا کہنے لگے
اور اونسے منتیں مرادیں مانگنے لگے اور یہودیوں نے اونسے عداوت رکھی اور اونکی ماں
بی بی مریم پر بہتان باندھا اور اونکو جھوٹا بتایا اور اونکی پیغمبری کا انکار کیا سو ہمارے
حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو فرمایا کہ تمہارا اور عیسی مسیح کا اس مقدمہ میں ایک
حال ہے کہ تمسے بھی بعضے لوگ بغض و عداوت رکھینگے اور تمپر بہتان باندھینگے اور بعضے لوگ
تمسے حد سے زیادہ دوستی رکھینگے اور ایسا مرتبہ تمہارا بیان کرینگے جیسا ہی نہیں چنانچہ ایساہی
ہوا کہ ایک لوگوں نے حضرت علی پر بہتان باندھا کہ یہ مسلمان نہ تھے اور دنیا کے طالب تھے کہ
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بی بی حضرت عائشہ کی ہتک حرمت کی اور انہیں نے
حضرت عثمان کو شہید کروایا اور خلیفہ برحق ابوبکر صدیق سے کئی مہینے تک لڑتے رہے اور ناحق پر
مسلمانوں سے فساد کیے اور پیغمبر کے حمایت سے پھر گئے اور وہ تقیہ کرتے تھے اور اپنا مذہب
چھپاتے تھے ظاہر میں کچھ اور تھے اور باطن میں کچھ اور اور ایک لوگوں نے حضرت علی سے حد سے
زیادہ محبت کی اور ایسا مرتبہ اونکا بیان کیا جو اونمیں وہ نہ تھا مثلا یون کہا کہ پیغمبری اللہ کی طرف سے
پہلے حضرت علی ہی کو اوتری تھی مگر جبرئیل نے پیغمبر کو وحی پہونچادی بلکہ خود خدا تعالی علی کے
بھیس میں تھا اور علی رضی اللہ عنہ کا مرتبہ پیغمبر کے برابر ہے اور یا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر سے
بھی زیادہ اونکا مرتبہ ہے اور روز محشر کو حضرت علی جسکو چاہینگے بہشت کو بھیجینگے اور

رکھنا اوسکے علامت نفاق کی ہی اخرج الترمذی عن زید ابن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال
من کنت مولاہ فعلی مولاہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ارقم کے بیٹے زید نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکا ہوں میں دوست تو علی بھی اوسکا دوست ہے حاصل یعنی جو شخص
مجھسے دوستی اور محبت رکھے اوسکو لازم ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کی بھی دوستی رکھے سبحان اللہ
کیا شان ہے کہ جیسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مسلمان کو رکھنا چاہیے ویسی ہی
علی کی بھی محبت رکھنا چاہیے فرق اتنا ہے کہ وہ پیغمبر تھے اور یہ نہیں اخرج الترمذی عن انس
قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طیر فقال اللہم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل معی
ہذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک چڑیا پکی ہوئی تھی تو دعا کی کہ ای اللہ بھیج میرے پاس
جو زیادہ دوست ہو تیرا سب مخلوق سے کہ وہ کھاوے میرے ساتھ اس چڑیا کو سو آئے علی پھر
کھائی حضرت نے وہ چڑیا اوسکے ساتھ اخرج الترمذی عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انا دار الحکمۃ وعلی بابہا ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ہوں گھر حکمت کا اور علی اوسکا دروازہ ہے اخرج
الترمذی عن ام عطیۃ قالت بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیشا فیہم علی قالت
فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہو رافع یدیہ یقول اللہم لا تمتنی حتی ترینی علیا
ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ بی بی ام عطیہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
بھیجا ایک لشکر اوسمین علی بھی تھے سو میں نے سنا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دونوں
ہاتھ اوٹھائے ہوئے کہتے تھے کہ ای اللہ مجھکو موت نہ دیجیو جبتک نہ دکھلائے تو میرے تئیں علی کو [illegible]
یعنی علی کو خیر و عافیت سے پھیر لاؤ کہ میں اوسکو صحیح وسالم دیکھوں ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی سے کمال محبت تھی اور وہ نہایت مقبول بندے اللہ کے تھے اخرج احمد
عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سب علیا فقد سبنی ترجمہ امام احمد نے
ذکر کیا کہ ام سلمہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے برا کہا علی کو اوسنے
برا کہا مجھکو اخرج احمد عن علی قال قال لی النبی فیک مثل من عیسی ابغضتہ الیہود حتی بہتوا

لرسول اللہ واما لبعضہم معض فہم ولاۃ الامر الذی لعث اللہ بہ نبیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ہو لاء الثلثۃ میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی دیا خواب میں آج کی رات ایک نیک آدمی کہ گویا ابو بکر آ لپٹے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور لپٹے ہیں عمر ابو بکر کو اور لپٹے ہیں عثمان عمر کو کہا جابر نے پھر جب ہم اوٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ہم نے کہا کہ نیک آدمی نے جو دیکھا سو خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور لپٹنا ایک کا دوسرے کو سو وہ لوگ سرانجام کار ہیں اوس کام کے جسواسطے بھیجا ہے اللہ نے اپنے نبی کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا حضرت ابابکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان ذوالنورین نبوت کے کام میں سرانجام کار اور مصروف تھے اور دین کے رواج دینے والے اخرج الشیخان عن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد بن ابی وقاص نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی کو کہ تو میرا ایسا ہے جیسے ہارون تھا موسیٰ کا مگر یہی ہے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر بعد میرے ف یعنی حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا جیسا علاقہ تھا کہ آپس میں بھائی تھے اور عالم کی ہدایت کرنے میں شریک تھے ویسے ہی اے علی تم میرے ہو مگر تم میں اور ہارون میں فرق اتنا ہے کہ حضرت ہارون نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اگر اور بھی کوئی پیغمبر ہوتا تو تم میں اور ہارون میں کچھ فرق نہ تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی میں استعداد اور لیاقت پیغمبری کی بالقوہ تھی جیسے حضرت عمر میں اس حدیث سے کوئی شخص تقدیم وتاخیر خلافت کا مضمون نہ سمجھے اسواسطے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں حضرت موسیٰ سے چالیس برس پہلے انکی وفات ہوئی تھی اخرج مسلم عن زر بن حبیش قال قال علی والذی فلق الحبۃ وبرا النسمۃ انہ لعہد النبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی ان لا یحبنی الا مومن ولا یبغضنی الا منافق ترجمہ مسلم نے ذکر کیا زر بن حبیش نے نقل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اوسکی جسنے چیر نکالا دانہ اور پیدا کیا خلق کو سو تحقیق مجھسے قول کیا نبی امی نے کہ مجھکو دوست وہی رکھیگا جو مسلمان ہوگا اور دشمن وہی رکھیگا جو منافق ہوگا ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ علی کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور بغض

مشکوۃ کے باب مناقب عثمان میں لکھا ہے کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ کعب کے بیٹے مرہ نے نقل
کیا کہ میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب وہ ذکر کرتے تھے فسادوں کا سو نزدیک
بتلایا اون فسادوں کو پھر نکلا ایک مرد سر پر اوڑھے ہوئے کپڑا تو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ یہ شخص اوس دن نیک راہ پر ہوگا سو میں اوٹھ گیا اوسکی طرف تو معلوم
ہوا کہ وہ عثمان بن عفان تھے کہا کہ پھر سامنے کیا میں نے منھ عثمان کا اور پوچھا میں نے
کہ یہ شخص ہے فرمایا ہاں ف یعنی ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابوں کے
روبرو آیندہ کا حال بیان کرتے تھے کہ آیندہ کو امت میں ایسے ایسے فساد ہونگے اتنے میں
حضرت عثمان اوس راہ ہو کر نکلے تو حضرت نے اونکی طرف بتلا کر فرمایا کہ یہ شخص اون فسادوں کے
وقت میں راہ پر یعنی حق پر ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ بعد حضرت کے جو کچھ قصہ فساد ہوا حضرت
عثمان کے وقت تک اوسمیں جو حضرت عثمانؓ کا رویہ تھا وہی حق تھا خصوصاً جسمیں حضرت
عثمان شہید ہوے اوس فساد میں حضرت عثمانؓ حق پر تھے اور بلوے والے ناحق پر کہ عثمان
کو شہید کیا اخرج البخاری عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صعد احدا
وابوبکر و عمر و عثمان فرجف بہم فضربہ برجلہ فقال اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ہولاء الثلثہ میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑھے احد پر اور ابوبکر اور عمر اور عثمان سو ہلا وہ پہاڑ انکے
سبب تو مارا اوسکو حضرت نے اپنے پانوں سے پھر فرمایا ٹھہر رہ اے احد تیرے اوپر تو صرف ایک نبی
اور ایک صدیق اور دو شہید ہیں ف شہید اوسکو کہتے ہیں کہ جو اللہ کا نہایت عاشق ہو
اور اللہ کے دیدار کے شوق میں اور اللہ کی رضامندی کے واسطے اللہ کی راہ میں اپنا مرنا
نہایت سہل جانے بلکہ آرزو رکھے جو حضرت نے عمرؓ اور عثمانؓ کو شہید فرمایا چنانچہ بعد
حضرت کے یہ دونوں ظاہر میں بھی شہید ہوئے اور ابوبکر کو صدیق فرمایا اور صدیق کا مرتبہ بعد پیغمبر کے
مرتبے کے ہی اور صدیق سے اونچا سواے پیغمبر کے کسی کا مرتبہ نہیں اخرج ابوداؤد عن جابر
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابوبکر نیط برسول اللہ
ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ قلنا اما الرجل الصالح

سرکت تک میری زندگی ہے تم میں تو متابعت اور پیروی کیجیو اونکی جو میرے بعد ہونگے ابوبکر اور عمرؓ غرض
یہ حضرت نے لوگوں سے فرمایا کہ بعد میرے ابوبکر اور عمر کی راہ پر چلیو اور کہا مانیو تو اس سے معلوم
ہوا کہ حضرت دین کے کام میں اور سیاست کے مقدمہ میں امامت کی جرات اور صلاح میں امر
اللہ کا مقبول سمجھتے اول دونوں کو مانتے تھے اور ایسا ہی کہا دین بابت تھے اخرج الترمذی عن
طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ عثمان
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا طلحہ عبید اللہ کے بیٹے نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر پیغمبر کا کوئی رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق یعنی
جنت میں عثمان ہے رضی اللہ عنہ یعنی ہر پیغمبر کے ساتھ رفیق ہوا کرتے ہیں کہ دنیا اور آخرت میں ساتھ
ہوتے ہیں سو ایسا رفیق میرا عثمان ہے کہ جنت میں بھی میرے ساتھ ہوگا اخرج احمد عن عبد الرحمن
بن سمرۃ قال اتی عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالف دینار فی کمہ حین جہز جیش العسرۃ
فنثرہا فی حجرہ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقلبہا فی حجرہ ویقول ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم
مرتین ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عثمان میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ سمرہ کے بیٹے
عبد الرحمن نے نقل کیا کہ لائے عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار اشرفی اپنی آستین میں
رکھکر جب سامان درست کرتے تھے حضرت کے لشکر کا سو ڈال دیں وہ اشرفیاں حضرت کی گود میں تو دیکھا
میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پھیرا کرتے تھے اون اشرفیوں کو اپنی گود میں اور فرماتے تھے
کہ ضرر کرے عثمان کو جو کچھ کرے وہ آج کے بعد اور یہ فرمایا دو بار رضی اللہ عنہ یعنی عثمان نے ایسا ایک
کام کیا کہ وہ کام اللہ کے نزدیک ایسا مقبول ہوا کہ حضرت عثمان سے اگر آئندہ کو کوئی گناہ بھی ہو جاوے
تو معاف ہے تو اوس گناہ سے عثمان کو کچھ ضرر نہ ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی گناہ بھی
حضرت عثمان سے ثابت ہو تو بھی حضرت عثمان پر طعن نہیں درست اس واسطے کہ اگر گناہ ہوا ہوگا
تو معاف بھی ہوا ہوگا پھر اوس پر طعن کرنا ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص بیمار ہو کر اچھا ہو گیا ہو پھر کوئی
احمق اوسکو بیمار کہے اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن مرۃ بن کعب قال سمعت من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذکر الفتن فقربہا فمر رجل مقنع فی ثوب فقال ہذا یومئذ علی الہدی فقمت الیہ
فاذا ہو عثمان بن عفان قال فاقبلت علیہ بوجہہ فقلت ہذا قال نعم ترجمہ

وآلہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے
ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے حق عمرؓ کی
زبان پر اور دل پر ف یعنی حضرت عمرؓ کی زبان سے جو بات نکلتی ہے وہ حق ہی ہوتی ہے اور جو بات اونکے دل
مین آتی ہے وہ بھی حق ہی ہوتی ہے اللہ و رسول کی مرضی کے خلاف نہ اونکی زبان سے نکلتا ہے نہ اونکے دل میں
پڑے اخرج فی شرح السنۃ واخرج ابوداود والترمذی وابن ماجۃ عن ابی سعید الخدری قال ان النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان اہل الجنۃ لیتراؤن اہل علیین کما ترون الکوکب الدری فی افق السماء
وان ابابکر وعمر منہم وانعما ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ وعمرؓ مین لکھا ہے کہ شرح السنۃ مین اور ابوداود
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بے شبہ بہشت والے لوگ البتہ دیکھینگے علیین والون کو جیسے تم دیکھتے ہو نہایت چمکتے موتی سے جھلکتے
تارے کو آسمان کے کنارے مین اور مقرر ابوبکرؓ اور عمرؓ علیین والون مین سے ہین اور زیادہ ہوئے ہین ف
یعنی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کا بہشت مین ایسا مرتبہ ہوگا کہ وہ بہشت والے امتی اونکو وہان ایسا دیکھینگے
جیسے چمکتے روشن تارے کو زمین والے دیکھتے ہین بلکہ اس سے بھی زیادہ اونکا مرتبہ بہشتیون مین ہوگا اخرج
ابن ماجۃ عن علیؓ واخرج الترمذی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر وعمر سیدا
کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ وعمرؓ
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ابن ماجہ نے کہ علیؓ نے نقل کیا اور ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ دونون سردار ہینگے عمر رسیدہ بہشتیون اگلون اور پچھلون کے
سوا نبیون اور پیغمبرون کے ف یعنی جو شخص دنیا مین عمر رسیدہ ہو کر مرا اور وہ بہشتی ہوگا تو بہشت مین
ان سب کے سردار حضرت عمرؓ ہونگے تو جب عمر رسیدہ لوگون کے سردار ہوئے تو نوجوانون کے سردار
بدرجہ اولیٰ ہونگے غرضکہ مطلب یہ ہے کہ سب بہشتیون کے سردار یہی دونون ہونگے سوا پیغمبرون کے
حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے برابر کسی کا مرتبہ نہین نہ دنیا مین نہ آخرت مین اخرج الترمذی عن
حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین
من بعدی ابوبکر وعمرؓ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابوبکرؓ و عمرؓ مین لکھا ہے
کہ حذیفہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نہین جانتا

کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہوتا
بعد میرے کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا اخرج الترمذی عن جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس
بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ابوبکر اما انک قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب
عمر میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ عمر نے کہا ابوبکر کو کہ اے سب سے بہتر
بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تو فرمایا ابوبکر نے سن رکھو کہ تم نے تو ایسا کہا پھر البتہ
میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہ چمکا سورج کسی آدمی پر
جو بہتر ہووے عمر سے ف یعنی حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا سوائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے تم سب سے بہتر ہو تب حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو کہا کہ تم مجکو سب سے اچھا بتاتے ہو اور
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ جس آدمی پر کہ سورج
چمکتا ہو یعنے جو آدمی دنیا میں پیدا ہوا عمر سے کوئی بہتر ہوا یعنے حضرت عمر تمام دنیا کے لوگوں سے
بہتر ہیں سوا پیغمبروں کے اخرج الشیخان عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری
یخرج فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم
ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر نے نقل
کیا کہ میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اوس حال
میں کہ میں سوتا تھا مجکو ملا ایک قدح دودھ کا سو میں نے اتنا پیا کہ مجکو معلوم ہوا کہ اوس کی
تازگی نکلتی ہے میرے ناخنوں میں سے پھر میں نے دیا اپنا بچا ہوا خطاب کے بیٹے عمر کو
اصحابوں نے عرض کیا تو کیا تعبیر ہے اسکی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ علم ف یعنی
حضرت نے خواب میں دیکھا کہ قدح بھر دودھ تھا کہ اوس میں سے حضرت نے کچھ پیا اور باقی رہا
سو عمر کو دیا اصحابوں نے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو حضرت نے فرمایا کہ وہ دودھ تھا سو علم تھا کہ
مجھسے جو بچا وہ عمر نے پیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسقدر
علم دین حضرت عمر کو تھا اوسقدر کسیکو نتھا اخرج الترمذی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ

اور اللہ کے یہان کچھ کمی نہین اخرج الترمذی عن عمرؓ قال ابو بکرؓ سیدنا وخیرنا واحبنا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب ابو بکرؓ مین لکھا ہے
کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ نقل کیا عمرؓ نے کہ ابو بکرؓ سردار ہمارے ہین اور بہتر ہمارے اور ہم سب سے
زیادہ دوست ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ف حضرت عمرؓ خود حضرت
ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے وقت مین لوگون کو ترغیب دلانے کو فرماتے تھے کہ پیغمبر جسقدر
جسقدر ابو بکرؓ کو چاہتے ہین اتنا کسیکو نہین چاہتے تو ابو بکرؓ ہم سب کے سردار ہین اور سب سے
بہتر ہین تو اس سے دریافت ہوا کہ حضرت ابو بکرؓ سب امت کے سردار اور سب سے بہتر تھے
اخرج رزین عن عائشۃؓ قالت بینا راس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی حجری فی لیلۃ
صاحیۃ اذ قلت یا رسول اللہ ہل تکون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمرؓ
قلت فاین حسنات ابی بکر قال انما جمیع حسنات عمر کحسنۃ واحدۃ من حسنات ابی بکر ترجمہ
مشکوۃ کے باب مناقب ابو بکرؓ وعمرؓ مین لکھا ہے کہ ذکر کیا رزین نے کہ نقل کیا بی بی عائشہؓ نے
کہ ایسا اتفاق تھا کہ سر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میری گود مین تھا چاندنی رات
مین ناگاہ مین نے کہا اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھلا ہووینگی کسی کی نیکیان
آسمان کے تارون کی گنتی برابر فرمایا ہان عمرؓ کی مین نے کہا کہان گئین نیکیان ابو بکرؓ کی فرمایا
سب نیکیان عمرؓ کی جیسے ایک نیکی ابو بکرؓ کی نیکیون مین سے ہے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لقد من کان فیما قبلکم من الامم محدثون
فان یک فی امتی احد فانہ عمرؓ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمرؓ مین لکھا ہے کہ
بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ البتہ تھے تم مین سے پہلی امتون مین ایسے لوگ جنکو اللہ کی طرف سے الہام ہوتا تھا
اور نیک بات اونکے دلون مین پڑجاتی تھی سو اگر ہوگا میری امت مین کوئی بھی تو وہ عمرؓ ہی
ف یعنی حضرت عمرؓ کا یہ مرتبہ ہے کہ اللہ کی طرف سے اونکے دل مین نیک بات پڑجاتی ہے اخرج الترمذی
عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو کان لعبدی نبی لکان
عمر بن الخطاب ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمرؓ مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا

میرے حکم کے بموجب اور میری مرضی کی جگہ خرچ کر ڈالا تو تب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب مسلمانوں کے سردار حضرت ابوبکرؓ کے احسان ماننے تو اوس سے زیادہ اور کسکا مرتبہ ہو
کہ جو پیغمبرؐ اوسکے شکرگزار تھے پس مسلمانوں پر اونکا احسان ہوا پس کہا اونکی شکرگزاری
کرنی چاہیے اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما لاحد عندنا
ید الا کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت
متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب
ابوبکر میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ نہین ہمپر کسی کا احسان مگر ہمنے بدلا کر دیا اوسکو سواے ابوبکر کے کہ بدلا دیگا اوسکو
اللہ قیامت کے دن سو فائدہ کیا مجھکو کسی کے مال نے کبھی جو فائدہ دیا مجھکو ابوبکر کے مال نے
اگر میں اور اختیار کرتا کوئی دوست جانی اپنے رب کے سوا تو البتہ اختیار کرتا میں ابوبکر ہی کو
دوست جانی ہان جان لو کہ رفیق تمھارا دوست جانی اللہ کا ہے **ف** یعنی حضرت کی عادت
شریف یوں تھی کہ اگر کوئی شخص کچھ احسان کرتا تو اوس سے زیادہ اوسکا بدلا اوسکے ساتھ کر دیتے
سو فرمایا کہ ابوبکرؓ نے جو میرے ساتھ احسان کیے اوسکا بدلا مجھ سے ہو سکتا اسواسطے کہ ۔ یا میں
حقیقی نعمتین ہیں سو سب قلیل اور زوالی ہیں مگر ہاں قیامت کے روز اللہ تعالی اوسکو
بدلا دیگا کہ اوسکے پاس کچھ کمی نہیں اور ابوبکر نے احسان بھی ایسا ہی کیا کہ کسی سے ایسا کام
ہو سکا کہ اوسنے سب مال اپنا دین کے کامون مین میری مرضی کے موافق خرچ کر ڈالا
اور محتاج ہو گیا سو جیسا اوسکے مال سے مجھکو فائدہ ہوا ویسا کسی کے مال سے نہوا اور
خلت اوس محبت کو کہتے ہین جو دل کی تہ میں گڑی ہوئی ہو سو فرمایا کہ ایسی محبت مجھکو اللہ
ہی کی ہے کہ اوسمیں اور کسیکی گنجایش نہیں رہی اگر کچھ بھی گنجایش ہوتی تو ایسی محبت میں ابوبکر ہی سے
رکھتا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد اللہ تعالی کی محبت کے حضرت ابوبکر کی محبت جسقدر حضرت
کو تھی اوتنی کسی کی محبت نہ تھی تو ہر مسلمان کو چاہیے کہ سواے اللہ اور رسول کی محبت کے
حضرت ابوبکر کی محبت جسقدر رکھے اوتنی کسی کی محبت نہ رکھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت
ابوبکر کے برابر کسیکو روز قیامت کو ثواب بے انتہا ملیگا کہ حضرت نے اونکا احسان اللہ کو سونپا

وقت میں جیسے اپنا آپا عورتیں دکھاتی پھرتی تھیں ویسی ہی تم گھر سے باہر نکلو اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ
دیا کرو اور جو حکم اللہ اور رسول کا ہووے تابع رہو اور اللہ کو یہی منظور ہے کہ نبی کے گھر سے یہ باتیں دور
ہوجاویں اور تم پاک صاف رہو کوئی عیب ظاہر و باطن کا تم میں نہ رہے اور یہ آیتیں قرآن کی تمہارے
گھروں میں پڑھی جاتی ہیں اور جو حدیثیں بیان ہوتی ہیں سب یاد کرو اور یہ بیان لوگ سب بھید اور
چھپی باتیں اللہ کو معلوم ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت کی بی بیوں کے واسطے ہر نیکی کا دونا ثواب ہے
اور دونی بلائیں اور عورتیں ہرگز برابر نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خود اللہ تعالیٰ کو یہ منظور تھا کہ اون کو کوئی
عیب کی بات نہ رہے اور ظاہر اور باطن اونکا صاف رہے پھر جب اللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہو پھر کیوں نہ ظاہر اور
باطن اونکا صاف رہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ان کو ادب سکھانے کو اور تربیت کرنے کو
متوجہ تھا کہ خود اون بی بیوں کو خطاب کر کے ادب کی باتیں سنائیں اور اس آیت میں یہ لفظ
جو فرمایا کہ اے گھر والو تو اس لفظ میں سب گھر کے لوگ بیٹے بیٹیاں نانی اور نواسیاں اور داماد وغیرہ
سب لوگ گھر کے شامل ہیں قال اللہ تبارک و تعالیٰ النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم وازواجہ
امہاتہم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ احزاب میں کہ نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو
زیادہ اپنی جان سے اور اوسکی عورتیں اونکی مائیں ہیں ف یعنی جو لوگ مومن
ہیں وہ اپنی جان سے زیادہ نبی کو دوست رکھتے ہیں اسواسطے کہ نبی اللہ کا نائب ہے اپنی جان
اور مال میں اپنا تصرف نہیں چلتا جتنا نبی کا تصرف چلتا ہے اپنی جان دہکتی آگ میں ڈالنی
درست نہیں اور نبی حکم کرے تو فرض ہے اور نبی کی عورتیں حرمت اور پردہ میں سب مومنوں
کی مائیں ہیں اس سبب سے حضرت کی بی بیوں سے نکاح درست نہیں اور اونکا ادب سب سے
زیادہ چاہیے اخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان
امن من الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابوبکر ترجمہ مشکوٰۃ کے باب مناقب ابوبکر میں
لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوسعید خدری نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر زیادہ احسان کرنے والا مجھ پر سب آدمیوں سے ساتھ رہنے میں اور
اپنا مال خرچنے میں ابوبکر ہے ف یعنی سب آدمیوں سے زیادہ احسان ابوبکر کا مجھ پر ہے کہ وہ
ہمیشہ میرے ساتھ اور ہر امر میں میرا شریک اور مصاحب رہا اور اوسنے سب اپنا مال

کہ حضرت ابو بکر اللہ کے نزدیک بڑے مرتبہ والے اور نہایت مکرم اور بزرگ ہیں کہ بعد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انکے برابر اور کسی کا یہ مرتبہ نہیں قال اللہ تبارک وتعالے ومن یقنت منکن للہ ورسولہ وتعمل صالحا نوتہا اجرہا مرتین واعتدنا لہا رزقا کریما یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاہلیۃ الاولی واقمن الصلوۃ واتین الزکوۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن من آیات اللہ والحکمۃ ان اللہ کان لطیفا خبیرا **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ احزاب میں کہ اور کوئی جو تم میں سے اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی اور کرے کام نیک ہم اوسکو دین اوسکا اجر دو بارا اور رکھی ہے ہمنے اوسکے واسطے روزی عزت کی ای نبی کی عورتو تم نہیں ہو جیسے ہر کوئی عورتیں اگر تم ڈر رکھو سو تم دب کر باتیں مت کرو پھر لالچ کرے کوئی جسکے دل میں آزار ہے اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھروں میں اور دکھاتی نہ پھرو جیسا دکھانا دستور تھا پہلے وقت میں جاہلیت کے اور قائم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت میں رہو اللہ کی اور رسول کی اللہ یہی چاہتا ہے کہ دور کرے تمسے گندی باتیں اس گھر والوں سے اور ستھرا کرے تمکو ستھرائی سے اور یاد کرو جو پڑھی جاتی ہیں تمہارے گھروں میں اللہ کی باتیں اور عقلمندی مقرر اللہ ہے بھید جاننا خبردار ف اللہ صاحب نے نبی صاحب کی بی بیوں کو فرمایا کہ تم میں سے جو اللہ اور رسول کی تابعداری کرے اور نماز روزہ نیک کام کرے تو اوسکو دو ثواب ملے اور ہمنے اوسکے واسطے دنیا اور آخرت میں عزت کی روزی رکھی ہے تم کھانے پینے کی فکر نکرو اور اللہ تعالی نے اون بی بیوں کی نہایت بزرگی کی کہ خود اونکو خطاب کرکے فرمایا کہ ای نبی کی عورتو اور فرمایا کہ کسی مرد سے اگر بات کہو تو اس طرح سے کہو جیسے ماں بیٹوں کو کہے دب کر تمکو منافق اور فاسق لوگ اور کچھ نہ سمجھیں اور بات معقول نصیحت کی کہو اور عزت اور وقار سے اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور سابق کفر کے وقت

اپنے رب کی جو سب سے اعلیٰ ہے اور البتہ آیندہ کو وہ راضی ہوگا ف یہ آیت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے
حق مین اوتری اور سبب اوسکا یہ تھا کہ حضرت ابوبکرؓ مالدار تھے سو اونھون نے سب اپنا مال خدا کی راہ مین
خرچ کر ڈالا اور فقیر محتاج ہو گئے چنانچہ چالیس ہزار درم اونھون نے ضعیف مسلمانون کی حاجت برآری
مین اور مسجد کے واسطے زمین مول لینے مین خرچ کیے اور کافرون کے جو غلام لونڈیان مسلمان ہو گئی تھین
اور وہ کافر نہایت انکو تکلیف دیتے تھے سو اونھون نے سات لونڈی غلام مسلمان کافرون سے مول
لیکر خدا راہ مین آزاد کر دیے اور حضرت بلالؓ ایک کافر کے غلام تھے اور یہ بھی مسلمان ہو گئے تھے وہ مردود انکو
دن بھر دھوپ مین ڈال رکھتا اور آس پاس انکے آگ جلواتا اور رات بھر انپر مار پڑتی اور یہ چلا چلا کر رہتے اور یہ
یہی کہتے جاتے کہ خدا میرا ایک ہے حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات سنی اوس کافر کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکو سمجھایا
وہ عذاب کرنے سے باز نہ آیا اور حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ تمھارا دل اس غلام پر چلتا ہے تو مجھسے اسکو
اپنے غلام قسطاس رومی کے بدلے کہ اوسکے پاس دو ہزار اشرفیاں ہین مول لے تو حضرت ابوبکرؓ
اپنے غلام قسطاس رومی کو اور وہ دو ہزار اشرفیان اور چالیس اوقیہ اور زیادہ اوس کافر کو
دیکر حضرت بلال کو مول لیا اور اوسیوقت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لاکر آزاد کیا
تب اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ شخص یعنے ابوبکر جو بڑا متقی
پرہیزگار خدا سے ڈرنے والا ہے سو اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے اپنا دل پاک کرنے کو
لوجہ اللہ فی سبیل اللہ دیتا ہے اور کسی مخلوق کے احسان کے بدلے مین اپنا مال نہین دیتا اسلیے کہ کسی کا
اوسپر احسان نہین سو اس شخص کو ہم دوزخ سے بچا دینگے اور آیندہ کو یہ اللہ سے راضی ہوگا
اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کا اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود بیان کرتا ہے
کہ یہ شخص اپنا مال صرف اللہ کی رضامندی کے لیے خرچتا ہے اور جیسے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حق مین فرمایا تھا کہ ولسوف یعطیک ربک فترضے یعنی اب دے گا تجکو
تیرا رب تو راضی ہوگا ویسے ہی حضرت ابوبکر کے حق مین فرمایا کہ ولسوف یرضے یعنی اور اب
راضی ہوگا ابوبکر سے اور اسیطرح ایک اور آیت مین اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم
یعنے بڑا بزرگ اللہ کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو بڑا پرہیزگار متقی ہو اور اس آیت مین حضرت
ابوبکر کو فرمایا کہ الاتقی یعنے بڑا پرہیزگار متقی تو ان دونون آیتون کے ملانے سے معلوم ہوا

منکر ہو تو وہ فاسق ہے بے علم کہ خدا کا حکم نہیں مانتا کہ جسکو خدا نے اپنی طرف سے خلیفہ بنایا اوسکو
خلیفہ برحق نہیں سمجھتا پھر اس مقام پر اگر کوئی فاسق کہے کہ اس آیت سے حضرت امام مہدی کی
خلافت مراد ہے اسواسطے کہ وہ سارے زمین پر خلیفہ اور حاکم ہونگے اور مسلمان اونکے وقت
مین بیخوف وخطر اللہ کی عبادت کرینگے تو اسکا جواب یہ ہے کہ اس آیت مین خطاب اونسے ہے جو اس
آیت کے نازل ہوتے وقت موجود تھے اور حضرت امام مہدی اوسوقت موجود نہ تھے اور
سوا اسکے اللہ تعالے نے فرمایا کہ کئی شخص کو خلیفہ کریگا اور امام مہدی ایک شخص ہین وہ
اس آیت سے مراد نہین ہوسکتے پھر اگر کوئی شیعہ کہے کہ اس آیت سے صرف حضرت علی
مرتضی رضی اللہ عنہ کی خلافت مراد ہے کہ وہ اس آیت کے نازل ہونے کے وقت موجود تھے
اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ایک شخص تھے اور یہان وعدہ ہے کہ کئی شخص
خلیفہ ہونگے تو صرف حضرت علیؑ اس آیت سے مراد نہین ہوسکتے اور سوا اسکے شیعہ کے
نزدیک اس آیت سے حضرت علیؑ کی خلافت ہرگز مراد نہین ہوسکتی اسواسطے کہ شیعہ کہتے ہین
کہ حضرت علیؑ اپنی خلافت کے وقت مین ہمیشہ خارجیون کے ڈر کے مارے تقیہ کرکے اپنا مذہب
چھپاتے رہے اور دین خدا کی مرضی کے موافق جیسا اونکو منظور تھا ویسا اونکی خلافت مین
رائج اور جاری نہوا اور اس آیت مین وعدہ یہ ہے کہ دین خدا کی مرضی کے موافق اون خلیفون کے
وقت مین جاری ہوگا اور یہ تحقیق ہے کہ اللہ کا وعدہ جھوٹا نہین تو اس صورت مین حضرت علیؑ کی
خلافت مراد نہین ہوسکتی یا یہ کہ حضرت علیؑ نے جو کام اپنی خلافت مین کیے وہی اونکا
مذہب اور دین تھا اور اللہ کو بھی پسند وہی رویہ تھا پھر تقیہ کہان رہا تو معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ
تقیہ نہین کرتے تھے اور علاوہ اسکے حضرت علیؑ کی خلافت مین ہمیشہ مخالفون کا خوف رہا اور
شام اور مصر اور مغرب کے لوگ اونکے منکر تھے اونسے خوف رہا اور اس آیت مین وعدہ ہے امن کا

قال اللہ تبارک وتعالی وسیجنبہا الاتقی الذی یوتی مالہ یتزکی وما لاحد عندہ من نعمۃ
تجزی الا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ولسوف یرضی ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
واللیل مین کہ اور اب بچا دینگے دوزخ سے اوس بڑے پرہیزگار کو جو دیتا ہے اپنا مال دل
پاک کرنے کو اور نہیں کسی کا اوسپر احسان جسکا بدلا دے مگر چاہ کر رضامندی

کلام اللہ میں فرمایا ہے کہ میں اونسے راضی ہوا اور اونکو چین دیا اور سوا اونکے اور کسی کا حال یقینی معلوم
نہیں کہ اللہ اونسے راضی ہے یا نہیں قال اللہ تبارک و تعالیٰ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات
لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم
ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نور میں کہ وعدہ دیا اللہ نے اونکو جو ایمان لائے
تم میں سے اور کیے ہیں نیک کام کہ البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا اون سے
اگلوں کو اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند کر دیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے میں
امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کسیکو اور جو کوئی ناشکری کرے اس سے پیچھے سو وہ
لوگ ہیں بے حکم **ف** یعنی جو لوگ کہ خدا اور رسول پر ایمان لائے تھے اور اونھوں نے روزہ نماز
وغیرہ نیک کام کیے تھے اس سورہ کے نازل ہونے تک اونکو اس آیت میں اللہ نے وعدہ کیا
کہ آیندہ کوئی آدمیوں کو اونمیں سے خلیفہ کریگا اور زمین پر حاکم بناویگا جیسے حضرت داؤد وغیرہ
اگلے لوگوں کو بنی اسرائیل میں زمین کا خلیفہ اور حاکم کیا تھا اور یہ وعدہ کیا کہ اونکا دین جو اللہ کو
پسند ہے زمین میں اونکا رائج اور جاری کریگا اور جما دیگا اور یہ وعدہ کیا کہ اوس وقت میں کافروں سے
جو خوف تھا اوس خوف کے بدلے میں امن امان اونکو ہوگی کہ چین سے اللہ کی بندگی کرینگے
بے شرک وریا سو یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہم کے حق میں پورا ہوا اور یہ سب باتیں اونمیں پائی گئیں کہ یہ لوگ مسلمان تھے جب یہ
سورۃ نازل ہوئی تو یہ بھی اس وعدہ میں شامل تھے اور یہ کہ جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ کئی
شخصوں کو خلیفہ کریگا سو اونکو کیا جیسے سابق میں بنی حضرت داؤد کو بنی اسرائیل میں کیا
تھا اور انھیں خلیفوں کے روبہ طریقہ کو اللہ تعالیٰ نے رائج اور جاری کیا اور کافروں اور
منافقوں کے خوف سے بالکل امن انھیں کے وقت میں ہوئی اور سب لوگ بے خوف
وخطر بے شرک وریا اور بے تقیہ خدا کی عبادت کرتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انکی روبہ
اور دین اللہ کو پسند اور مرضی کے موافق تھا پھر اسکے بعد اگر کوئی ناشکری کرے کہ ایسے
شخصوں کے خلیفہ ہونے سے اللہ کا احسان نمانے اور اونکی خلافت کے حق ہونے کا

وہ قدیمی مہاجر اور انصار اور جو پیچھے مسلمان ہوئے اور ان قدیمی صحابیوں کی نیک راہ پر چلے ان سے اللہ راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان سب کے واسطے بہشت تیار کر رکھی ہیں کہ اسکے نیچے نہریں جاری ہونگی اور وہ اس بہشت میں ہمیشہ ہمیشہ کو رہینگے اور یہی بڑی مراد ملنی ہے کہ اللہ راضی ہو اور بہشت ملے اس سے زیادہ اور کیا ہو سبحان اللہ کیا بڑا مرتبہ ہے حضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے یاروں کا کہ اللہ تعالی خود قرآن میں خبر دیتا ہے کہ میں انسے راضی و خوش ہوا اور انکے واسطے آگے ہی سے بہشت تیار کر رکھی ہے بہت عجب و خبیث وہ فرقہ ہے کہ جو ان مقبول لوگوں سے ناراض اور ناخوش ہوا اور بغض اور عداوت رکھتا ہو اور بے حیائی سے دعوے کرے کہ قرآن پر ایمان رکھتا ہوں قال اللہ تبارک و تعالی لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم و اثابہم فتحا قریبا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ فتح میں کہ اللہ خوش ہوا مسلمانوں سے جب وہ بیعت کرنے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے پھر جانا جو ان کے دلوں میں تھا پھر اوتارا ان پر چین اور انعام دیا انکو ایک فتح نزدیک سو ایکبار پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عمرہ کرنے کے واسطے مکہ کو چلے نزدیک پہونچکر ایک صحابی کو بھیجا کہ لوگوں سے کہدیں کہ ہم لڑنے کو نہیں آئے عمرہ کرنے کو آئے ہیں کافروں نے اونکو مکہ میں جانے دیا تب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے عثمان کو بھیجا یہاں خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو شہید کیا تب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اصحابوں سے کہا کہ اب ان مکہ والوں پر جہاد کرو تو وہاں ایک درخت کے نیچے حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ایک ہزار پانسو بیس اصحابوں نے بیعت کی کہ ہم مکہ والوں سے لڑینگے اگرچہ مارے جاویں سو اللہ تعالے نے یہ آیت انکے حق میں بھیجی فرمایا کہ انسے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی اللہ راضی ہوا اور انکے دل کا حال صاف معلوم ہو گیا کہ سچے مسلمان ہیں کہ رسول کے حکم کے بموجب جان دینے کو موجود ہو گئے اور اللہ نے انکو چین اور خاطر جمعی دی کہ انکو ایمان جانے کا خوف نرہا اور دین میں نہایت مضبوطی انکو ہوئی اور آیندہ کو انکو ایک فتح اور ملی چنانچہ اس وعدہ کے بموجب خیبر فتح ہوا اس آیت سے معلوم ہوا کہ ان اصحابوں سے اللہ راضی ہوا انکے باطن کی صفائی کا حال معلوم کر کے انکے واسطے چین نازل کیا پھر اونکے برابر اور کسی امتی کا مرتبہ کا ہیکو ہوگا کہ اونکے واسطے خود اللہ تعالے

لالچ سے بچے سو انھون نے فلاح پائی اور مراد کو پہونچے قال اللہ تبارک و تعالیٰ لا یستوی منکم
من انفق من قبل الفتح وقاتل اولٰئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا وکلا
وعد اللہ الحسنیٰ واللہ بما تعملون خبیر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ حدید مین کو برابر
نہین تم مین جسنے خرچ کیا فتح سے پہلے اور لڑائی کی ان لوگونکا درجہ بڑا ہی انسے جو خرچ کرین
اُس سے پیچھے اور لڑین اور سبکو وعدہ دیا ہی اللہ نے خوبی کا اور اللہ کو خبر ہی جو تم کرتے ہو ف مکہ کی فتح
ہونے سے پہلے اکثر مسلمان محتاج اور کم تھے اسوقت مال خرچنا اور جہاد کرنے مین بڑا فائدہ ہوا کہ
مسلمانونکی حاجت روائی ہوئی اور کافر دن پر دین کا غالب ہوا اسواسطے اللہ کے نزدیک ان مال خرچنے والو
کا اور جہاد کرنے والونکا درجہ بڑا ہی یہ آیت حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حال کے
مطابق ہی چنانچہ اکثر مفسرون نے لکھا ہی کہ آیت حضرت ابو بکر صدیقؓ ہی کے حق مین نازل ہوئی اور جن
لوگون نے بعد فتح مکے کے مال خرچا اور جہاد کیا وہ کم درجے والے ہین ان پہلونسے اور بہشتی دونون ہین
کہ اللہ تعالیٰ نے خوبی کا دونونسے وعدہ کیا اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بعضے اصحاب بعضونسے افضل ہین سب کا مرتبہ برابر نہین مگر بہشتی جنتی ہونے مین سب برابر ہین اگرچہ
بہشت کے اعلیٰ درجہ مین کوئی رہے اور کوئی اُس سے نیچے درجے مین جیسے بادشاہ کے وزیر ہوتے ہین
کوئی فقط وزیر کوئی وزیر اعظم مگر مقرب بادشاہ کے دونون ہوتے ہین اس آیت سے معلوم ہوا
کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درجہ کے برابر کسی اصحاب کا مرتبہ نہین قال اللہ تبارک و تعالیٰ والسابقون
الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ واعد لہم جنت تجری
من تحتہا الانہار خالدین فیہا ابدا ذٰلک الفوز العظیم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ توبہ مین
کہ اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو انکے پیچھے آئے نیکی سے اللہ راضی
ہوا انسے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور ٹہرا رکھے ہین انکے واسطے باغ کہ انکے نیچے بہتی ہین نہرین
رہا کرین انمین ہمیشہ یہی ہی بڑی مراد ملنی ف بدر کی لڑائی تک جو لوگ مسلمان ہوے وے
قدیم ہین اور جو لوگ بدر کی لڑائی کے بعد مسلمان ہوئے وے انکے تابع ہین اور مہاجر وہ
اصحاب جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکے سے نکل آئے مدینہ کو اور انصار وہ کہ مدینے کے رہنے
والے تھے اور انھون نے اپنے یہان جگہ دی تھی اور بنا طرفداری کرنے کا تھا سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب ایک وہ لوگ تھے مہاجر جو مکے سے اپنے گھر چھوڑ
کر اور مال اور دنیاداری سب ترک کرکے صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے
فضل خدا کے طالب حضرت کے ساتھ مدینہ کو چلے جاتے تھے کہ جہاد کرینگے اور رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مددگار رہینگے سو اونکو اللہ تعالے نے فرمایا کہ یہ وہی سچے مسلمان
ہیں ایک اصحاب حضرت کے انصار تھے یعنی وہ لوگ جو مدینہ میں رہتے تھے اگلے سے جب
حضرت اور حضرت کے یار مکہ سے نکل کر مدینہ کو گئے تو اونھوں نے سب کو اپنے گھروں
میں رکھا اور کھانا کپڑا دیا اور نہایت خاطر کی اور کمال محبت یہاں تک کہ اپنی
جان پر بھی اونکو مقدم رکھا کہ آپ بھوکے رہتے اور اونکو کھلاتے اور اپنی حاجت
بند کرتے اور انکو چیز دیتے اور اگر وہ مہاجر مکے والے کہیں سے کچھ پیدا کر لاتے تو یہ انصار دل
سے خوش ہوتے اور لالچ نکرتے چنانچہ بنو نضیر کے یہودیوں کی غنیمت کا مال جب حضرت
کے پاس آیا تو حضرت نے مدینہ والے انصار سے فرمایا کہ اگر چاہو تو تم یہ مال لو اور خرچ
کرو اور یہ مکے کے مہاجرین جو چار برس سے تمھارے گھروں میں رہتے ہیں اور تمھارے
پاس سے کھاتے ہیں انکو اسیطرح اپنے پاس رہنے دو اور کھلاؤ اور یا صلاح ہو تو میں
یہ مال ان مہاجروں کو دوں کہ یہ تم سے الگ اپنے پاس سے کھاویں اسکے جواب میں
اون انصاریوں نے عرض کیا کہ حضرت یہ مال سب اسمیں مہاجروں کو دیجیے اور جیسے
آگے سے ہمارے پاس رہتے اور کھاتے ہیں ویسے ہی رہا کریں اور ہمارا کھایا کریں سو اللہ تعالے
نے اون دونوں آیتونمیں اون مہاجرین اور انصار کی خوبیاں بیان کیں اور تعریف کی
اور مہاجروں کے عمل کا حال بیان فرمایا کہ وہ لوگ صرف اللہ و رسول کے مدد کرنے کو اپنا گھر
مال و متاع چھوڑ کر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئے ہیں انکو اسمیں کچھ دنیا کا فائدہ
منظور نہیں سو وہی لوگ سچے مسلمان ہیں اور انصاروں کے ظاہر و باطن دونوں کا ذکر کیا کہ وہ
مہاجروں سے محبت کرتے ہیں اور باوجود اپنی حاجت کے اپنا مال و متاع مہاجروں پر خرچ
کرتے ہیں اور حسد نہیں کرتے اور اُسے لالچ نہیں رکھتے اور جو شخص ایسا ہو کہ اسکو اللہ نے لالچ سے بچایا
ہو کہ اپنی جان کے واسطے لالچ نکرے وہ مراد کو پہونچا اور دین و دنیا کی اُسنے فلاح پائی اور یہ انصار

خوب ظاہر ہوا اور نماز مین مشغول رہنا حضرت علیؓ کا کمال کے درجے کو پہونچا کہ عین سجدے
کی حالت مین شہید ہوے تو تراہم رکعا سجدا انکا بیان اونپر خوب مطابق ہوا پھر اگر غور کیجے تو
ہر ایک مین یہ چارون صفتین بخوبی تھین اور نیت سب کی یبتغون فضلا من اللہ تھی غرض کہ اس آیت سے
معلوم ہوا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کا ظاہر اور باطن دونون نیک تھے اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمیشہ سے انپر اللہ تعالی کا فضل متوجہ تھا کہ تورات اور انجیل مین بھی انکی
خوبیان اور انکا ذکر بیان ہو گیا تھا اور یہ جو فرمایا کہ اللہ تعالی نے ان اصحابون کو ایسی خوبیون
والا بنایا اس واسطے کہ تا انکے سبب سے کافرون کا جی جلے اور کافر غصے مین آوین تو اس سے
معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کی خوبیان اور نیکیان اور تعریفین
سنکر ناخوش ہو وہ کافر ہوا اللہ کی درگاہ سے راندہ گیا مردود سبحان اللہ جو شیطان اللہ کے پیغمبر
محبوب کے دوستون یارون سے دشمنی کرے وہ کیون نہ اللہ کی درگاہ سے راندہ جاوے اور یہ
بھی اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی اصحابی سے کچھ گناہ کا کام بھی ہو گیا تو معاف ہے کس واسطے کہ
خدا تعالے نے وعدہ کیا ہے معاف کرنے کا قال اللہ تعالے للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من
دیارہم واموالہم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ اولئک ہم
الصادقون والذین تبوؤ الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم ولا یجدون فی
صدورہم حاجۃ مما اوتوا ویؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ
فاولئک ہم المفلحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حشر مین کہ غنیمت کا
مال ہے واسطے اون مفلسون وطن چھوڑنے والون کے جو نکالے ہوئے آئے ہین اپنے گھرون سے
اور مالون سے اور ڈھونڈتے آئے ہین اللہ کا فضل اور اوسکی رضامندی اور مدد کرنے
کو اللہ کی اور اوسکے رسول کی وہ لوگ وہی ہین سچے اور جو لوگ جگہ پکڑ رہے ہین اس
گھر مدینہ مین اور ایمان مین انسے آگے سے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چھوڑ
آوے اونکے پاس اور نہین پاتے اپنے دل مین غرض اوس چیز سے جو اونکو ملا
اور اول رکھتے ہین اپنی جانون سے اگرچہ ہوا ونکو حاجت اور جو شخص بچایا گیا
اپنے جی کی لالچ سے تو وہی لوگ ہین مراد پانے والے ف حضرت رسول خدا

یعنی نیت اونکی للّٰہ ہی ریاکار اور تقیہ شعار نہیں ہیں اور نفاق نہیں رکھتے اور سابق سے اللّٰہ تعالےٰ نے
توریت میں اور انجیل میں اونکی مثال لکھی کہ جیسے بیج بویا جاتا ہی جب اوس سے کھیتی جمتی ہی
اور درخت اوسکے موٹے اور بڑے ہوتے ہین تو کھیتی والے دیکھکر خوش ہوتے ہیں اور اونکے دشمن
ناخوش ہوتے ہین اسیطرح پر پہلے ایک دو مسلمان تھے پھر زیادہ ہونے لگے اور اسلام کو اصحابوں سے قوت
بڑھتی گئی پھر جب اسلام کو قوت ہوئی اور اللہ اور رسول خوش ہوئے اور کافر ناخوش ہوئے اور غصہ
مین آئے سو یہ حضرت کے اصحاب اللّٰہ تعالیٰ نے اسیواسطے ظاہر و باطن کی خوبیون والے پیدا کئے تاکہ
اونکو دیکھکر کافرون کا جی جلے اور اگر ان اصحابوں سے کچھ گناہ بھی ہوئے تو آخرت مین وہ گناہ
معاف ہوکر ثواب عظیم انکو ملیگا تو وہان اور بھی زیادہ کافرون کا جی جلیگا جو انکے دشمن تھے
اصحابون کو انعام و اکرام ہوگا اور خود وہ کافر دوزخ میں جلتے ہونگے ہرچند اس آیت مین سب
اصحابون کی تعریف ہی مگر یہ چار باتین جو بیان کین کہ الذین معہ یعنے پیغمبر کے ساتھ رہنا اور
اشداء علی الکفار یعنی کافرون پر سخت اور زبردست اور رحماء بینہم یعنی آپس میں رحم دل اور
تراہم رکعاً سجداً یعنی نماز مین مشغول رہنا سو یہ چارون باتین چارون خلیفون میں بالخصوص
بھی مخصوص تھین چنانچہ حضرت ابوبکر ابتداء عمر سے حضرت کے ساتھ رہے خصوصاً غار مین ساتھ
دیا اور ہجرت مین رفاقت کی اور بعد مرنے کے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک جگہ پر دفن
ہوئے تو الذین معہ کی حقیقت اونپر خوب ثابت ہوئی اور کافرون پر سخت ہونا حضرت عمرؓ کا
مشہور و معروف ہی جس روز یہ مسلمان ہوئے اوس روز جماعت سے سب مسلمانون نے باہر
نکلکر نماز پڑھی اوس سے پہلے کافرون کے خوف سے نماز چھپکر مسلمان پڑھتے تھے اونکے مسلمان ہوتے
مسلمانوں کو قوت ہوئی اور کافر ڈر گئے اور اونکی خلافت میں تمام کافرون کے ہزار شہرون مین مسلمانون کا
عمل ہوا اور دین اسلام جاری ہوگیا تو اشداء علی الکفار کا مطلب حضرت عمرؓ مین خوب پایا گیا اور مسلمانون پر
رحم دلی حضرت عثمانؓ کی ظاہر ہی کہ جب اونپر لوگون نے بلوا کیا تو اوسوقت کم و بیش دو ہزار غلام مسلح
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے موجود تھے حضرت عثمانؓ نے اوسیوقت اونکو آزاد کیا اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ
مسلمانون پر کوئی میرے سبب سے تلوار کھینچے اگرچہ مین جان سے مارا جاؤن چنانچہ وہ سب غلام چلے گئے
اور بلوائیون نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا اور حضرت عثمانؓ نے اونسے مقابلہ نکیا تو رحماء بینہم کا وصف

رہنا یا نہ رہنا یہ انجام اللہ ہی کے اختیار ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یار مہاجرین خصوصاً چارون خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگون کو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالی کے
نزدیک مقبول تھے اور یہ جو وعدہ کے طور پر اللہ تعالے نے اونکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر اونکو حاکم
کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ بنایا پھر اونھون نے جو کام کرنے کو کہا وہ کام نیک تھا اور
جس کام سے منع کیا وہ کام بد تھا پھر اب جو کوئی اونکے کامون کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت کا انکار
رکھتا ہی قال اللہ تبارک وتعالی محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا
سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود ذلک مثلھم فی التوریۃ ومثلھم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت منھم مغفرۃ واجرا عظیما ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی
سورہ فتح مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جو اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین
کافرون پر نرم دل ہین آپسمین تو دیکھے اونکو رکوع اور سجدے مین ڈھونڈتے ہین اللہ کا
فضل اور اوسکی خوشی نشانی اونکے منھ پر ہی سجدے کے اثر سے یہ مثال ہی اونکی توراۃ مین اور
مثال ہی انجیل مین جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا
اپنی نال پر خوش لگتا ہی کھیتی والون کو تا کہ جلاوے اونسے جی کافرون کا وعدہ دیا ہی اللہ
اونمین سے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا ف یہ آیت اللہ صاحب نے
حضرت کی شان مین نازل کی اور اسمین حضرت کے یارون کے ظاہر و باطن کی خوبیان کین
تا کہ مخالفون پر حجت ہو کہ ایسے لوگ خدا پرست پیغمبر کے رفیق ہین اور جسکے رفیق وہم صلاح یار ایسے ہونگے
وہ شخص خود اعلے درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی صحبت ایسی خوب ہی کہ اوسکے سبب سے لوگ ایسے نیک ہوگئے سو اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اصحابون کی خوبیان ظاہر کی ظاہر کین کہ وہ حضرت کے رفیق ہین اور ساتھ موجود رہتے ہین وہ
کافرون پر زور آور سخت ہین اور آپس مین مسلمانون پر نرم دل اور رحیم اور ہمیشہ نماز مین مشغول رہتے ہین اور اونکے
چہرون پر اللہ کا نور ہی سجدے کے سبب سے کہ ہزارون مین پہچانے پڑتے ہین اور باطن کی خوبی یہ ہی کہ یہ
سب صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے ہی اور اللہ کا فضل چاہتے ہین ملک دولت دنیا نہین چاہتے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کا حال ہے کہ وہ سب لوگ خصوصاً چار یار حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام اونسے جاری ہوا اور وہ خود اللہ سے ڈرتے تھے اور متقی پرہیزگار تھے اور زکوٰۃ دیتے تھے اور ہر کام میں خدا کا حکم مانتے تھے اور قرآن کی پیروی کرتے تھے سو وہ اصحاب ایماندار تھے اور اللہ نے اپنی خاص رحمت اونکے واسطے لکھدی اور وہ مراد کو پہنچے کہ بیشک جنتی ہوئے پھر اب جو کوئی اونکو برا کہے اور اونپر طعن کرے تو گویا اللہ کی رحمت پر طعن کرتا ہے اور اُس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انبیا میں کہ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور میں نصیحت کے بعد کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے ف یہ آیت بھی حضرت کے اصحابوں کے حق میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے ہمنے توریت حضرت موسیٰ پر نازل کی اور اوسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اوتاری سو پہلے توراۃ میں اور اوسکے بعد زبور میں ہمنے لکھدیا تھا آگے سے کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے وارث اور مالک ہو جاوینگے سو جب حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تب یہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورب سے پچھم تک انہیں کا حکم ساری زمین کے لوگوں پر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت میں حضرت امام محمد مہدی کا بھی ذکر ہونا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے صالح تھے پھر جو کوئی انکو فاسق اور منافق جانے وہ اس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ الذین ان مکنٰہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ حج میں کہ وے لوگ کہ اگر ہم اونکو مقدور دیں ملک میں تو وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہے آخر ہر کام کا ف اس آیت سے پہلی آیت قرآن میں اللہ صاحب نے اصحابوں کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے انکو کافروں نے مکہ سے نکالا سو اون اصحابوں کی اللہ نے مدد کی پھر اس آیت میں اونکی تعریف کی کہ وہ ایسے لوگ ہیں اگر وہ زمین پر حاکم ہوں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یعنی نماز اور زکوٰۃ کو رائج کر دیں اور بھلے کام کا لوگوں کو حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں پھر اونکی نیکی کا دنیا میں جاری

رہنا یا نہ رہنا یہ انجام اللہ ہی کے اختیار ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
یار مہاجرین خصوصًا چاروں خلیفے جو کام کرتے تھے اور جو لوگوں کو کہتے تھے وہ کام اللہ تعالیٰ کے
نزدیک مقبول تھے اور یہ جو وعدہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے اونکو فرمایا تھا سو پورا کیا کہ زمین پر اونکو حاکم
کیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ بنایا ہے اونھوں نے جو کام کرنے کو کہا وہ کام نیک تھا اور
جس کام سے منع کیا وہ کام برا تھا پھر اب جو کوئی اونکے کاموں کو اور حکم کو برا جانے وہ اس آیت کا انکار
رکھتا ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم ترٰہم رکعا
سجدا یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا سیماہم فی وجوہہم من اثر السجود ذلک مثلہم فی التورٰیۃ ومثلہم
فی الانجیل کزرع اخرج شطاٗہ فاٰزرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بہم الکفار
وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت منہم مغفرۃ واجرا عظیما ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے
سورۂ فتح میں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور جو اوسکے ساتھ ہیں زور آور ہیں
کافروں پر نرم دل ہیں آپسمیں تو دیکھے اونکو رکوع اور سجدے میں ڈھونڈھتے ہیں اللہ کا
فضل اور اوسکی خوشی نشانی اونکے منھ پر ہے سجدے کے اثر سے یہ مثال ہے اونکی توراۃ میں اور
مثال ہے انجیل میں جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا پھر اوسکی کمر مضبوط کی پھر موٹا ہوا پھر کھڑا ہوا
اپنی نال پر خوش لگتا ہے کھیتی والوں کو تاکہ جلاوے اونسے جی کافروں کا وعدہ دیا ہے اللہ
اونمیں سے جو یقین لائے اور کیے بھلے کام مغفرت کا اور بڑے ثواب کا ف یہ آیت اللہ صاحب نے
حضرت کی شان میں نازل کی اور اسمیں حضرت کے یاروں کے ظاہر و باطن کی خوبیاں کہیں
تاکہ مخالفوں پر حجت ہو کہ ایسے لوگ خدا پرست پیغمبر کے رفیق ہیں اور جسکے رفیق وہم صلاح یار ایسے ہونگے
وہ شخص خود اعلےٰ درجہ کا خدا پرست اور نیکوکار ہوگا اور یہ بھی معلوم ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی صحبت ایسی خوب ہے کہ اوسکے سبب سے لوگ ایسے نیک ہو گئے سو اس آیت میں حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے اصحابوں کی خوبیاں ظاہر کی ظاہر کیں کہ وہ حضرت کے رفیق ہیں اور ساتھ موجود رہتے ہیں وہ
کافروں پر زور آور سخت ہیں اور آپس میں مسلمانوں پر نرم دل اور رحیم اور ہمیشہ نماز میں مشغول رہتے ہیں اور اونکے
چہروں پر اللہ کا نور ہے سجدے کے سبب سے کہ ہزاروں میں پہچانے پڑتے ہیں اور باطن کی خوبی یہ ہے کہ یہ
سب صرف اللہ کی رضامندی کے واسطے ہے اور اللہ کا فضل چاہتے ہیں ملک و دولت دنیا نہیں چاہتے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یاروں کا حال ہے کہ وہ سب لوگ بسو صاحب یار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق رہتے تھے اور مدد کرتے تھے اور دین اسلام اونسے جاری ہوا اور وہ خود اللہ سے ڈرتے تھے اور متقی پرہیزگار تھے اور زکوۃ دیتے تھے اور ہر کام میں خدا کا حکم مانتے تھے اور قرآن کی پیروی کرتے تھے سو وہ اصحاب ایماندار تھے اور اللہ نے اپنی خاص رحمت اونکے واسطے لکھدی اور وہ مراد کو پہونچے کہ بیشک جنتی ہوئے پھر اب جو کوئی اونکو برا کہے اور اونپر طعن کرے تو گویا اللہ کی رحمت پر طعن کرتا ہے اور اُس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک و تعالی ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انبیا میں کہ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور میں نصیحت کے بعد کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے نیک بندے ف یہ آیت بھی حضرت کے اصحابوں کے حق میں ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ پہلے ہمنے توریت حضرت موسی پر نازل کی اوسکے بعد زبور حضرت داؤد پر اوتاری سو پہلے توراۃ میں اور اوسکے بعد زبور میں ہمنے لکھدیا تھا آگے سے کہ ہمارے اچھے بندے زمین کے وارث اور مالک ہو جاوینگے سو جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی خلیفہ ہوئے تب یہ وعدہ سچا اور پورا ہوا کہ پورب سے پچھاں تک انہیں کا حکم ساری زمین کے لوگوں پر ظاہر اور باطن جاری ہوا اور آخر وقت میں حضرت امام محمد مہدی کا بھی ظہور ہونا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ خلیفے اللہ کے خاص بندے صالح تھے پھر جو کوئی انکو فاسق اور منافق جانے تو وہ اس آیت کا منکر ہے قال اللہ تبارک و تعالی الذین ان مکنہم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونہوا عن المنکر و للہ عاقبۃ الامور ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حج میں کہ وے لوگ کہ اگر ہم اونکو مقدور دیں ملک میں تو وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوۃ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں برے کام سے اور اللہ ہی کے اختیار ہے آخر ہر کام کا ف اس آیت سے پہلی آیت قرآن میں اللہ صاحب نے اصحابوں کا ذکر کیا کہ صرف ایمان کے سبب سے اونکو کافروں نے گھر سے نکالا سو اون اصحابوں کی اللہ نے مدد کی پھر اس آیت میں اونکی تعریف کی کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ زمین پر حاکم ہوں تو نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں یعنی نماز اور زکوۃ کو رائج کردیں اور بھلے کام کا لوگوں کو حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں پھر اونکی نیکی کا دنیا میں جاری

کرتا ہی بلکہ دین اسلام کا انکار کرتا ہی اور اصحاب اور اہلبیت کی خوبیان اور بزرگیان قرآن و حدیث
مین بہت مذکور ہین اس مقام پر کئی آیتین اور حدیثین مذکور ہوتی ہین سچے مسلمان کو عقیدہ
درست کرنے کے واسطے اسقدر بھی کافی ہی سننا چاہیے قال اللہ تبارک و تعالی ورحمتی وسعت کل شئ

فسا کتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوة والذین هم بآیتنا یؤمنون الذین یتبعون الرسول
النبی الامی الذی یجدونه مکتوبا عندهم فی التوراة والانجیل یامرهم بالمعروف وینهٰهم عن المنکر
ویحل لهم الطیبٰت ویحرم علیهم الخبٰئث ویضع عنهم اصرهم والاغلال التی کانت علیهم فالذین
امنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذی انزل معه اولٰئک هم المفلحون **ترجمہ** فرمایا

اللہ صاحب نے یعنی سورۂ اعراف مین کہ میری رحمت شامل ہی ہر چیز کو سو وہ لکھدونگا
اونکو جو ڈر رکھتے ہین اور دیتے ہین زکوة اور جو ہماری باتین یقین کرتے ہین جو تابع ہوتے ہین
اس رسول کے جو نبی ہی امی جسکو پاتے ہین اپنے پاس لکھا ہوا توراة اور انجیل مین بتاتا ہی
اونکو نیک کام اور منع کرتا ہی برے کامون سے اور حلال کرتا ہی اونکے واسطے سب پاک چیزین
اور حرام کرتا ہی اونپر ناپاک چیزین اور اوتارتا ہی اونسے بوجھ اونکے اور پھانسیان جو اونپر تھین
سو جو اوسپر یقین لائے اور اوسکی رفاقت کی اور مدد کی اور تابعدار ہوئے اوس نور کے جو
اوسکے ساتھ اوترا ہی وہی لوگ پہونچتے ہین مراد کو **ف** یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ ہر چند میری
رحمت سب چیز کو شامل ہی مگر خاص کرنگے اون لوگون کے واسطے وہ رحمت لکھدونگا جو لوگ
امی نبی پر یقین لائے یعنے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور اونکی رفاقت کی کہ ہجرت مین اونکا
ساتھ دیا کہ مکہ سے گھر چھوڑ کر حضرت کے ساتھ مدینے کو گئے اور وہ لوگ جنھون نے مدینہ مین
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگہ دی اور مدد کی اور قرآن نورانی جو پیغمبر کے ساتھ
نازل ہوا اوسکے تابع ہوئے اور اللہ سے ڈرتے ہین اور زکوة دیتے ہین اور خدا کے حکم پر
یقین کرلیتے ہین اور اپنے نبی کا حال توریت اور انجیل مین دیکھکر نبی پر ایمان لائے کہ وہ نبی
اونکو نیک کام بتاتا ہی اور برے کامون سے منع کرتا ہی اور پاک چیزین حلال بتاتا ہی اور
ناپاک چیزین حرام کہتا ہی اور گناہون کے بوجھ اونپر لدے ہوئے تھے اور باپ دادا کی
رسوم کی پھانسیان جو اونکے گلے مین تھین سو اوتارتا ہی سو وہ لوگ مراد کو پہونچے کہ جنتی ہوگئے

اور فاطمہ زہرا اور بی بی ام کلثوم حضرت کی بیٹیاں اور علی مرتضیٰ اور حضرت عثمانؓ باحیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور عمر فاروق حضرت کے نواسی داماد اور حسنؓ اور حسینؓ حضرت کے نواسے اور امامہ اور ام کلثوم وغیرہ حضرت کی نواسیاں اور زید جسکو بیٹا کر کے پالا تھا حضرت نے اور اسامہ اونکا بیٹا وغیرہ اونکی اولاد یہ سب رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت کے اہلبیت اور عترت مین داخل ہین اونکی محبت رکھنا اور اونکی راہ و رویہ کو اختیار کرنا اسلام اور ایمان کی علامت کامل ہے پھر جو شخص اونسے محبت نرکھے یا اونپر طعن کرے اوسکے ایمان مین نقصان ہے اسواسطے کہ اونکی تعریف اور مدح خصوصاً اور عموماً قرآن اور حدیث سے ثابت ہے تو جو شخص معاذ اللہ اونکو برا جانے اوسنے گویا قرآن اور حدیث کا انکار کیا پھر اوسکا سواے دوزخ کے کہان ٹھکانا اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سبکا مالک اور خالق ہے اوسکی محبت رکھنا اور اوسکے حکم پر چلنا فرض ہے اور اوسکا حکم ہے کہ میرے محبوب رسول مقبول کی محبت رکھو اور اوسکے کہنے پر چلو تو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور اطاعت فرض عین ہوئی سو قطع نظر اور دلیلون سے جسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت ہوگی تو وہی شخص اونسے بھی محبت رکھیگا جنسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت رکھی تھی اور بیشک و شبہہ یقینی بات ہے کہ جو مسلمان حضرت کے ساتھ رہتے تھے اور صلاح و مشورون مین شریک ہوتے تھے اور دین مسلمانی کا اونھیں کی کوشش سے جاری ہوا حضرت کے وقت میں اور بعد حضرت کے گویا وہ لوگ پیغمبر کی پیغمبری کے کام مین مددگار رہتے اور جو شخص حضرت کے گھر کے تھے بی بیان اور اولاد اور نواسے وغیرہ جنکا اوپر مذکور ہوا ان سب سے حضرت کو محبت تھی بلکہ سارے مکہ اور مدینہ کے مسلمانون سے بلکہ بالکل ملک عرب سے محبت تھی تو جسکو حضرت سے محبت ہوگی وہ اونکی بھی محبت رکھیگا پھر ان اصحاب اور اہلبیت کی تعظیم کریگا اور راہ رویہ اونکا اختیار کریگا پھر جسقدر اوسکو حضرت سے محبت زیادہ ہوگی اوسیقدر ان سب سے بھی اوسکو محبت زیادہ ہوگی اور جاننا چاہیے کہ حضرت کے اصحاب یا اہلبیت اگر برے ٹھہرین تو مسلمانی کا دین بھی جھوٹا ٹھہرے اسواسطے کہ قرآن و حدیث مسلمانی کی بنیاد اونھیں کے واسطے سے پچھلے لوگون کو پہونچا پھر اگر وہ برے تھے تو اونکے بتلائے ہوئے قرآن و حدیث کا کیا اعتبار اور جب قرآن و حدیث بے اعتبار ہوگیا تو دین مسلمانی سب جھوٹ ٹھہرا تو جو شخص اونکو برا جانے وہ گویا اپنے آپکو مسلمان نہین جانتا اور اپنے ایمان کا انکار

کام کرتا تھا اوسی نیکی کی حالت مین مرجاوے تو یہ جاننا چاہیے کہ ظن غالب یہ ہے کہ یہ بہشتی تھا اور معاذ اللہ اگر کفر کے کامون کی حالت مین مرجاوے تو جاننا چاہیے کہ ظن غالب یہ ہے کہ وہ دوزخیون کے سے تھے انجام اللہ کو معلوم اور جسکا کفر پر مرنا یقینی معلوم ہوا اوسکو دوزخی جاننا یا کہنا مضائقہ نہین غرضکہ تقدیر پر ایمان رکھنا فرض ہے اور اسمین چون وچرا کرنا بد ہے اور جسکو اللہ نے نیک بتلا دیا وہ نیک ہے اور جسکو بد فرما دیا وہ بد ہے اور خاتمہ کا اعتبار ہے اللہ تعالی خاتمہ سب کا بخیر کرے اور اپنے نیک بندون کی راہ پر لگا وے اور نیکون کی محبت دے

الفصل الرابع فی ذکر الصحابۃ واہل البیت رضی اللہ عنہم

ترجمہ چوتھی فصل حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کے اور حضرت کے اہلبیت کے ذکر مین ہے یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے حضرت کے یارون اور اہلبیت کی بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے تو جاننا چاہیے کہ اصحاب اوسکو کہتے ہین جسنے حضرت سے ملاقات کی اور وہ مسلمان تھا پھر جب مرا تب بھی مسلمان تھا پھر اگر بہت روز ون صحبت مین رہا تو زیادہ افضل ہے اونسے جو کم صحبت مین رہے اور اہلبیت کہتے ہین گھر والون کو جیسے بی بیان اور لڑکے لڑکیان اور سب لڑکیون کے داماد اور نانی اور نواسے سب اہلبیت مین داخل ہین بالخصوص اور باندی اور غلام اور جسکو بیٹا کرکے پالا بلکہ سارا کنبہ جو اپنے طریقہ پر ہو اور اونکی اولاد بھی مطلق اہلبیت مین شامل ہے چنانچہ ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد اور اسید اور ابو عبیدہ اور ابو ہریرہ اور انس اور بلال اور معاویہ اور سوا انکے سب مہاجر مکہ کے اور انصار مدینہ کے او جہاد کرنیوالے حضرت کے ساتھ ملکر جیسے بدر اور حدیبیہ اور خیبر وغیرہ لڑائیون مین حضرت کے شریک تھے بالخصوص جس مسلمان نے حضرت سے ملاقات کی اور اوسی مسلمانی کے عقیدے پر وفات پائی وہ سب اصحاب ہین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کہ اونکی ثنا اور صفت اور خوبیان قرآن اور حدیث سے ثابت ہین اونسے محبت رکھنا اور اونکی راہ پر چلنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے پھر جو کوئی اونکو برا جانے یا اونکو نمانے تو اوسنے گویا قرآن و حدیث کا انکار کیا اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے اور بی بی خدیجہ اور بی بی عائشہ اور بی بی حفصہ اور بی بی زینب اور بی بی ام سلمہ اور بی بی ام حبیبہ اور بی بی جویریہ اور بی بی [illegible] اور بی بی ریحانہ زید کی بیٹی اور بی بی ریحانہ شمعون کی بیٹی اور بی بی ماریہ قبطیہ وغیرہ [illegible] بی بیان

نہ کریں اپنے لکھے ہوئے پر اور چھوڑ دیں عمل فرمایا کہ عمل کیے جاؤ اسواسطے کہ ہر شخص کے واسطے میسر ہو جاتی ہے وہی چیز جسکے واسطے وہ پیدا ہوا سو جو شخص ہے نیکبختوں میں تو موجود کیا جاتا ہے اوسکو نیکبختی کا کام اور جو ہوا بدبختوں مین تو میسر ہوتا ہے اوسکو کام بدبختی کا پھر پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کہ جسنے بخشش کی اور پرہیزگار رہا اور سچا مانا قرآن کو تو اب ہم آسان کر دینگے اوسکو آسانی کی راہ اور جسنے بخل کیا اور اپنے آپ کو بے پرواہ جانا اور جھوٹھ بتایا قرآن کو تو اب ہم آسان کرینگے اوسکو سختی کی راہ **ف** یعنی نیکبخت کے واسطے دیتے ہیں اسباب بھی نیکی کے جمع ہو جاتے ہین اور بدبخت کے لیے اسباب بھی ویسے ہی بدی کے جمع ہو جاتے ہیں اور نیک کو نیکی کرنا آسان ہو جاتا ہے اور بد کو بدی کرنا سہل ہو جاتا ہے تو آدمی کو چاہیے کہ جب لوس سے نیکی ہونے لگے اور نیکی کے اسباب جمع ہو جاوین تو شکر کرے اور نیکی ہی کیے جاوے اور جب معاذ اللہ بدی کے اسباب جمع ہو جاوین اور بدی ہونے لگے اور بدی مین مزا ملے تو خوف کرے اور جلدی سے اوسکو ترک کرے اور اس بات پر بھروسا نہ کرے کہ بہشت اور دوزخ جو ہماری قسمت میں لکھا ہے ویسا ہی ہوگا ہم بندگی کیون کرین اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان العبد لیعمل عمل اہل النار وانہ من اہل الجنۃ ویعمل عمل اہل الجنۃ وانہ من اہل النار وانما الاعمال بالخواتیم **ترجمہ** بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سعد کے بیٹے سہل نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کرتا ہے کام دوزخیون کے سے حالانکہ وہ ہوتا ہے بہشتیون مین سے اور کرتا ہے کام بہشتیون کے حالانکہ وہ ہوتا ہے دوزخیون مین سے اور اعتبار کامون کا ہے خاتمے پر **ف** یہ حدیث اور جتنی حدیثین اس فصل مین گذرین سب مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر میں لکھی ہین سو اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بعضا آدمی حقیقت میں تقدیر کے موجب بہشتی ہوتا ہے مگر پہلے کام اوس سے دوزخیون کے سے ہوتے ہین پھر آخر کو کام اوس سے بہشتیون کے سے ہونے لکھے ہین تو وہ بہشت ہی کو جاتا ہے اور بعضا شخص تقدیر کے موجب دوزخی ہوتا ہے مگر وہ بہشتیون کی طرح کے کام کرتا ہے پھر آخر کو اوس سے کام دوزخیون کے سے ہونے لگتے ہیں تو وہ دوزخ پاتا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اعتبار کامون کے انجام کا ہے آخر کو مرنے کے نزدیک جیسے کام ہون ویسا وہ شخص ہے تو کسی شخص کو جب تک وہ جیتا رہے بہشتی یا دوزخی نہ کہنا چاہیے ہان اگر نیک

علم ہوتا ہے اوسنے کبھی پھیر فرمایا اوسکو جو بائین ہاتھ مین تھی کہ یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف
اسمیں دوزخیوں کے نام ہیں اور نام اونکے باپوں کے اور اونکے کنبوں کے پھر
کیا ہوا ہے اوسکے آخر پر تو نہ گھٹتا ہی نہیں اونمیں اور نہ اوسسے کم ہوتا ہے کبھی پھیر عرض کیا
یارون نے کہ تو کسواسطے ہے عمل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر ایسی بات ہے کہ
فراغت ہو چکی تو فرمایا کہ سیدھی راہ چلو اور بندگی کرو اسواسطے کہ بہشتی کے واسطے خا
کیا جاتا ہے بہشتیوں کے کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے اور دوزخی کے واسطے خاتمہ ہوتا ہے دو
کام پر اگرچہ وہ کچھ کام کرے پھر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے دونوں ہاتھوا
طرف اور پھینک دیا اون دونوں کتابوں کو اپنے پیچھے پھر فرمایا فارغ ہو گیا تمہارا رب
بندوں سے ایک گروہ جنت مین اور ایک گروہ دوزخ مین ف یعنی جب حضرت صلی اللہ
وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالی نے دوزخیوں اور بہشتیوں کے نام مع ولدیت ذات کے
سمیت الگ الگ لکھ دئیے ہیں پھر اون ناموں کے آخر مین میزان دیکر جملہ کر دیا ہے کہ اوسمین کمی
نہین ہوتی اللہ تعالی نے آگے ہی سے ہر ایک شخص کے حق میں بہشتی ہونا یا دوزخی ہونا ٹھہرا دیا
یہ بات سنکر یارون نے عرض کیا اگر ایسا ہے کہ دوزخ یا بہشت آگے ہی سے ہر ایک کے واسطے ٹھہ
اور اب اوسمین کمی بیشی نہیں ہوتی تو پھر اب عمل نیک کرنا اور محنت اوٹھانا کیا ضرور جسکی قسمت
جو لکھا ہے وہی آخر کو ہو رہیگا اسکے جواب مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکی قسمت
بہشت ہے اوس سے مرنے کے قریب بہشتیوں کے سے کام ہونے لگتے ہیں اور اوسکا خاتمہ بخیر ہوتا
اگرچہ پہلے برے کام کرتا رہا ہو اور جسکی قسمت مین دوزخ لکھا ہے اوس سے مرنے کے قریب برے
کام ہونے لگتے ہیں اور اوسکا خاتمہ اونہیں بدکاموں پر ہوتا ہے اگرچہ وہ پہلے نیک کام کرتا رہا
سو تم نیک کام کیے جاؤ اور اپنی طرف سے بد کام کا ارادہ مکرو پھر آگے قسمت ہے اور اللہ کو جو کچھ
کہ ایک گروہ کے واسطے بہشت اور ایک فریق کے لیے دوزخ سو وہ کر چکا اخرجہ احمد والترمذی

عن ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رایت رقی نسترقیہا
ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ ترجمہ امام احمد
اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ ابو خزامہ نے نقل کیا کہ میرے باپ نے بیان کیا کہ

ایمان کے جاتے رہنے کا خوف نہیں حضرت کی زبان سے جو یہ دعا اکثر نکلتی تھی کہ ای میرے اللہ میرا دل اپنے دین پر ثابت رکھ تو حضرت انسؓ سمجھے کہ اس دعا سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مطلب یہ ہے کہ میری امت کا دل ایمان پر ثابت رکھ سو عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے کیا تمکو بھی خوف ہے اس بات کا کہ ہم دین اسلام سے پھر جاوین سو تم یہ دعا مانگتے ہو تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجکو البتہ خوف ہی اسواسطے کہ آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں مین سے دو انگلیوں مین ہی اللہ کے قابو مین ہی جیسے چاہے پھیر دے اس سے معلوم ہوا کہ نیک راہ اور بد راہ پر لگا دینا اللہ ہی کا کام ہے جب دل کو جدھر چاہے پھیر دے جسکے دل مین چاہے ارادہ نیکی اور سلوک کا ڈال دے اور جس سے چاہے برا کر دا دے آدمی کو چاہیے کہ اپنے دل پر اعتماد نرکھے ہر وقت اللہ کی درگاہ سے یہی التجا کرے کہ نیکی کے رویہ پر دل کو ثابت رکھے اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ہذان الکتابان فلنا لا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل النار واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان اصحاب الجنۃ یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اہل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال قد فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ باہر آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے دونون ہاتھون مین دو کتابین تھین سو فرمایا کہ کچھ تم جانتے ہو کیا ہین یہ دونون کتابین ہمنے عرض کیا ہم نہین جانتے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر تم بتلاؤ ہمکو تو بتلا دیا اوسکو جو دہنے ہاتھ مین تھی کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے آئی ہی اسمین نام لکھے ہین بہشتیون کے اور نام اونکے باپون کے اور اونکے کنبون کے پھر جملہ کیا ہوا ہی اونکے آخر پر سو زیادہ نہین ہوتا اونمین اور

کیا جاتا ہی اوسپر رات کا کام دن کے کام سے پہلے اور دن کا کام رات کے کام سے پہلے پردہ اوسکا نور ہی اگر کھولدے اوسکو تو جلادے اوسکا نور ہر چیز کو ملق میں سے جہاں تک ہو چکے اوسکی نگاہ **ف** نبی صاحب نے خطبہ مین پانچ باتیں بتائیں اور لوگون کو سمجھا دیا کہ پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ کو نیند نہین آتی اسواسطے کہ سونا غفلت ہی اور غفلت نقصان ہی اور اللہ تعالیٰ نقصان سے بری ہی تو ہرگز نہین ہوسکتا ہی کہ اللہ تعالیٰ سووے اور تیسری یہ سمجھو لوگو کہ مقبول کرنا اور مردود کرنا اور روزی کی کشایش اور تنگی اللہ ہی کے اختیار مین ہی کہ ترازو اوسکے پاس ہی جسکے لیے چاہتا ہی پلڑا جھکا دیتا ہی اور جسکے واسطے چاہتا ہی پلڑا اونچا کردیتا ہی اور چوتھی یہ بات جان رکھو کہ جو کام بندے دن کو کریںگے اوس کام کی خبر اوسکو رات کے کام سے پہلے رہتی ہی اور جو کام بندے رات کو کریںگے اوسکی خبر دن کے کام سے پہلے اوسکو پہونچتی ہی آگے سے اور پانچوین یہ کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی شان ہی رعب اور دبدبہ اوسکا بڑا ہی ایسا کہ پردہ اوسکا نور ہی اگر وہ پردہ اوٹھاوے تو ساری مخلوق جل جاوے کسیکو طاقت اوسکے برداشت کی نہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے جو کیا سو ہوا اور ہوگا اور جو ہوتا ہی سب پہلے تقدیر مین لکھدیا پھر بھی اللہ تعالیٰ غافل نہین اوسکو اب بھی اختیار ہی جو چاہے سو کرے قسمت کی ترازو اوسکے ہاتھ مین ہی جسکا چاہتا ہی پلڑا اونچا کرتا ہی جسکا چاہتا ہی نیچا کرتا ہی اور ہر ایک کے کام کی خبر رکھتا ہی آگے سے یعنے آگے سے ہر ایک کام ہر ایک کے واسطے اوسنے مقرر کردیا ویسا ہی اوس سے ہوتا ہی اخرج الترمذی وابن ماجۃ عن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ آمنا بک وبما جئت بہ فہل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبہا کیف یشاء ترجمہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر کہا کرتے تھے کہ ای پھیرنے والے دلوں کے ثابت رکھ میرا دل اپنے دین پر تو کہا مین نے ای نبی اللہ کے ہمنے مانا تمکو اور جو کچھ تم لائے سو کیا تم ڈرتے ہو ہمپر فرمایا ہان اسواسطے کہ دل اللہ کی دو اونگلیوں مین سے دو اونگلیوں مین سے پھیر دیتا ہی دلوں کو جیسے چاہتا ہی **ف** یعنے یہ بات ثابت ہی کہ سب پیغمبر ہوتی ہیں اور پیغمبروں سے پیغمبری جاتی نہین اور سب پیغمبر دنیا سے ایمان کے ساتھ جاتے ہین پیغمبروں کو ایمان

تو داخل ہوتا ہے دوزخ میں اور بعضا شخص تمام عمر کام کیے جاتا ہے کام دوزخیوں کے اسقدر کہ نہیں رہتا اوسکے اور دوزخ کے درمیان فرق سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر بڑھ نکلتی ہے اوسپر لکھت تو کرنے لگتا ہے کام بہشتیوں کے تو داخل ہوتا ہے بہشت میں فـ یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی سچے تھے اور اللہ تعالی نے بھی اونکو سچا کیا تھا سو اونہوں نے یوں حدیث فرمائی کہ ہر ایک ایک سو بیس دن میں آدمی کی صورت بنکر ماں کے پیٹ میں درست ہوتا ہے پھر اللہ تعالی ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ فرشتہ اوسکے حق میں لکھتا ہے کہ یہ شخص فلانے فلانے کام کریگا اور فلانے سال اور سن میں اور فلانے وقت اور فلانے دن فلانی جگہ مریگا اور زندگی میں فلانی فلانی چیز اسقدر رکھتا ہوگا اور بدبخت ہوگا یا نیکبخت ہوگا بعد اسکے اسمیں جان ڈالتا ہے سو اوسکے لکھے کے موافق اوسکا کام اور انجام دنیا میں ہوتا ہے پھر اگر اوسکی قسمت میں انجام دوزخ لکھا ہوتا ہے تو دنیا میں اگرچہ پہلے وہ کام بہشتیوں کے کرتا ہے اسقدر کہ بہشت سے نزدیک ہوجاوے ہاتھ بھر پر پھر یکایک تقدیر کا لکھا زور مارتا ہے تو وہ شخص آخر کو کام دوزخیوں کے کرنے لگتا ہے تو دوزخ کو جاتا ہے اسیطرح جسکی تقدیر میں بہشت لکھی ہے تو وہ اگرچہ کام دوزخیوں کے سے کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ سے نزدیک ہوجاتا ہے ہاتھ بھر پر پھر اوسکی تقدیر کا لکھا زور مارتا ہے تو وہ بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے تو آخر بہشت کو جاتا ہے المقصود آدمی اپنی عقل پر مغرور نہو اور اعتماد رکھے اللہ ہی کے کرم اور فضل کا بھروسا رکھے اور اوسیسے امیدوار رہے اور خاتمہ سے ڈرتا رہے اگر خاتمہ اچھا ہوا تو اچھا ہے اور برا ہوا تو برا ہے اخرج مسلم عن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی له ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابوموسی نے نقل کیا کہ کھڑے ہوکے ہمارے بیچ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھا پانچ باتوں کا سو فرمایا کہ بیشک اللہ نہیں سوتا اور لائق نہیں اوسکو کہ سووے جھکاتا ہے پلڑا اور اونچا کردیتا ہے اوسکو عرض

کیھ لوگوں کے حق میں کہ یہ بہشتی ہیں اور کیھ لوگوں کے حق میں کہ یہ دوزخی ہیں امر فرمایا کہ محا کو کیھ پیدا ہو
جیا ہوں سو کروں میں مالک ہوں اخرج مسلم عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم ان اللہ خلق للجنۃ اہلا خلقہم لہا وہم فی اصلاب آبائہم وخلق للنار اہلا خلقہم
لہا وہم فی اصلاب آبائہم ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا جنت کے
لیاقت والوں کو بنایا اونکو بہشت کے واسطے اور وہ اپنے باپوں کی پیٹھ میں تھے اور
پیدا کیا دوزخ کے سزاوار لوگوں کو بنایا اونکو دوزخ کے واسطے اور وہ اپنے باپوں کی پیٹھ میں تھے
یعنی دنیا میں پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالی نے ہر ایک کو جس لائق وہ شخص تھا ویسا ٹھہرایا
سو اوسی موافق دنیا میں اوس شخص سے کام ہوتے ہیں بہشتی سے اچھے کام اور دوزخی
برے کام اخرج الشیخان عن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
وہو الصادق المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ
مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ و
رزقہ وشقی وسعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ
حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم
لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل الجنۃ
فیدخلہا ترجمہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ بیان فرمایا ہمسے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں سچے گئے تھے فرمایا کہ پیدائش ہر کسی کی اکٹھا کیجاتی ہے اوسکی ماں کے
پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ پھر ہوتا ہے خون چالیس دن تک پھر ہوتا ہے لوتھڑا چالیس دن
تک پھر بھیجتا ہے اوسکے واسطے اللہ تعالی اوسکی طرف ایک فرشتہ چار باتوں کے لیے سو وہ لکھدیتا ہے
اوسکا عمل اور اوسکی اجل اور اوسکی روزی اور بدبخت یا نیکبخت پھر پھونکتا ہے اوسمیں
روح تو قسم ہے اوسکی کہ نہیں کوئی معبود سوا اوسکے کہ بیشک کوئی تم میں کا
کیئے جاتا ہے کام بہشتیوں کے یہاں تک کہ نہیں رہتا اوسکے اور بہشت کے درمیان میں
فرق سوا ایک ہاتھ بھر کے پھر آ ہو نکلتی ہے اوسپر لکھت تو کرنے لگتا ہے کام دوزخیوں کے

اللہ تعالی نے اپنے علم کے موافق لکھنے کا قلم کو حکم دیا اوسنے لکھدیا پھر وہ خشک ہوگیا کہ اب نہیں وہ لکھتا اور اسلام جو ہے سو اللہ تعالی کے نور کے سبب سے ہے جسپر اللہ تعالی کا نور روز ازل میں پڑا وہ نیک راہ پر مسلمان ہوا اور جسپر وہ نور نہ پڑا وہ گمراہ اور کافر ہوا اخرج احمد عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان اللہ عز وجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابو درداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فارغ ہوچکا اپنی مخلوق میں ہر بندے کی پانچ چیز اوسکی اجل سے اور اوسکے عمل سے اور اوسکے رہنے کی جگہ سے اور اوسکی چال سے اور اوسکی روزی سے ف یعنی ہر مخلوق کے حق میں یہ باتیں کہ یہ فلانے وقت پر فلانے روز فلانی جگہ اسطور پر مریگا اور زندگی میں فلانے فلانے عمل کریگا اور فلانی فلانی جگہ رہیگا اور فلانی فلانی چال اور روِیہ اختیار کریگا اور فلانی فلانی طرح اسکو اسقدر روزی رزق ملیگا اور دیا دیگا اللہ تعالی نے مقرر کردیں اور ٹھہرادیں ویساہی ہوتا ہے اوس سے کم و بیش نہیں ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ توکل ہی پر رہے اس بات پر بہت پھروسا نکرے اور دنیاداری کے امور میں بہت کوشش اور سردردی نکرے جو قسمت میں لکھا ہے وہ آگے ہی مقرر ہوچکا اوسمیں کمی بیشی نہیں اخرج احمد عن ابی الدرداء عن النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریتہ بیضاء کانہم الذر فضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریتہ سوداء کانہم الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنۃ ولا ابالی وقال للذی فی کتفہ الیسری الی النار ولا ابالی ترجمہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی الدرداء نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم کو اونکی پیدائش کے وقت پھر مارا اونکا داہنا مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد سفید جیسے چیونٹیاں اور مارا اونکا بایاں مونڈھا سو نکالی اونکی اولاد کالی جیسے کوئلے پھر فرمایا اونکو جو داہنے میں تھے طرف بہشت کے اور کچھ پرواہ نہیں مجکو اور فرمایا جو اونکے بائیں مونڈھے میں تھے طرف دوزخ کے اور کچھ پرواہ نہیں مجکو ف یعنے اور خلقت کے پیدا ہونے سے پہلے ہی حضرت آدم کو پیدا کرنے کے وقت اللہ تعالی نے حکم کردیا اور ٹھہرادیا

تعالی عرشہ علی الماء ترجمہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکھیں تقدیریں خلائق کی آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے سے پچاس ہزار برس پہلے حالانکہ اوسکا عرش پانی پر تھا اخرج احمد وابوداود عن ابی موسیٰ

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض منہم الاحمر والابیض والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب ترجمہ امام احمد اور ابوداود نے ذکر کیا کہ ابوموسیٰ نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے کہ وہ لی تھی سب زمین سے سو ہوئی اولاد آدم کی اندازہ پر زمین کے کوئی سرخ کوئی سپید کوئی کالی کوئی درمیان میں اسکے کوئی نرم کوئی کڑی کوئی ناپاک کوئی ستھری

ف یعنی جو آدمیوں میں تفاوت ہے کہ جیسے سرخ سپید ہوتے ہیں اور جیسے سیاہ رنگ ہوتے ہیں اور ایسی ہی کسیکی خو نرم ہوتی ہے کوئی سخت ہوتا ہے اور کوئی پاک صاف ہے اور کوئی ناپاک ہے سو اسکا سبب پہلے ہی سے اللہ تعالی نے انکی اصل پیدا کی کہ حضرت آدم کو سارے جہان کی طرح طرح کی زمینوں میں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لیکر اوس سے بنایا کہ بعضی جگہ کی مٹی سرخ اور بعضی جگہ کی سپید اور کہیں کی سیاہ کہیں کی نرم اور کہیں کی سخت تھی تو یہ باتیں حضرت آدم میں جمع تھیں ویسا ہی اوسکا ظہور اونکی اولاد میں ہوا اسواسطے کہ پہلے سے اللہ تعالی نے آدمیوں کی تقدیر میں یوں ٹھہرا دیا تھا اخرج احمد والترمذی عن

عبد اللہ بن عمرؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان اللہ تعالی خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیہم من نورہ فمن اصابہ من ذلک النور اہتدی ومن اخطاہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ ترجمہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ میں نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا خلق کو اندھیرے میں پھر ڈالا اوپر کچھ اپنا نور پس جسکو پہونچا کچھ اوس نور میں سے اوسنے سیدھی راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ سو وہ گمراہ ہوا تو اسیواسطے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم اللہ کے علم پر ف یعنی

چنانچہ ویساہی ہوا اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ حضرت ابوہریرہ وغیرہ اصحاب بیٹھے ہوئے اس جبر اور تقدیر کے مسئلہ مین بحث کرتے ہین تو نہایت ناخوش ہوئے اسقدر کہ چہرہ آپکا انار کے دانے کی طرح سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ کیا تمکو اللہ ورسول نے اس مسئلہ مین گفتگو کرنے کا حکم کیا ہی اور یا مین اس مسئلہ مین جھگڑا ڈالنے کو آیا ہون رسول ہو کر سو یون تو نہین ہی جو تمکو عبادت کا حکم ہوا ہی سو کرتے جاؤ کچھ چون وچرا مت کرو اور اگلی امتون کے لوگ اسیطرح مشکل مشکل مسئلون مین بحث کر کے گمراہ ہوگئے کہ اللہ تعالی نے اونکو ہلاک کیا سو مین تمکو تقید کرتا ہون کہ اس مسئلہ مین ہرگز گفتگو نکیجیو اخرج ابن ماجۃ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من تکلم فی شئی من القدر سئل عنہ یوم القیامۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ ترجمہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ سنا مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے کلام کیا کسی چیز مین قدر کے مسئلہ سے تو پوچھا جائیگا اوس سے وہ کلام قیامت کے دن اور جسنے نہ کلام کیا اوسمین اوس سے پرسش نہوگی اوسکی بابت یعنی قیامت کے دن اس بات کا بھی حساب ہوگا تو جو شخص اس مسئلہ مین گفتگو کریگا قیامت کو اوس سے محاسبہ لیا جائیگا کہ تو نے اسمین کیون گفتگو کی اور بحث کی اور جو شخص اسمین گفتگو اور بحث ہی نکریگا اوس سے پوچھا بھی نجائیگا اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کو اس مسئلہ مین گفتگو ہی کرنا نچاہیے اسقدر سمجھ لے کہ اللہ تعالے نے جو روز ازل مین تقدیر مین لکھدیا وہ ضرور ہوگا اور اللہ تعالے نے بندون کو فی الجملہ کام کرنے کا اختیار دیا ہی اور کام کا پیدا کرنا اور دل مین ارادہ ڈالنا یہ اللہ ہی کا کام ہی جسقدر قرآن وحدیث مین مذکور ہی اوسپر ایمان لاوے اور یقین رکھے زیادہ دم نمارے اخرج الترمذی عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب فقال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب بہ ما کان وما ہو کائن الی الابد ترجمہ ذکر کیا ترمذی نے کہ عبادہ صامت کے بیٹے نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے پیدا کیا اللہ نے قلم کو تو فرمایا اوسکو کہ لکھ وہ بولا کیا لکھون فرمایا لکھ تقدیر سو اوسنے لکھا جو ہوا اور ہونے والا ہی ہمیشہ تک اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ و

اور آدمیوں کو دوزخ میں ڈال دے تو بھی وہ ظالم نہ ٹھہرے اسواسطے کہ ساری مخلوق اوسکی ہے اور کسیکی نہیں اور اگر وہ خلق پر مہربانی کرے تو مہربانی اوسکی خلق کے حق میں بہتری کرادے یہ بندہ کا حق نہیں اخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ونحن نتنازع فی القدر فغضب حتی احمر وجہہ کانما فقیٔ وجہہ حب الرمان فقال بہذا امرتم ام بہذا ارسلت الیکم انما ہلک من کان قبلکم حین تنازعوا فی ہذا الامر عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ ابی ہریرہ نے نقل کیا کہ باہر آئے ہم پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم جھگڑ رہے تھے قدر کے مسئلہ میں سو غصہ ہوئے ایسا کہ سرخ ہو گیا چہرہ اونکا گویا توڑے گئے اونکے چہرہ پر انار کے دانے پھر فرمایا کہ کیا اس بات کا تمکو حکم ہوا کیا اسواسطے میں بھیجا گیا تمہاری طرف تب ہی ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے جب جھگڑا کیا اونہوں نے اس بات میں تقید کرتا ہوں میں تمپر تقید کرتا ہوں تمپر کہ نہ جھگڑو اسمیں ف یہ باتیں کہ بندوں کے حق میں فائدہ کی تھیں سو اللہ تعالے نے بتادیں کہ اللہ کو ایسا سمجھو اور رسول کو یوں جانو کہ بندگی اللہ کی اسطرح کرو اور دنیا کے کام یوں چلاؤ اور جو بات بندوں کے کام کی نہ تھی کہ جس سے کچھ دنیا اور دین کا فائدہ نہ تھا اوسکا مفصل بیان نکیا یا وہ بات جو آدمیوں کی سمجھ اور بوجھ سے زیادہ تھی اسکا بھی بیان نکیا تاکہ آدمی لایعنی باتوں میں مشغول ہو جاویں مثلاً یہ نہ بیان کیا کہ چاند اور سورج فلانی چیز سے ہے اور عرش فلانی چیز سے اور مینہ اور پانی اور آگ فلانی چیز اور سورج کی حقیقت یہ ہی اسواسطے کہ ان باتوں کے دریافت ہونے نہونے سے کچھ فائدہ نقصان نہیں یا مثلاً شریعت میں وحدت وجود اور شہود اور اللہ تعالی کی ذات اور متشابہات آیتوں کی تاویلیں اور ہر عبادت کی وضع مخصوص کے مامور ہونے کا بھید دریافت کرنے کا حکم نہوا اسواسطے کہ یہ باتیں اکثر آدمیوں کی عقل کی بوجھ سے زیادہ ہیں کہ اکثر لوگ اوسکی حقیقت کو دریافت نکرسکیں گے بعضے مطلق انکار کرینگے اور بعضی اوسمیں زیادتی کرینگے تو دونوں گمراہ ہونگے چنانچہ اگلی امتوں کے لوگ اسی سبب سے گمراہ ہوئے ویسا ہی جبر اور اختیار اور تقدیر کا مسئلہ ہے کہ اسمیں گفتگو اور بحث کرنا اور اسکی حقیقت کے دریافت کی فکر میں رہنا بیجا ہے اسواسطے کہ آدمی کی عقل کی بوجھ سے یہ بات زیادہ ہے کم بہت آدمی جاہل گمراہ ہو جاتے ہیں

اخرج احمد و ابو داود و ابن ماجہ عن زید ابن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قال لو
ان اللہ عذب اہل سمواتہ و اہل ارضہ عذبہم وہو غیر ظالم لہم و رحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم
ولو انفقت مثل احد ذہبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ منک حتی تؤمن بالقدر و تعلم ان ما اصابک
لم یکن لیخطاک وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک وان مت علی غیر ہذا دخلت النار

ترجمہ امام احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ زید بن ثابت نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اگر ایسا ہو تا کہ اللہ عذاب کرے اپنے آسمان والوں پر اور اپنے زمین والوں پر تو عذاب کرے اور ظالم نہ ٹھہرے اونکے حق میں اور اگر مہر کرے اوپر تو ہو مہر اوسکی بہتر اونکے لیے اونکے کاموں سے اور اگر تو خرچ کرے احد برابر سونا اللہ کی راہ میں قبول نکرے تجھسے جب تک تو ایمان لاوے تقدیر پر اور جان لیوے یہ کہ جو تجھکو پہونچا تجھسے چوکنے والا نتھا اور جو تجھسے چوکا وہ تجھکو پہونچنے والا نتھا اور اگر تو مرے اسکے برخلاف اور عقیدے پر تو ضرور داخل ہووے تو دوزخ میں ف یعنے جو کچھ اللہ نے تقدیر قسمت میں لکھدیا اور مقدر کردیا وہ ضرور ہوچکے گا ممکن نہیں کہ چوک جاوے اونہا پہنچے سو جو کچھ آدمی کو رنج اور تکلیف اور بیماری اور راحت اور خوشی اور صحت اور فتح و شکست اور مفلسی اور امیری پہونچتی ہے یہ سب تقدیر کے لکھے کے موافق ہو چکتی ہے اور کسی سبب سے نہیں ٹلتی ہے اگر سب مخلوق چاہے کہ نہ پہونچے تو ممکن نہیں کہ نہ پہونچے اور تقدیر خطا کرے اور جو آدمی کو نہ پہونچا مثلاً چاہا کہ میں تندرست ہوجاوں اور نہوا یا چاہا کہ امیر ہو جاوں اور نہوا یا چاہا کہ میری اوسپر فتح ہو اور نہوئی یا سانپ ہاتھ پر چڑھا اور نہ کاٹا اور تمام اون تقدیر ہی میں یوں لکھا تھا ممکن تھا کہ برخلاف ہو اگرچہ ساری مخلوق ملکر چاہے کہ اوسکے برخلاف ہو مگر ہو نا ممکن نہیں پھر اب اسکے سوا اور طرح پر جو شخص سمجھے کہ فلانے سبب سے تقدیر لوٹ گئی اور تقدیر کا لکھا مٹ گیا او تدبیر چل گئی پھر وہ شخص یہ تو بہ مر جاوے تو دوزخی ہے اور صدقہ خیرات نیکی اوسکی قبول نہیں ہوتی اگرچہ پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ میں خرچ کیا ہو تو بھی قبول نہوا اسواسطے کہ اوسنے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا اور اللہ کے بولے کے خلاف نہیں ہوسکتا وہ مالک الملک شہنشاہ بے پرواہ ہے جیسا کہ اوسنے چاہا ویسا ہر ایک کی قسمت میں لکھدیا وہ ہر صورت سے مالک ہے اگر سب فرشتوں

علیحدہ رہنا بہتر ہی تاکہ لوگون کو گمراہ نکرے اور شاید اپنے عقیدے کو برا سمجھکر ترک کردے اخرج البیہقی

وارزین عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستۃ لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی

یجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ اللہ ویذل

من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ والتارک لسنتی ترجمہ ذکر کیا

بیہقی اور رزین نے کہ بی بی عائشہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چھ شخص ہین

لعنت کی مین نے اور لعنت کی اللہ نے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی بڑہانیوالا

کتاب مین اور جھٹلانیوالا اللہ کی تقدیر کا اور زبردستی سے حاکم بنجانیوالا اسواسطے کہ عزت دیوے

جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزت دی اللہ نے اور حلال کرنیوالا اللہ کے حرام کا

اور حلال کرنیوالا میرے رشتہ دارون سے وہ چیز جو حرام کی اللہ نے اور چھوڑ دینیوالا میری سنت کا

ف یعنی جو شخص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو بے عذر شرعی ترک کرے اور چھوڑ دیوے

تو اوسکو حضرت پر ایمان نہین اور جو سید ہو حضرت کی آل مین اور اللہ کے حرام کیے ہوئے کامون کو

حلال کرے یعنی گناہ کرے اور اللہ تعالے کے منع کرنے کا لحاظ نرکھے تو اوسنے بڑا قصور کیا جیسے بلا تشبیہ

وزیر کا بیٹا بادشاہ کی چوری کرے اور بادشاہ کے آئین کی قدر نرکھے اور برخلاف آئین کے کرے تو اوسکو

دیکھکر اور رعیتی بہکین تو اوسکی سزا بھی زیادہ چاہیے جیسے عنایت اور مہربانی زیادہ اوسکی تقصیر پر

عتاب بھی زیادہ اور جو شخص اللہ کے کعبہ کے حرم کی تعظیم نرکھے اور جو کام وہان کرنے حرام ہین سو

وہان کرے تو اوسنے گویا ایسا کیا کہ خود بادشاہ کے مکان پر دربار مین بے ادبی اور حکم عدولی کی اور

جو شخص لوگون پر زبردستی حاکم بنجاوے تاکہ اشرافون کو ذلیل کرے اور کمینون کو زبردست

کرے اور جو شخص تقدیر کے برحق ہونے کو مکراوے اور تقدیر کے قائل کو جھٹلاوے اور جو شخص

قرآن مین کچھ اپنی طرف سے بڑھاوے کوئی لفظ یا کوئی حرف یا کوئی مطلب یا کوئی صورت سو ایسے

شخص چھؤون قسم کے ملعون ہین کہ اللہ نے اونکو پھٹکار دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے اونکو بددعا دی کہ اللہ نے اپنی مہر اونسے اوٹھالی سو حضرت کی یہ دعا قبول

ہوئی اسواسطے کہ حضرت نبی تھے اور ہر نبی کی دعا قبول ہوتی ہی اس حدیث سے

معلوم ہوا کہ قدری تقدیر کے منکر پر اللہ اور رسول کی طرف سے لعنت اور پھٹکار پڑی ہی

کا اس عقیدے والون پر ایسا غضب ہوتا ہے کہ دنیا مین بھی اونکو عذاب شدید ہوگا اور اس حدیث سے
یہ بھی معلوم ہوا کہ قدریہ اوسیکا نام ہے کہ تقدیر کا انکار کرے اخرج احمد وابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم
ان ماتوا فلا تشھدوھم ترجمہ امام احمد اور ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قدری مجوس اس امت کے ہین اگر بیمار ہین تو مت پوچھو
اونکو اور اگر مرین تو نماز نہ پڑھو اونپر ف یعنی مجوس وہ ہوتا ہے کہ جو سورج اور آگ کو پوجے اور
نچھترون کی تاثیر کا اعتقاد رکھے اور جب آدمی تقدیر کا قائل نہین رہتا اور اللہ ہی پر بھروسا
نہین رکھتا تو اوسکا دل ہر طرف بٹتا ہے اور ہر چیز کو پوجنے لگتا ہے کبھی بھوانی کو مانتا ہے کبھی قبرون کو
پوجتا ہے کبھی کسی درگاہ کے چراغ کو پوجتا ہے کبھی دن رات کی نحوست و سعادت کے پیچھے پڑتا ہے
حالانکہ کچھ ہوتا نہین ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر مین لکھدیا سو ایسا شخص مسلمان نہین رہتا ہے
مجوسی سا ہو جاتا ہے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہے اور
پھر تقدیر کا منکر ہو تو وہ اس امت مین گویا مجوس ہے تو ایسا شخص اگر بیمار پڑے تو اوسکا حال
نہ پوچھو اور اگر مر جاوے تو جنازے کی نماز نہ پڑھو اسواسطے کہ یہ معاملہ مسلمانون کے ساتھ کرنا چاہئے
کافر کے ساتھ ایسا ملاپ اور دوستی اور اونکی مغفرت کی دعا مانگنا نہ چاہیے اسواسطے کہ اور لوگ بھی یہ عقیدہ
نہ اختیار کرین اخرج ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم ترجمہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ عمر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ساتھ نہ بٹھلاؤ اہل قدر کو اور نہ اول بات کہو اوس سے ف یعنی جو شخص
تقدیر کا منکر ہو اوس شخص سے محبت اور ملاقات نہ رکھو بلکہ اپنے ساتھ برابر نہ بٹھلاؤ اور تم اوسکے پاس
بیٹھو اور اپنی طرف سے پہلے اوس سے بات بھی نہ کہو ہان اگر وہ پوچھے تو بقدر ضرورت اوسکا
جواب دینا مضایقہ نہین گویا وہ شخص آدمیت سے خارج ہے سو کفار کی طرح پر اوس سے معاملہ
کرو بلکہ کافرون سے بھی وہ بدتر ہے اسواسطے کہ کافر کو ہر مسلمان کافر جانتا ہے اوسکی بات نہین
مانتا اور یہ قدری تو آپکو مسلمان کہیگا اور بعض آیتین اور بعض حدیثین اور کچھ قول
اور اشعار کے معنے اپنے طور پر لگا کر جاہلون کو گمراہ کریگا تو ایسے شخص سے ترک کرنا اور

وہ مومن نہین کافر ہی اخرج الترمذی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صنفان من امتی لیس لہما فی الاسلام نصیب المرجیۃ والقدریۃ ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا عبد اللہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو قسم کے لوگ ہین میری امت مین کہ اونکو اسلام مین کچھہ نصیب نہیں مرجیہ اور قدریہ ف یعنی جو شخص جانے کہ ہمکو کچھہ مطلق اختیار نہیں ہی بالکل ہم محض مجبور اور بے اختیار ہین اور جو کام ہمسے ہوتے ہین اللہ ہی کراتا ہی سو ہمسے آخرت میں پرسش نہو گی اگر حشر بھی ہو تو ہم بخشے جائینگے سو ایسے شخص کو صری اور مرجی کہتے ہیں کہ وہ یہ بات جانتا ہی کہ گویا اللہ تعالی ہمیں جبر کی راہ سے کام کراتا ہی ہمارا کچھہ قصور نہیں تو اس عقیدے سے یہ بات نکلتی ہی کہ گناہ بھی ہمسے اللہ ہی کراتا ہی پھر ہمکو گناہ سے کیسے کا حکم کیوں کیا تو اس بات سے شریعت کا انکار نکلتا ہی اور جو شخص جانے کہ بالکل ہم مختار ہین اور جو کرتے ہیں ہم خود کرتے ہیں اور جو کام ہم کرتے ہیں اون کاموں کو ہم ہی پیدا کرتے ہین اللہ تعالی کو اومیں کچھہ دخل نہیں اور آگے سے اوسے کچھہ ٹھہرا نہیں تو ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی تقدیر کا منکر وہ گویا اپنے تئیں بھی ایک خالق افعال کا اور مختار جانتا ہی سو اس دونوں طرح کے عقیدے والے لوگ مسلمان نہین ہین اور اسلام سے اونکو کچھہ حصہ نہیں ہی اور نصیبۂ اسلام سے بے نصیب ہیں اگرچہ اپنے آپکو مسلمان کہیں اور پیغمبر خدا کی امت میں شمار کرین اخرج ابو داؤد والترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف ومسخ وذلک فی الذین بالقدر ترجمہ ابو داؤد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابن عمرؓ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میں نے سنا کہ فرماتے تھے کہ ہوگا میری امت میں لوگوں کا زمین مین دھس جانا اور صورتیں جانورون کی سی ہوجانی اور یہ اونمیں ہوگا جو جھٹلاتے ہیں تقدیر کو ف اس حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں لوگ زمین میں دھنس جائینگے جیسے اگلی امتوں میں قارون وغیرہ دھس گئے اور یہ میری امت کے لوگوں کی صورتیں جانوروں کی سی ہو نگی جیسے اگلی امتوں میں یہود اور نصاری کی بندروں سوروں کی سی شکلیں ہوگئیں تھیں سو اس حدیث میں فرمایا کہ جو لوگ میری امت کے یعنی کلمہ گو کہ آپکو مسلمان جانتے ہونگے مگر تقدیر کے منکر ہونگے سو اخیر وقت میں اونکی صورتین بھی بعضوں کی جانوروں کی سی بدجاوینگی اور بعضے زمین میں دھنس جاوینگے نعوذ باللہ تعالی

نہ ڈالیو تو وہ جانور باوجود یکہ چھوٹا ہوا ہے مگر پھر بھی اس شخص کے اختیار میں ہے جہاں سے چاہے
کھانے دے جہاں سے چاہے رسی کھینچ لے اور نہ کھانے دے ایسی ہی آدمی کا حال سمجھا چاہیے
اس سبب سے آدمی کا چاہا اللہ کے چاہے کے مقابل نہیں چلتا قال اللہ تبارک وتعالی وما تشاؤن
الا ان یشاء اللہ رب العالمین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے بیچ سورہ تکویر کے ہیں کہ اور تم جب ہی
چاہو کہ چاہے اللہ سارے جہان کا صاحب ہے یعنی تمہارے دل میں کام کا ارادہ ڈالنا بھی اللہ
ہی کا کام ہے جب وہ چاہے تو تمہارے بھی دل میں وہ ارادہ ڈال دے پھر تم اوس کام کو کرنے لگو
اور اگر وہ نچاہے تو تم ہزار چاہو کہ ہم فلانا کام کریں مگر تمہارے دل میں اوس کام کا ارادہ بھی مضبوط
نہ ٹھہرے جب ساری مخلوق اسیطرح پر ٹھہری تو خدا ہی پر توکل اور بھروسا مضبوط رکھنا
چاہیے کہ سوائے اوسکے نہ کوئی کسیکا کچھ بگاڑ سکے نہ بنا سکے پھر غیروں کی طرف رجوع لیجانا اور
غیروں کی خوشامد میں اپنے آپکو ذلیل کرنا محض بیفائدہ ہے جب وہ چاہیگا وہ لوگوں کے دل
میں ارادہ ڈال دیگا اوسکے بغیر چاہے کچھ نہیں ہوتا اوسنے پہلے سب چیز کا اندازہ اپنے نزدیک ٹھہرالیا
پھر اوسیطرح پر پیدا کیا اور جو کام بندوں سے ہوتے ہیں وہ کام بھی وہی پیدا کرتا ہے اور جس کام سے
چاہتا ہے وہی باز بھی رکھتا ہے اور جس کام کو چاہتا ہے وہی ارادہ بھی آدمی کے دل میں ڈال دیتا ہے
سو اسپر اسیطرح یقین رکھنا چاہیے اور کبھی اپنی عقل ناقص کو دخل ندینا چاہیے اور نہیں ایمان جاتا ہے اخرج الترمذی
عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع
یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر
ترجمہ ترمذی نے ذکر کیا کہ علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے کہ مومن نہیں ہوتا کوئی بندہ جبتک ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر گواہی دیوے یہ کہ
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں بنی کیا مجکو برحق اور یقین
لاوے موت پر اور یقین لاوے کہ زندہ ہونا ہے بعد مرنے کے اور یقین لاوے تقدیر کا ف
یعنی جیسے اللہ تعالی کو واحد اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی برحق اور موت اور قیامت
کو بیشک جاننا چاہیے ویسی ہی اس بات پر بھی یقین صادق لانا چاہیے کہ تقدیر بھی برحق ہے جو ہونا تھا
سو اللہ تعالی نے ہر ایک کا حال پیدا کرنے سے پہلے مقدر کر دیا [illegible]

اللہ تعالیٰ ہی ہے قال اللہ تبارک وتعالیٰ واللہ خلقکم وما تعملون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
سورۂ الصافات میں کہ اللہ ہی نے بنایا تمکو اور جو تم کرتے ہو ف یعنی تمکو بھی اللہ ہی نے
پیدا کیا اور بنایا اور جو تم کرتے ہو کام وہ کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے اگر وہ نہ پیدا کرے اور نہ کرے
تو تمسے ہرگز نہو سکے چنانچہ بہت کام آدمی کیا چاہتا ہے اور نہیں ہوسکتے اور بہتیرے کام نہیں
چاہتا ہے اور بلا اختیاری میں ہو جاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ کام بھی جو آدمی کے ہاتھ سے
ہوتے ہیں اوسکا پیدا کرنے والا بھی اللہ ہی ہے کام اپنے ہاتھ سے اچھا یا برا یا اور کسی سے اپنے
حق میں کچھ سلوک ہو تو اللہ کا شکر بجا لایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ وہی کام کا پیدا کرنے والا ہے پھر
ہمکو جزاے نیک کا وعدہ دیا تو اسکا نہایت احسان ہے اور جب یہ معلوم ہوچکا کہ ہمارے سب
کام بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے پھر اور کسی کے حرکات و سکنات پر غصہ اور عیب پکڑنا کیا ضرور گر بیجا ہے
مگر ہاں جیسے اللہ تعالیٰ ہی نے حکم دیا وہ بات حد ہی کی اپنی طرف سے کیا ہے امر بھی بات
رہے کہ پیدا کرنا کام کا اور بات ہے اور کام کے کسب کا کچھ تھوڑا اختیار دیا اور بات ہے اگر
کام کے کسب کا اختیار نہو تو امر و نہی بیفائدہ ہو جاتے اور بہشت و دوزخ بنانا اور دنیا میں
پیغمبروں کا بھیجنا اور بادشاہ اور حاکم مقرر کرنا لغو ٹھہرے سو کام کے کسب کا تو البتہ
آدمی کو اختیار دیا ہے مگر بالکل اختیار بھی نہیں دیدیا اگر ایسا ہو تو بندہ مختار ٹھہر جاوے
اور اللہ تعالیٰ معاذ اللہ بیکار رہجاوے قال اللہ تعالیٰ واعلموا ان اللہ یحول بین المرء
وقلبہ ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انفال میں کہ جان لو کہ اللہ روک لیتا ہے
آدمی سے اوسکے دل کو ف ہر کام کا ارادہ پہلے آدمی کے دل میں پڑتا ہے بعد اوسکے
وہ کام آدمی کے ہاتھ پاؤں سے ظہور میں آتا ہے پھر جس کام کو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا ہے
اوس کام سے آدمی کے دل کو روک لیتا ہے اور کرنے نہیں دیتا ہے چنانچہ ظاہر ہے کہ ہر اون
کام آدمی کیا چاہتا ہے یا بات کہا چاہتا ہے مگر اوس سے نہیں ہوسکتا تو اس سے صاف
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی روک لیتا ہے اور کرنے نہیں دیتا اسکی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی نے
ایک جانور کے گلے میں رسی باندھی اور سرا اوس رسی کا اپنے ہاتھ میں رکھا اور جانور کو کھیت
کے بیچ میں چھوڑ دیا اور اوسکو بتا دیا کہ اس کھیت میں سے کھائیو اور دوسرے میں منہ

گفتگو کرنے سے منع آیا ہے پھر اسمین گفتگو اور جھگڑا کرنا نادانی اور حماقت ہے بلکہ جہالت اور ضلالت
اور ایمان جاتا ہے مگر جسقدر کہ قرآن اور حدیث مین اسکا ذکر ہے اوسپر ایمان لاوے اور چون و چرا
نکرے سو سننا چاہئے قال اللہ تعالی انا کل شیء خلقناہ بقدر ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے
بیچ سورہ قمر مین کہ ہمنے ہر چیز بنائی ٹھہرا کر یعنی جو چیز ہے ظاہر اور چھپی عرش و کرسی اور
لوح و قلم اور فرشتے اور بہشت اور دوزخ اور آسمان اور تارے اور آسمانون کی گردشیں اور زمین
اور جو کچھ آسمان و زمین کے درمیان مین ہے آدمی اور جانور اور پہاڑ اور دریا اور ہوا اور درخت
اور آگ اور جو کچھ ان چیزون سے ملکر بنتا ہے اور سوا اسکے جو وہم و خیال مین آوے یا ہمکو
معلوم ہووے سب اللہ تعالی نے پیدا کیا اور بنایا اور اوسکو پیدا کرنے سے پہلے اپنے نزدیک
ٹھہرا لیا اور اندازہ کر لیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام اس سے ہونگے اور فلانی فلانی
برائیان اور فلانی فلانی نیکیان اس سے فلانے فلانے وقت مین ہونگی اللہ تعالی
حکیم مطلق ہے اور دانا اور علیم اور حکیم تب کام کرتا ہے جب پہلے اوس کام کا انجام سوچ لیتا ہے اور
اول اپنے ذہن مین ٹھہرا لیتا ہے کہ اس کام کا انجام یون ہوگا سو اللہ تعالی تو سب حکیمون کا
حکیم اور سب داناؤن کا دانا ہے اوسنے جو چیز پیدا کی اوسکے پیدا کرنے سے پہلے ہی اوسکا سب
اندازہ ٹھہرا دیا سو اوسکے موافق اوس چیز سے ظہور مین آتا ہے تو اب آدمی کو مناسب ہے کہ اگر
کسی سے کچھ ضرر اور نقصان پہونچے تو اوسکا شکوہ نکرے اور جانے کہ اللہ تعالی نے پہلے سے
یہ بات مقدر کی تھی اور اسی مین کچھ حکمت تھی کہ وہ ہمارے خیال مین نہین آتی اور اگر کسی سے کچھ
فائدہ پہونچے تو شکر اللہ تعالی کا کرے کہ اوسنے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہمارے واسطے یہ فائدہ
مقرر کیا تھا اور جسکے ہاتھ سے وہ فائدہ پہونچے اوسکو اللہ تعالی کی طرف سے اسباب ظاہری سمجھ کر
اوسکا بھی احسان مانے اور شکر بھی بجا لاوے اور کسی کی اگر بری [illegible] دیکھے یا صورت مین
کچھ نقصان دیکھے تو اوس پر ہنسے نہین اور یہ جانے کہ اللہ تعالی نے اسکو ایسا ہی پیدا کیا اسمین کچھ
حکمت تھی اس شخص کا کچھ قصور نہین تو اسپر ہنسنا اور طعن کرنا بھی اپنی دانست مین نادانی ہے ایسے مقام
پر یون کہنا کہ جیسے [illegible] اللہ تعالی کی جناب مین [illegible] بات اسواسطے
اوسنے جیسے [illegible] اختیار دیا ہے ویسے [illegible] اختیار [illegible]

اپنے ہاتھ پانو سے تمام نہیں سکتا ہے اور وہ تمام سکتا ہے سوا سی اختیار اور اسی قدر راہ کے سبب اللہ
تعالی نے نیک کام کا حکم دیا اور بد کام سے منع کیا ہے جو کوئی بد کام کرے سزا پاوے اور جو نیک کام کرے
جزا پاوے اگر اسقدر بھی اختیار بندے کو نہوتا تو دنیا میں حاکم اور عدالت اور چور اور زانی کو سزا کیونکر
ہوتی اور اللہ تعالی کی طرف سے پیغمبر کیوں آتا اور قرآن اور شریعت کس واسطے اترتی اگرچہ نیک اور
بد کام پیدا کرنا اللہ تعالی ہی کا کام ہے مگر بد کام سے راضی نہیں اور بندے کے نصیب میں جیسا
ہر کام کا لکھدینا اور بات ہے اور اس لکھ دینے سے یہ نہیں نکلتا کہ وہ بد کام سے بھی راضی ہے اسکی مثال ایسی ہے
جیسے بلا تشبیہ ایک نجومی نے ایک لڑکے کا نصیبا لکھدیا کہ یہ لڑکا فلانے وقت میں برے
کام کریگا اور چوری میں پکڑا جائیگا اور قید ہوگا پھر بعد اسکے ایسا ہی ہوا تو اس چوری میں
نجومی کا کچھ قصور نہیں اوسنے تو اپنے علم کے موافق ایک بات لکھدی تھی ایسی ہی سمجھا چاہیے
کہ اللہ تعالی نے جو نصیب میں ہر ایک کے جو ہونا تھا سو لکھدیا پھر نیکی بدی کی الگ
تادی اور نیکی کرنے کا حکم دیا اور بدی سے منع کیا جیسا بکری کھانے کی اجازت دی اور سور
کھانے سے منع کیا پھر اگر کوئی سور کھاوے تو اس سے اللہ تعالی پر کچھ الزام نہیں کیونکہ اختیار
کھانے کا دیا تھا اس کھانے والے کا قصور ہوا اسواسطے کہ اللہ تعالی نے اسے بچنے کا بھی نتیجہ
دیا تھا گو کہ نصیب میں بھی اوسکے لکھدیا تھا کہ یہ شخص سور کھاویگا مگر اجازت نہیں دی تھی بلکہ
منع کیا تھا مگر ہاں وہ شخص سوتا ہو اور اوسکے منہ میں کوئی حرام چیز ڈال دے تو البتہ وہ مجبور اور
بیقصور ہے اللہ تعالی نے مکرہ اور بیہوش اور سوتے اور دیوانہ پر حکم جاری نہ کیا پھر اگر کسی کو یہ شبہ آوے
کہ اللہ تعالی نے ازل سے فلانے کو نیک بخت اور مسلمان نیکوکار اور فلانے فلانے کو کمبخت کافر بدکار
روز ازل میں کیوں ٹھہرا دیا اسکا جواب یہ ہے کہ اس بات کا بھید دریافت ہونا آدمیوں کی
عقل کے بوجھ سے زیادہ ہے جیسے کہ آدمی کی جان کی حقیقت یا قبر کے عذاب کی حقیقت آدمی کی
عقل کی بوجھ سے زیادہ ہے سمجھ میں نہیں آتی ویسی ہی یہ بات بھی ہے اور شریعت میں بھی ہمکو
اسکے دریافت کرنے کا حکم نہیں ہوا سو اس بات کے بھید کا دریافت ہونا ممکن نہیں اور
بالفرض اگر دریافت بھی ہوگیا تو دنیا و دین کا اس سے کچھ فائدہ نہ نکلا بہشت کا ملنا
دوزخ سے بچنا اسکے دریافت پر موقوف نہیں بلکہ شریعت میں ہمکو اس بات میں

بدکام سے ناخوش لوگون سے اچھی بات کہنا سلام علیک کرنا صبر اور مردانگی اختیار کرنا حاکم
مسلمان کی تابعداری کرنا حضرتؐ کے اور حضرت کے اصحابون کے رویہ کو خوب مضبوط
پکڑنا اور بدعت سے بچنا سنت کو کوشش کرکے جاری کرنا بدعت کو کوشش کر کے مٹانا
سب آدمیون کی خیرخواہی کرنا کہ یہ باتین اصل دینداری کی ہین ان باتون سے اور
ہزارون باتین نکلتی ہین پھر اسکی جو باتین برخلاف ہین وہ باتین بددینی کی ہین اونسے
دین جاتا ہے اور کفر آتا ہے خدا محفوظ رکھے **الفصل الثالث فی ذکر الایمان بالقدر** ترجمہ
تیسری فصل ایمان بالقدر کے ذکر مین ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون
کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ تقدیر پر یون یقین رکھنا چاہیے اور یون نہ رکھنا چاہیے
سو جاننا چاہیے کہ خدا تعالے کے حکم کرنے کو اور اندازہ کرنے کو قضا و قدر کہتے ہین یعنی اللہ تعالی
نے سب مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے ہر مخلوق کے حق مین اوسکا حال ٹھہرا دیا اور اندازہ
کر دیا گویا حکم کر دیا کہ یہ چیز ایسی ہوگی اور فلانے فلانے کام کریگی اور ابتدا اور انجام اوسکا
یون ہوگا اور ہر چیز بیجان اور جاندار کو اللہ نے پیدا کیا اور جاندار چیز سے جو کام ہوتے ہین اور
جو ارادہ دل مین پڑتا ہے وہ بھی اللہ ہی پیدا کرتا ہے اس باتکو ماننی اور اس بات پر یقین لانیکا
نام ایمان بالقدر ہے پھر جو شخص اسکے برخلاف جانے کہ بندہ اپنے کام آپ پیدا کرتا ہے اور جو جو
وہ بندہ کرتا ہے وہ خود کرتا ہے یا بعضے بعضے کام اللہ کے ارادے کے خلاف کرتا ہے یا فلانی بات
جو دنیا مین ہوئی اوسکا حال آگے سے اللہ کو معلوم تھا ایسے شخص کو قدریہ کہتے ہین یعنی
تقدیر کا منکر کہ وہ بندون مین صفت خالقیت کی ثابت کرتا ہے اور جو شخص یہ بات جانے کہ آدمی کو
مطلق اپنے کام مین کچھ ذرا بھی اختیار نہین جو کچھ اس سے ہوتا ہے نیک و بد سب اللہ ہی کرتا ہے اور
آدمی اور ہر جانور محض مجبور بے اختیار محض ہین حتی کہ کفر اور گناہ بھی اللہ ہی کراتا ہے ایسے شخص کو جبریہ
کہتے ہین یعنی جبر کا اعتقاد رکھتا ہے سو یہ عقیدہ بھی غلط ہے اسواسطے کہ یہ بات بیشک ہے کہ آدمی مین
کچھ فی الجملہ ارادہ اور اختیار بھی ہے کہ اوسی کے سبب بعض کام کرنا اور بعض کام نکرنا اوس سے ظاہر ہوتا ہے
آدمی کے چلنے مین اور پتھر کے ٹھہرنے مین فرق ہے کہ آدمی خود چل سکتا ہے اور ٹھہر سکتا ہے اور پتھر نہ خود
چل سکتا ہے نہ خود ٹھہر سکتا ہے اور آپ ہاتھ ہلانے والے ہین اور رعشہ والے کے ہاتھ مین اتنا و تفرقہ کہ رعشہ

اور بیوپات و بنداری کی ہے اخرج احمد عن معاذ بن جبل انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ قال وماذا یا رسول اللہ قال وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسک ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا ہے معاذ ابن جبل نے نقل کیا کہ مین نے پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ افضل ایمان کیا ہے فرمایا یہ ہے کہ تو دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے اور جاری رکھے زبان کو اللہ کے ذکر میں عرض کیا معاذ نے کہ یہ کیا ہے ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ اچھا جانے تو لوگوں کے لیے جو اچھا جانے اپنی جان کے لیے اور برا جانے لوگوں کے واسطے جو برا جانے اپنے لیے ف یعنی جسکی دوستی کو اللہ نے فرمایا اوس سے دوستی رکھے اور جس سے بغض رکھنے کو فرمایا اوس سے بغض رکھے اور اللہ کے ذکر سے کبھی غافل نہووے اور جو چیز اپنے حق میں اچھی جانے وہی چیز اور لوگوں کے حق میں اچھی جانے اور جو اپنے حق مین بری سمجھے وہ اوروں کے حق میں بھی بری سمجھے ان آیتوں اور حدیثوں سے معلوم ہوا کہ دین مسلمانی کے یہ کام ہین کہ اللہ تعالی کو ہر صفت مین واحد سمجھنا اوسکے سے اوصاف کسی اور مین نہ جاننا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوسکا رسول مقبول جاننا اور سوائے اونکے اور کسی کا رویہ ناختیار کرنا اور نماز دل لگاکر وقت پر پڑھنا زکوۃ دینا رمضان کے روزے رکھنا حج کرنا لغو کام بیہودہ مکرار نا سے بچنا امانت داری کرنا قول قرار نباہنا جب اللہ کا ذکر آوے تو جانا اور خدا کا خوف دل مین رکھنا اوسکے کلام کو شوق سے سننا اوس پر یقین لانا لوگون کو کھانا کھلانا خیرات کرنا کافرون کے ملک سے نکل جانا جہاد کرنا مہاجرون کی خاطرداری کرنا اپنے پاس اونکو رکھنا اونکی مدد کرنا جہاد کی راہ میں اپنا مال خرچنا سب کام اپنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے موافق کرنا رستہ سے تکلیف کی چیز دور کرنا شرم رکھنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ماں باپ اولاد وغیرہ تمام مخلوق سے زیادہ محبوب رکھنا خدا کے محبوبون سے محبت کرنا کفر کے کام سے بیزار رہنا خدا تعالی پر بھروسا رکھنا دین اسلام میں شک نہ لانا مسلمانون کے نقصان کا روادار نہوتا اور بغض اور سخاوت اور بخل اپنا سب اللہ تعالی کی مرضی کے تابع رکھنا زبان اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہونچانا نیک کام سے خوش ہونا

اسیقدر اوس رسم کے رائج کرنے والے پر گناہ ہوتا جاوے مثلاً جسقدر تراویح کی نماز پڑھنے والے کو ثواب
ہوتا ہی اوسیقدر اکیلے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو ہوتا جاتا ہی اسواسطے کہ انہوں نے اس
سنت کو جاری کیا ہی اور اب بھی بہت رائج سنتیں ہندوستان میں مٹ گئی ہیں جیسے بیوہ
عورتوں کا نکاح ثانی اور ولیمہ کا کھانا اور اونٹ یا گدھے خچر وغیرہ کی سواری تو جو کوئی ان
سنتوں کو جاری کرے تو جسقدر اون عمل کرنے والوں کو ثواب ہوا ہے اسیقدر اوس جاری کرنے
والیکو ہوتا جاوے مثلاً جسقدر عرس والوں کو ہر سال ہمیشہ گناہ بڑھتا جاتا ہی اوسیقدر اوسپر
گناہ چڑھتا جاتا ہی جسنے پہلے قبروں پر عرس کی ایجاد کی اخرج الترمذی عن عمرو بن عوف قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الدین لیارز الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرھا
ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الارویۃ من راس الجبل ان الدین بدا غریبا وسیعود
کما بدا فطوبی للغرباء وهم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عمرو بن عوف نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دین سمٹیگا حجاز کے ملک کی طرف جیسے
سانپ گھستا ہی اپنے بل کی طرف اور پناہ پکڑیگا دین حجاز کے ملک سے جیسے پہاڑی بکری
پناہ پکڑے پہاڑ کی چوٹی سے بیشک دین ظاہر ہوا مسافر اور اب ہو جاویگا جیسا پہلے ظاہر
ہوا تھا سو کیا اچھا حال ہی مسافروں کا اور وہ وہ لوگ ہیں جو سنوارتے ہیں جو بگاڑا لوگوں نے
میرے بعد میری سنت میں ف یعنی آخر زمانہ میں اصل اسلام اور دین کی باتیں ایسی ہو جاوینگی
جیسے مسافر ہوتا ہی کہ اوسکو کوئی نہیں پہچانتا اور لوگ اوسکو بیگانہ جانتے ہیں اور ابتدا میں
اسلام کو کوئی نہیں جانتا تھا اور عرب سبکے کافر تھے مسلمانوں کو انگشت نما کرتے تھے ایسے ہی
آخر زمانہ میں دین اسلام کی اصل باتوں کو کوئی نہ پہچانیگا اور مسلمانوں کو لوگ انگشت نما
کرینگے تو کیا اچھا حال ہوگا اون لوگوں کا جو بدعت کو مٹاوینگے اور سنت محمدی کو جو سنت بگڑ
گئی ہی اور بدعتیوں نے جو اسلام میں نئی نئی باتیں نکال کر دین کو بگاڑ دیا اوسکو سنوار کر درست
کرتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اخیر زمانہ میں دین ملک عرب ہی میں رہیگا اور اطراف سے
جاتا رہیگا غرضکہ جو لوگ سنت کو جاری کریں اور بدعت کو رد کریں اونکا بڑا مرتبہ ہے

تو یہی ناور حیلے سوجھا تا ہو سو تم اون راہوں پر نہ چلو صرف اللہ کی بتائی ہوئی سیدھی
راہ چلو جسکو اللہ نے ای سیدھی راہ فرمایا اور دوسری راہیں چلو گے اور دین میں نئی نئی باتیں
رسمیں نکالو گے اور جاری کرو گے تو سیدھی ہدایت والی راہ سے بھٹک جاؤ گے اس سے معلوم
ہوا کہ ایمان کا مقتضا یہ ہے کہ قرآن و حدیث ہی کی راہ سیدھی شریعت کی جانے اور اور
راہیں نہ چلے اور جو کوئی کئی راہیں چلے یا شریعت میں کوئی نئی بات نکالے وہ ہدایت کی راہ
بہکا جاتا ہے اخرج الترمذی عن بلال بن الحارث المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من الاجر مثل اجر من عمل بہا من غیر ان
ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم
مثل آثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم شیئا ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ بلال بن حارث المزنی نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چلایا یعنی پھر جاری کیا میری سنتوں میں سے
کسی سنت کو کہ وہ سنت میرے بعد نابود ہو گئی ہو تو اوسکو ثواب ملیگا اوسقدر جسقدر ثواب
اوس سنت پر عمل کرنے والوں کو ملیگا بغیر اسکے کہ گھٹایا جاوے عمل کرنے والوں کے ثوابوں سے
اور جسنے نئی نکالی بدعت گمراہی کی کہ راضی نہیں اوس سے اللہ اور رسول اوسپر گناہ ہوگا سب کے
گناہ برابر وہ کم کرے اونکے گناہوں سے کچھ یعنی جب دنیا میں کسی جگہ نئی رسمیں
ہو جاتے ہیں تو بد باتیں بدعت کی پیدا ہو جاتی ہیں گویا مرجاتی ہیں اور جب لوگ بدعت میں پڑ
ہو جاتے ہیں تو سنت ٹوٹ جاتی ہے گویا مر جاتی ہے پھر جو شخص سنت کو پھر زندہ کرے
یعنی جاری اور رائج کرے اور لوگ اوس سنت پر عمل کریں تو جسقدر ثواب عمل کرنے والوں کو
ہوا وسیقدر اوس سنت کے جاری کرنے والے کو ہوا اور عمل کرنے والے کا ثواب بھی کم نہ ہو
اللہ تعالی علیحدہ علیحدہ ثواب دے یہانتک جسقدر لوگ عمل کرتے جاویں اوسیقدر اسکو
ثواب زیادہ ہوتا جاوے ایسا ہی جو شخص نئی بری بدعت کو پھر جاری کردے اور لوگ اسکے
موافق عمل کریں تو جسقدر اوس بدعت کرنے والے کو گناہ ہوا اوسیقدر اوس
جاری کرنے والے کو گناہ ہوتا جاوے پھر جسقدر لوگ اوس بدعت پر عمل کرتے جاویں

تو بسبب خوف خدا کے توبہ نصیب ہو اور اگر خدا کا خوف ہو تو نیک کام بھی ہوں اور
وقت کے حاکم سے حکم نہ ہو بغاوت مت کیجیو حاکم کے ہم وقت ہونے کا لحاظ کیجیو اگرچہ غلام حبشی
حاکم ہو تو بھی اوسکی فرمانبرداری و اطاعت کیجیو مگر اوسی امر میں جو خدا کی مرضی کے خلاف نہ ہو اور
اخیر زمانے میں لوگوں میں اختلاف بہت پڑیگا تم میرا رویہ اور میرے اصحابوں کا رویہ جو میرے
نائب ہونگے خوبیوں والے نیک راہ پر خوب مضبوط اختیار کیجیو جیسے کوئی دانتوں سے تھام مضبوط
زور سے پکڑتا ہے ویسے ہی میرے رویہ کو اور میرے یاروں کے رویہ کو اختیار کیجیو کہ کسی طرح
تم چھوڑیو اور نئے نئے کاموں سے نہایت پرہیز کیجیو اسواسطے کہ نئے کام کا نام بدعت ہے اور
جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے تو نئے کاموں کے سبب گمراہی میں پڑ جاؤ گے بدعت کا حال اور نئے کاموں کا
تفصیل کچھ پہلے معلوم ہو چکی اس مقام پر اتنا معلوم رہے کہ اسلام کا یہ حکم ہے کہ خدا کا خوف تھام
اور حاکم مسلمان سے بغاوت نکرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابوں کے رویہ
پر چلے اور نئے یعنی بدعت کے کاموں سے پرہیز کرے اور جو پرہیز نکرے وہ ایک راہ
گمراہی کی چلتا ہے اخرج احمد والنسائی والدارمی عن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل
علی کل سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرأ وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ ترجمہ مشکوۃ کے
باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ امام احمد اور نسائی اور دارمی نے ذکر کیا کہ
عبد اللہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک لکیر کھینچی ہمارے سمجھانے کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پھر فرمایا کہ یہ اللہ کی راہ ہے پھر اور لکیریں بنائیں اوسکے داہنے بائیں طرف اور فرمایا کہ یہ بھی
راہیں ہیں کہ ہر راہ پر ایک ایک شیطان ہے کہ اپنی طرف بلاتا ہے اور پڑھی حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے یہ آیت وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ اخیر آیت تک یعنی اللہ تعالی نے
فرمایا ہے کہ یہ شریعت میری سیدھی راہ ہے اسپر چلو اور کئی راہیں نہ چلو کہ وہ راہیں تمکو میری راہ سے
بہکا دینگی سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکی مثال بنا کر سمجھایا کہ شریعت کی راہ
خدا کی طرف سیدھی گئی ہے اور اس راہ کے داہنے بائیں لوگوں نے بدعت کی راہیں نکال کر اس راہ میں
ملا دی ہیں سو ان راہوں پر ایک ایک شیطان بیٹھا ہے اپنی طرف بلاتا ہے اور اس بدعت کی خوبیاں اور

پیغمبروں اور سب میرے ساتھ ہین دوسری یہ کہ اسلام کیا چیز ہی فرمایا کہ ہر شخص سے اچھی بات بولنا نرمی ملائمت خوش خلقی سے اور نصیحت کردینا اور سلام علیک کرنا اور دوسرون کو کھانا کھانا تیسری کہ ایمان کیا چیز ہی فرمایا کہ صبر کرنا اور دلیری مردانگی کرنا سوا سمین بہت باتیں آگئین جیسے مشکل عبادت سے دل نہ گھبرانا اور مصیبت مین نہ گھبرانا اور دینداری بھیمو نرمی اور زنا اور لہو سے بچنا اور مکروہات سے اور شبہات سے پرہیز کرنا اور کافرون کی لڑائی سے نہ بھاگنا معہ تمامی اچھے کامون مین تنگدل نہونا اور گوڑپہکے ہمیشہ لکھے لذات داری کرنا دنیا کی لذت میں مشغول ہونا یہ سب صبر اور دلیری سے تعلق ہین اخرج احمد وابو داؤد عن العرباض بن ساریہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات یوم فاقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃ بلیغۃ ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللہ کان ہذہ موعظۃ مودع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسمع والطاعۃ وان کان عبدا حبشیا فانہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ امام احمد اور ابوداؤد نے ذکر کیا کہ ساریہ کے بیٹے عرباض نے نقل کیا کہ پڑھوائی ہمکو نماز یعنی امامت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن پھر متوجہ ہوئے ہماری طرف اپنا مونہہ کرکے پس نصیحت کی ہمکو خوب نصیحت کہ روئیں اوس سے آنکھیں اور ڈر گئے اوسکے سبب دل سو کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گویا یہ نصیحت رخصت کرنے والے کی ہے تو وصیت کرو ہمکو تو فرمایا کہ مین تمکو وصیت کرتا ہون خدا سے ڈرنے کی اور حاکمون کے حکم قبول کرنے کی اور فرمانبرداری کرنیکی اگرچہ غلام حبشی حاکم ہو پھر جو کوئی جیتا رہا بعد میرے تم میں سے تو آخر کو دیکھیگا اختلاف بہت تو لازم پکڑیو اپنے اوپر میرے رویہ کو اور میرے خلیفون کے رویہ کو کہ وہ خوبون والے نیک راہ پائے ہوئے ہین مضبوط پکڑیو اس رویہ کو اور زور سے پکڑیو اور سکو دانتوں سے اور بچیو نئے کامون سے اسواسطے کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے بدعت یعنی خدا کا خوف رکھیو تاکہ برے کام نہوویں اور اگر برا کام ہو بھی جاوے

نہ پایئے کا لحاظ نہیں اوسکا ایمان اور دین بھی نہیں یعنی ایمان اور دین میں اوسکے نقصان ہے کامل نہیں
اس سے معلوم ہوا کہ امانت داری اور قول و قرار نباہنا علامت کمال ایمان کی ہے اخرج مسلم عن
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثنتان موجبتان فقال رجل یا رسول اللہ ما
الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئا دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ
ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو واجب کرنے والیاں ہیں ایک شخص نے عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا دو واجب کرنے والیاں ہیں فرمایا کہ جو مرا کہ وہ
شریک کرتا تھا اللہ کے ساتھ کسی چیز کو وہ گیا دوزخ میں اور جو مرا کہ نہیں شریک کرتا تھا
ساتھ اللہ کے کسی چیز کو داخل ہوا بہشت میں ف یعنے شریک کرنے سے دوزخ واجب ہوتی ہے
اور توحید بہشت واجب کرتی ہے اخرج احمد عن ابی امامۃ ان رجلا سال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ما الایمان قال اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مومن ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ احمد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا کہ ایک
شخص نے عرض کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ کیا چیز ہے ایمان فرمایا کہ جب
اچھی لگے تجکو اپنی نیکی اور بری لگے تجکو اپنی بدی تو تو مومن ہے ف یعنی جب اچھی بات
اچھی لگے اور برا کام برا معلوم ہو تو ایمان ہے اور جب اچھی بری بات میں تمیز نرہے تو ایمان
نہیں اخرج احمد عن عمرو بن عبسۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلت
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من معک علی ہذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام
قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحۃ ترجمہ مشکوۃ کی
کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ عبسہ کے بیٹے عمرو نے نقل کیا کہ میں آیا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کون تمہارے ساتھ ہے اس کام پر فرمایا میاں اور غلام میں نے کہا اسلام کیا چیز ہے فرمایا اچھی بات بولنا اور
کھانا کھلانا میں نے کہا ایمان کیا چیز ہے فرمایا صبر کرنا اور جوانمردی ف یعنی تین باتیں پوچھیں حضرت سے ایک یہ کہ تم کس کے
پیغمبر ہو اور تمہارے حکم میں کون کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ خواہ میاں ہو خواہ غلام سب پر میں

محبت کا حکم دیا اوس سے محبت رکھے اللہ کے مقبول بندے کی اوسکی عداوت رکھے جس سے وہ عداوت رکھے
سبب سے کہ وہ خدا کی مخالفت میں ہی کرتا ہو یا سب ضلالت کا ذکر ہے ... تو ایسی [illegible]
جہاں حد لگانے کا حکم دیا اور یوں دے تو اسی سبب سے دیوے کہ خدا نے اسکا دینا منع کیا ہو
اوس شخص کا ایمان کامل ہے اس سے معلوم ہوا کہ اپنے جذبات نفس اور رسم اور [illegible] کو
مرضی کے تابع کر دینا موجب کمال ایمان کا ہے اخرج الترمذی والنسائی والبیہقی عن ابی ہریرۃ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن
من امنہ الناس علی دمائہم واموالہم ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ ترمذی
اور نسائی اور بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ مسلمان کامل وہ ہے جسکی زبان اور ہاتھ سے اور مسلمان سلامت رہیں اور مومن کامل
وہ ہے جسکو امانت دار جانیں لوگ اپنے خونوں پر اور اپنے مالوں پر فائدہ یعنی
جس مسلمان کی زبان سے اور ہاتھ سے کسی مسلمان کو ایذا نہ پہنچے مثلاً کسی مسلمان کو
اپنی زبان سے غیبت نہ کرے چغلی نہ کھاوے ٹھٹھا ٹھول نہ کرے کسی مسلمان کو لعنت نہ کرے
گالی نہ دے طعنہ نہ دے کسی مسلمان سے تکرار نہ کرے کسی مسلمان کا چھپا عیب نہ کہے سخت
درشتی نہ کرے کسی مسلمان کو بددعا نہ دے کسی مسلمان کا برا نام نہ ٹھہراوے اسکو ذرا وے نہیں
مسلمان کی بات نہ کاٹے نہ کسی مسلمان کو رستہ نہ بتاوے کسی مسلمان کے حق میں جھوٹی
گواہی نہ دے اور ہاتھ سے مثلاً کسی مسلمان کو ناحق قتل نہ کرے زخمی نہ کرے مارے نہیں مال نہ لے
مسلمان کے گھر میں آگ نہ لگاوے تو وہ کامل مسلمان ہے اور جس سے لوگوں کو اپنی جان اور مال کا
خوف نہ ہو بلکہ لوگ اوسکو اپنی جان اور مال کا امین گمان جانیں وہ مومن کامل ہے اخرج البیہقی
فی شعب الایمان عن انس قال قلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا قال لا ایمان
لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ بیہقی نے اپنی کتاب
شعب الایمان میں ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مگر یہی فرمایا کہ جسکو امانت نہیں اوسکا ایمان نہیں اور
جسکا قول عہد مضبوط نہیں اوسکا دین نہیں فائدہ یعنی جو امانت دار نہیں اور جسکو اپنے قول و قرار

گویا اسلام کی وردی ہی کہ اسکے بدون آدمی مسلمان نہین معلوم ہوتا اور یہودیون کے یہان نمازمین رکوع نہ تھا اور نصاریٰ کی نمازمین سجدہ نہین اور یہود و نصاریٰ بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے ہین سو فرمایا کہ جسنے ہماری طرح نماز کی رکوع اور سجدے سے اور کعبہ کیطرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوگیا یہ شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہی اور جب اوسنے مسلمانون کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا تو معلوم ہوا کہ یہ سب مسلمانون کو اپنا بھائی جانتا ہی تو اوسکو بھی مسلمان جانو کہ اوسکو اللہ و رسول نے امان دی ہی اوسکا ناحق مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہی سو اوسکو امان دو اور اوسکا خون مت کرو اور اوسکا مال مت چھین لو کہ یہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہی اور بد قولی ہی اس سے معلوم ہوا کہ کسی مسلمان کو جان و مال کی ایذا نہ دینا علامت اسلام کی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانون کی طرح نماز پڑھنا اور مسلمانون کے ہاتھ کا حلال جانور کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہی پھر جو شخص ایسا کرے اوسکو مسلمان کہا چاہیے اور ایماندار جاننا چاہیے پھر اوسکے دل کا عالم اللہ ہی اخرج ابو داؤد

عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابو امامہ سے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسیکو دوست رکھا اللہ تعالیٰ کے واسطے اور دشمن رکھا اللہ تعالیٰ کے واسطے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دیا اللہ کے واسطے تو البتہ پورا کرلیا اپنا ایمان ف یعنی ہر کوئی کسی دوستی محبت رکھتا ہی تو کچھ سبب سے رکھتا ہی مثلاً ماں باپ سے اسواسطے کہ اونھون نے پرورش کیا اور پیرو استاد کی اسلیے کہ اونھون نے نیک راہ بتائی اور حاکم اور بادشاہ کی اسواسطے کہ اونکی حمایت و رعایت مین یہ شخص رہتا ہی اور کسی سے اسواسطے کہ وہ سخی ہی اور کسی سے اسواسطے کہ اوسکی صورت اور وضع اچھی معلوم ہوتی ہی آدمی محبت رکھتا ہی اور کسی سے اسلیے محبت ہوتی ہی کہ وہ دوست کا دوست ہی یا دوست کے دشمن کا دشمن ہی پھر اسیطرح حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہی کہ کسیکی دشمنی اور بغض کچھ سبب سے رکھتا ہی پھر اسیطرح جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہی یا نہین دیتا ہی تو بھی کچھ سبب ہوتا ہی پھر بعضے شخص ایسے ہین جنسے محبت دوستی رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہی جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور شہید اور عالم اور درویش اور کل مسلمان اور فرشتے اور بعضے وہ ہین جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہی یا وہ خدا کی درگاہ سے راندے گئے ہین جیسے شیطان اور کافر آدمی اور کافر جن تو جو شخص ایسا ہو کہ جس سے اللہ نے دوستی

رکھتا ہو اوسکو مگر اللہ کے واسطے اور جسکو برا لگے یہ کہ پھر جاوے کفر میں بعد اسکے کہ صاف کیا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے برا لگتا ہی آگ مین پڑنا **ف** یعنی جسمین یہ تین خصلتین ہون کہ سب سے زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت رکھے دوسری یہ کہ لیلہٖ فی اللہ اللہ کے بندے سے محبت رکھے تیسری یہ کہ جب اللہ نے کفر سے بچاکر مسلمان کیا پھر کفر مین جانے کو لینے کفر کے کام کرنے کو ایسا برا جانے جیسے آگ مین گھسنے کو برا جانتا ہی تو اوس شخص نے ایمان کا مزا پایا یعنی تب اوسنے ایمان کی خوبیان کھلین اخرج مسلم عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا **ترجمہ** مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عباس رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اوسنے چکھا کہ جو خوش ہوا اللہ کے اپنا رب ہونے پر اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا پیغمبر ہونے پر **ف** یعنی جو شخص یہ بات سمجھ کر مطمئن اور خوش ہوا کہ اللہ میرا رب ہی اور دین میرا اسلام ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا پیغمبر ہی تو اوسنے ایمان کا مزا پایا اور مزا تب ہی ملتا ہی کہ جب دل مین یہ بات خوب مضبوطی سے سما جاوے اور جسکے دل مین یہ بات سما گئی اور اوسکو اطمینان ہو گیا اس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہی تو ہرگز اوس کی طرف اوسکے سوا کسی کے حکم رجوع نکریگا اور جسکے دل مین یہ بات سما گئی اور اسکو اطمینان ہو گیا اس بات پر کہ میرا دین اسلام ہی ہی تو اور دینون کی بات پر ہرگز نہ چلیگا اور جسکے دل میں یہ بات سما گئی اور اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تو وہ پھر اونکے سوا اور کسی کی راہ و روش پر ہرگز نہ چلیگا اور کسی کا حکم خلاف اونکے نہ مانیگا اخرج البخاری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ **ترجمہ** مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا اوسنے ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہی کہ خدا کی امان مین ہی اور اوسکے رسول کی امان مین ہی سو عہد شکنی نکرو اللہ کی امان مین **ف** یعنی نماز ایمان کی نشانی ہی

گویا اسلام کی وردی ہی کہ اسکے بدون آدمی مسلمان نہین معلوم ہوتا اور یہودیون کے یہان نماز مین رکوع
نہ تھا اور نصاری کی نماز مین سجدہ نہین اور یہود و نصاری بیت المقدس کیطرف نماز پڑھتے ہین سو فرمایا
کہ جسنے ہماری طرح نماز کی رکوع اور سجدے سے اور کعبہ کیطرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوگیا یہ شخص دین
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ہی اور جب اوسنے مسلمانون کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا حلال جانور کھایا
تو معلوم ہوا کہ یہ سب مسلمانون کو اپنا بھائی جانتا ہی تو اوسکو بھی مسلمان جانو کہ اوسکو اللہ و رسول نے
امان دی ہی اوسکا ناحق مارنا اور اوسکا مال لینا حرام ہی سو اوسکو امان دو اور اوسکا خون مت کرو اور
اوسکا مال مت چھین لو کہ یہ اللہ کی دی ہوئی امان مین رخنہ ہی اور بد قولی ہی اس سے معلوم ہوا کہ
کسی مسلمان کو جان و مال کی ایذا نہ دینا علامت اسلام کی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانون کی طرح
نماز پڑھنا اور مسلمانون کے ہاتھ کا حلال جانور کیا ہوا کھانا بھی علامت اور نشانی اسلام کی ہی پھر جو شخص
ایسا کرے اوسکو مسلمان کہنا چاہیے اور ایماندار جاننا چاہیے پھر اوسکے دل کا عالم اللہ ہی اخرج ابو داود
عن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احب للہ و ابغض للہ و اعطی للہ و منع للہ فقد
استکمل الایمان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہی کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ ابو امامہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کسیکو دوست رکھا اللہ تعالی کے واسطے اور دشمن رکھا اللہ
تعالی کے واسطے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دیا اللہ کے واسطے تو البتہ پورا کر لیا اپنا ایمان ف یعنی جو کوئی کسی سے
دوستی محبت رکھتا ہی تو کچھ سبب سے رکھتا ہی مثلاً ماں باپ سے اسواسطے کہ اونھون نے پرورش کیا اور پیر و
استاد کی اسلیے کہ اونھون نے نیک راہ بتائی اور حاکم اور بادشاہ کی اسواسطے کہ اونکی حمایت و رعایت مین
یہ شخص رہتا ہی اور کسی سے اسواسطے کہ وہ سخی ہی اور کسی سے اسواسطے کہ اوسکی صورت اور وضع اچھی
معلوم ہوتی ہی آدمی محبت رکھتا ہی اور کسی سے اسلیے محبت ہوتی ہی کہ وہ دوست کا دوست ہی یا دوست کے
دشمن کا دشمن ہی پھر اسیطرح حال بغض عداوت دشمنی کا بھی ہی کہ کسیکی دشمنی اور بغض کچھ سبب سے
رکھتا ہی پھر اسیطرح جو کوئی کسیکو کچھ دیتا ہی یا نہین دیتا ہی تو بھی کچھ سبب ہوتا ہی پھر بعضے شخص ایسے ہین
جنسے محبت دوستی رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہی جیسے پیغمبر اور اولیاء اللہ اور شہید اور عالم اور درویش اور کل
مسلمان اور فرشتے اور بعضے وہ ہین جنسے بغض و عداوت رکھنے کا حکم دیا ہی یا وہ خدا کی درگاہ سے
راندے گئے ہین جیسے شیطان اور کافر آدمی اور کافر جن تو جو شخص ایسا ہو کہ جس سے اللہ نے دوستی

رکھتا ہو اوسکو اللہ کے واسطے اور جسکو برا لگے یہ کہ پھر جاوے کفر میں بعد اسکے کہ صاف کیا اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے برا لگتا ہے آگ میں پڑنا ف یعنی جسمیں یہ تین خصلتیں ہوں کہ سب سے زیادہ اللہ اور اللہ کے رسول کی محبت رکھے دوسری یہ کہ للہ فی اللہ اللہ کے بندے سے محبت رکھے تیسری یہ کہ جب اللہ نے کفر سے بچا کر مسلمان کیا پھر کفر میں جانے کو یعنے کفر کے کام کرنے کو ایسا برا جانے جیسے آگ میں گھسنے کو برا جانتا ہے تو اوس شخص نے ایمان کا مزا پایا یعنی تب اوسپر ایمان کی خوبیاں کھلیں اخرج مسلم عن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد المطلب کے بیٹے عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مزا ایمان کا اوسنے چکھا کہ جو خوش ہوا اللہ کے اپنا رب ہونے پر اور اسلام اپنا دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا پیغمبر ہونے پر ف یعنی جو شخص یہ بات سمجھ کر مطمئن اور خوش ہوا کہ اللہ میرا رب ہے اور دین میرا اسلام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا پیغمبر ہے تو اوسنے ایمان کا مزا پایا اور مزا تب ہی ملتا ہے کہ جب دل مین یہ بات خوب مضبوطی سے سماجاوے اور جسکے دل مین یہ بات سمائی اور اوسکو اطمینان ہو گیا اس بات پر کہ اللہ ہی میرا پروردگار ہے تو ہرگز اوسکی طرف اوسکے بے حکم رجوع نکریگا اور جسکے دل مین یہ بات سمائی اور اوسکو اطمینان ہو گیا اس بات پر کہ میرا دین اسلام ہی ہے تو اور دینوں کی بات پر ہرگز نہ چلیگا اور جسکے دل میں یہ بات سمائی اور اطمینان ہو گیا کہ پیغمبر میرے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو وہ پھر اوسکے سوا اور کسیکی راہ و رسم پر ہرگز نہ چلیگا اور کسیکا حکم خلاف اوسکے نہ مانیگا اخرج البخاری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے نماز کی ہماری طرح اور متوجہ ہوا ہمارے قبلہ کیطرف اور کھایا اوسنے ہمارا ذبح کیا ہوا تو وہ مسلمان ہے کہ خدا کی امان میں ہے اور اوسکے رسول کی امان میں ہے سو عہد شکنی نکرو اللہ کی امان میں ف یعنی نماز ایمان کی نشانی ہے

سے بھی کچھ زیادہ اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کو پڑھنا ہے کہ لا الہ الا اللہ اور چھوٹی سے چھوٹی ایمان کی
یہ ہے کہ راستے کا ٹوٹا اینٹ پتھر دور کر دے اور اگر کچھ ایسا ہی [illegible] ہو تو [illegible] لا الہ کے کہنے [illegible]
اور ایک شاخ ایمان کی حیا و شرم بھی ہے یعنی کلمہ پڑھنا اور حیا و شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے
روا رکھو ایمان کا مقتضا ہے اخرج الشیخان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ترجمہ
مشکوٰۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان نہیں ہوتا کوئی تم میں سے جب تک
کہ میں ہوں زیادہ دوست اسکے نزدیک اسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگوں سے
زیادہ یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ماں باپ سے اور اولاد سے
اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے اور سب کی دوستی سے زیادہ انکی محبت دل میں
رکھے اور سب کی مرضی سے زیادہ انکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ارشاد کے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھہرے اور نہیں تو نہیں اور محبت
اسی کا نام ہے کہ محبوب کی مرضی کے موافق کام کیجیے اسکا نام محبت نہیں کہ صرف زبان سے کہہ لیا
ہمکو محبت ہے اور محبوب کا کہا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے اس سے معلوم ہوا
آدمی کو اگر کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماں باپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف
حدیث کے معلوم ہو تو اوسکو رد کرے پھر اگر کوئی اوسکو مانے اور حدیث کو نہ مانے تو وہ مسلمان نہیں

اخرج الشیخان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بہن
حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ
ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب الایمان
میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں جسمیں ہوں اوسنے ایمان کا مزا پایا جسکے نزدیک اللہ اور
اللہ کا رسول سب سے زیادہ دوست ہوں اور جو دوست رکھے کسی بندے کو [illegible]

اور خدائی دربار حج سے باوجود قدرت کے دل چراوے پھر پانچوین بات رمضان میں نہینے بھر تک روزے رکھنا ہے تو اوسکو یون لو جھا چاہیے کہ جیسے صاحب ملک صاحب ارادہ بادشاہ دشمنون سے لڑائی کیواسطے اور ملک فتح کریکے سیبے جارے کے دیام ہین کوچ و سفر مقرر کرتے ہیں کہ اون روز دنیا دشمن زیر کیے جلتے ہین اور اپنی فوج کو مہارت اور مشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہے تو شیطان اور نفس یہ نیک راہ کے دشمن ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگوں پر ہماری ہی حکومت رہے سو اللہ تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ اسواسطے مقرر کیا کہ سال بھر مین ایک مہینہ بھر شیطان اور نفس سے بخوبی لوگ لڑین اور نفس کی خواہشون سے جیسے کھانے پینے جماع سے دن بھر اوسکو روکین اور اوسکے مخالف کام کریں اور عبادت خدا کی اور دنون سے زیادہ اس مہینے میں بجالاوین قرآن کا ختم اور تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل تاکہ شیطان کو شکست ہو اور آیندہ کو بھی مسلمانون کو خدا کی راہ مین محنت اور مشقت کرنا سہل ہو جاوے اور پھر جس چیز کا بدلے کھنا اور کرنا منع کیا جیسا کہ آوے یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہیں کہ یہ شخص یہ کام کرے تو یہ شخص جانے کہ اس کام سے میرا روزہ نرہے اور جیسے روزہ مین کھانے پینے سے صبر ہوتا ہے اور باوجود حاجت اور رغبت کے کھاتے پیتے نہین ویسے ہی اوس غیر مشروع کام سے بھی اپنے آپکو روکیں غرضکہ یہ پانچ کام ہیں خدا اور رسول کو برحق سمجھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑھنا اور مال ہو تو زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے مہینے بھر روزے رکھنا اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الٰہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اوپر کئی شاخین ہیں افضل اون شاخوں میں سے کہنا لا الٰہ الا اللہ کا ہے اور ادنےٰ شاخ ایمان کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے اور شرم ڈالی ہے ایمان کی **ف** یعنی جیسے درخت مین بہت سی شاخین ہوتی ہین کہ اوسمین سبز پتے اور رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے مزے دار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجھنا چاہیے اوسکی بھی بہت شاخین

ستر سے کچھ زیادہ اور سب سے بڑی شاخ کلمہ کہنا ہے گویا یہ شاخ جڑ ہے اور چھوٹی شاخ یعنی ایمان کا
یہ درجہ ہے کہ راستہ سے کانٹا اینٹ پتھر دور کرے اور اگر کچھ اور ایذا ہو تو بھی دور کرے تاکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے
اور ایک شاخ ایمان کی حیا و شرم بھی ہے یعنی کلمہ پڑھنا اور حیا و شرم کرنا اور مخلوق کی ایذا کے
روا نہ رکھنا ایمان کا مقتضا ہے اخرج الشیخان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ترجمہ
مشکوۃ کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان نہیں ہوتا کوئی تم میں سے مگر
جبکہ ہوں میں دوست اوسکے نزدیک اوسکے باپ سے زیادہ اور بیٹے سے زیادہ اور سب لوگوں سے
زیادہ مطلب یعنی آدمی جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے ماں باپ سے اور اولاد سے
اور تمام مخلوقات سے زیادہ دوست جانے اور سب کی دوستی سے زیادہ انکی محبت دل میں
رکھے اور سب کی مرضی سے زیادہ انکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی حدیث کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
فرمودہ کے موافق سب کے حکم سے زیادہ عمل کرے تب مسلمان ٹھہرے اور نہیں تو نہیں اور محبت
اسیکا نام ہے کہ محبوب کی مرضی کے موافق کام کیجیے اسکا نام محبت نہیں کہ صرف زبان سے کہہ لیا
کہ ہمکو محبت ہے اور محبوب کا کہا نہ مانے یا محبوب کی مرضی کے خلاف کام کرے اس سے معلوم ہوا
کہ آدمی کو اگر کسی پیر فقیر درویش عالم مولوی ماں باپ امیر بادشاہ کا کام یا قول خلاف
حدیث کے معلوم ہو تو اوسکو رد کرے پھر اگر کوئی اوسکو مانے اور حدیث کو نہ مانے تو وہ مسلمان نہیں

اخرج الشیخان عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلث من کن فیہ وجد بہن
حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ
ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان
میں لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں جسمیں ہوں اوسنے ایمان کا مزہ پایا جسکے نزدیک اللہ اور
اللہ کا رسول سب سے زیادہ دوست ہوں اور جو دوست رکھے کسی بندے کو

اور خدا کی درگاہ سے باوجود قدرت کے دل چراوے پھر پانچوین بات رمضان مین مہینے بھر تک روزے رکھنا ہے تو اوسکو یون بوجھا چاہیے کہ جیسے صاحب ملک صاحب ارادہ بادشاہ دشمنوں سے لڑائی کیواسطے اور ملک فتح کرنیکے لیے جاڑے کے ایام مین کوچ وسفر مقرر کرتے ہین کہ اون روزون دشمن زیر کیے جاتے ہین اور اپنی فوج کو مارنا اور مشق سفر اور لڑائی کی حاصل ہوتی ہے تو شیطان اور نفس یہ نیک راہ کے دشمن ہین اور چاہتے ہیں کہ لوگوں پر ہماری ہی حکومت رہے سو اللہ تعالی نے رمضان کا مہینا اسواسطے مقرر کیا کہ سال بھر مین ایک مہینہ بھر شیطان اور نفس سے بھولی لوگ لڑین اور نفس کی خواہشون سے یعنے کھانے پینے جماع سے دن بھر اوسکو روکین اور اوسکے مخالف کام کرین اور عبادت خدا کی اور دنون سے زیادہ اس مہینے مین بجالاوین قرآن کا ختم اور تراویح اور اعتکاف اور ذکر اور شغل تاکہ شیطان کو شکست ہو اور آئندہ کو بھی مسلمانون کو خدا کی راہ میں محنت اور مشقت کرنا سہل ہو جاوے اور پھر جس چیز کا خدا نے کھانا اور کرنا منع کیا جب سامنے آوے یا ایسی چیز کو یا غیر مشروع کام کو جب جی چاہے اور شیطان اور نفس چاہین کہ یہ شخص یہ کام کرے تو یہ شخص جانے کہ اس کام سے میرا روزہ نہ ہے اور جیسے روزہ مین کھانے پینے سے صبر ہوتا ہے اور باوجود حاجت اور خواہش کے کھاتے پیتے نہیں ویسے ہی اوس غیر مشروع کام سے بھی اپنے آپکو روکین غرضکہ یہ پانچ کام ہین خدا اور رسول کو حق سمجھنا اور زبان سے اقرار کرنا اور نماز پڑھنا اور مال ہو تو زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے مہینے بھر روزے رکھنا اخرجہ الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابوہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان ستر اور کئی شاخین ہیں افضل اون شاخون میں سے کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور اونے شاخ ایمان کی دور کرنا تکلیف کا راہ سے اور شرم ڈالی ہے ایمان کی **ف** یعنی جیسے درخت مین بہت سی شاخین ہوتی ہین کہ اوسمین سبز پتے اور رنگ برنگ کے پھول اور طرح طرح کے میوے مزے دار لگتے ہین ویسے ہی ایمان کو سمجھا چاہیے اوسکی بھی بہت سی شاخین

زکوة ہی تو اوسکو یون سمجھا چاہیے کہ جیسے بادشاہون کی طرف سے رعایا پر کچھ کچھ حقوق بادشاہی
بندھے ہوتے ہین جیسے کھیتی والون پر محصول اور چمارون پر بیگار اور سپاہیون پر لڑائی کہ اگر وہ لوگ
وہ حقوق بادشاہی نہ ادا کرین تو سزا پاوین اور اونکی کھیتی اور ملک معاش ضبط ہوجاوے اور
خالصہ مین لگ جاوے یا کسی اور کے حوالہ ہوجاوے اور اگر حقوق بادشاہی ادا کرین تو بادشاہ کی
حمایت مین رہین اور کوئی اونپر دست اندازی نکرنے پاوے ایسا سمجھے کہ اللہ تعالی نے جسکو
مال و متاع حاجت اصلی سے زیادہ دیا اوسکے اوپر حق اپنا مقرر کیا کہ سال کے بعد اسقدر ہمارے
نذر گذرانا کرے اور محتاج لوگ اپنی طرف سے اوسکے لینے کو مقرر کیے گویا اون محتاجون کی تنخواہ
ان مالدارون کے ذمہ ٹھہرا دی ہی جو کوئی زکوة حق اللہ نہ ادا کرے تو آخرت مین سزا پاوے اور
دنیا مین بھی اوسکا مال و متاع ضبط ہوجاوے اور کسی حق گذار کے حوالہ ہو فرق اتنا ہی کہ دنیا کے بادشاہ
فوراً ملک و معاش ضبط کر لیتے ہین اور اللہ تحمل والا ہی تھوڑی دیر کے بعد کرتا ہی اور اگر زکوة حق اللہ ادا
کرے بیقصور تو اللہ کیطرف سے اوسپر رحمت ہو اور اوسکا مال متاع محفوظ رہے اور روز بروز جسطور
پر اوسکے حق مین بہتر ہو زیادہ ہووے اور چوتھی بات حج ہی تو اوسکو یون معلوم کیا چاہیے کہ جیسے
بادشاہون کا تختگاہ مقرر ہوتا ہی اور حکم ہوتا ہی کہ جو کوئی بادشاہ کیطرف سے کسی خدمت اور منصب پر
سرفراز ہووے وہ پایہ تخت مین حاضر ہو کر نذر گذرانے اور آداب مجرے بجالاوے اور سند بادشاہی
پاوے اور اگر کوئی پیشتر سے پھرا ہوا باغی ہوا اور پھر اپنے قصور معاف کرانے کو آپ سے پایہ تخت
مین جا کر حضور مین حاضر ہو تو پچھلی خطائین اور قصور اوسکے معاف ہون ویسے ہی اللہ تعالی نے
باوجودیکہ وہ زمان اور مکان سے پاک ہی دنیا مین کعبہ شریف کو بمنزلہ اپنی تختگاہ اور پایہ تخت کے
ٹھہرایا اور حکم کیا کہ جسکو ہمنے یہ منصب دیا کہ سواری پر سوار ہو کر اپنے پاس سے کھاتا جاوے اور کھاتا
آوے اور اپنے گھر والون کا جنکا کھانا کپڑا اوسپر واجب ہی اسقدر دیجاوے کہ اوسکے آنے تک اونکو
کسی سے مانگنے کی احتیاج نہو تو وہ شخص کعبہ شریف مین ایک مرتبہ حاضر ہوا اور دربار عام کے روز
نذر گذرانے اور آداب مجرا بجالاوے اور دست مبارک کو بوسہ دے پھر اوس سے اگر کوئی قصور
بھی ہوگیا ہوگا تو وہ معاف ہوجاویگا اور ہمارے حضوریون مین وہ گنا جاویگا یہ بڑی بدنصیبی ہی
اوسکی جو دنیا کے بادشاہون کے بلکہ ادنی ادنی امیرون کے دربار مین حاضر ہونا اپنا فخر جانے

یعنی شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو سارے
جہان کا پرورش کرنے والا بہت مہربان نہایت رحم والا ہے قیامت کے دن کا وہی مالک ہے جسکو چاہے
بخشے جسکو چاہے سزا دیوے سو میں تیری ہی عبادت اور بندگی کرتا ہوں اور تجھسے مدد چاہتا ہوں
تیرے سوا اور کیطرف رجوع نہیں کرتا سو تو ہی دکھادے مجکو سیدھی راہ کہ میں تیری مرضی کے
موافق کام کروں نبیوں ولیوں کی راہ پر مجکو چلا اور جو لوگ اونکی راہ چلنے کا جھوٹھموٹھ دعوی
کرتے ہیں وہ تیرے غضب میں گرفتار ہیں اور راہ سے بیراہ ہیں اونکی راہ مجکو نہ چلا اور یہ میری دعا
اور عرض قبول کر پھر رکوع میں جاوے تو یہ خیال کرے کہ میں نے اپنی پیٹھ تیرے سامنے جھکادی
جو حکم تو پھر رکھدے تو وہ مجھے قبول ہے اور زبان سے کہے کہ بہت پاک ہے میرا پروردگار بڑی شان والا
پھر سر اوٹھا کر کھڑا ہو کہ میں اس بات پر سیدھا اور مضبوط ہوں اور زبان سے کہے کہ جو اللہ کی تعریف کرے
اوسکی اللہ سنتا ہے اور اے اللہ تو ہمارا پروردگار ہے اور تیری ہی سب خوبیاں ہیں پھر سجدہ کرے اور جانے
کہ میں اوسکے روبرو نہایت ناچیز ہوں خاک کے برابر کہ اپنا اشرف اعضا جو سر تھا سو میں نے اوسکے سامنے
خاک میں ملا دیا اور وہ ہی بہت بڑا ہے اور کہے کہ بہت پاک ہے میرا رب بڑے مرتبہ کا پھر سر اوٹھاوے اور
بیٹھے اوسکی شکرگزاری میں کہ مجکو اس مرتبہ کو پہونچایا کہ اسکے دربار میں حاضر ہوا اور اپنی عرض و معروض
کرتا ہوں دوسرا سجدہ کرے پھر بیٹھے اور یہ جانے کہ گویا اوسنے میری بندگی قبول کی اور اپنے روبرو دربار میں
بیٹھنے کا حکم دیا تو خالی بیٹھنا بھی بے ادبی ہے تو وہاں بیٹھ کر یہی کہے کہ سب تعظیمیں زبان کی اور سب بدن
بدن کی اور سب عبادتیں پاک مال کی اللہ ہی کے واسطے ہیں اور سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی
اور مہربانیاں اللہ کی کہ اس وسیلہ سے ہم اس دربار تک پہونچے اور ہم سب اس بارگاہ کے چیلوں
اور اس درگاہ کے بندوں پر اور جتنے اللہ کے اچھے بندے ہیں سب پر سلام کرتے ہیں اور میں گواہی
دیتا ہوں کہ کوئی سواے اللہ کے بندگی کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکا بندہ
اور اوسکی طرف سے رسول پھر دربار سے رخصت ہو اور کہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی [illegible]
وہاں کے اور درباری وغیرہ جو ہیں اونکے واسطے یہ سلام ہوا جب یہ اسطرح سے آداب مجرے
حاضری دربار کے بجالاوے تو سب مخلوق کے نزدیک اوسکا بڑا مرتبہ ٹھہرے اور ہر وقت اوسپر
عنایت الٰہی نازل ہے جب حقیقت نماز کی معلوم ہو چکی تو اب جاننا چاہیے کہ تیسری بات

جنکو ایک خاص چیلہ کو دربارداری کا پانچ دفعہ حکم دیا اور نہ حاضر ہونے پر سخت عذاب کا وعدہ دیا پھر
اگر وہ دربارداری اور حاضرباشی مین قصور کرے تو بادشاہ کیطرف سے سخت عذاب پاوے اور بادشاہ
اور سب رعیت کے نزدیک نکمّا ٹھہرے اور اوسکا اعتبار جاوے اور اگر بادشاہ کے حکم بموجب غسل
کرکے خوشبو لگا کر سب کام اپنے چھوڑکر اول وقت دربار کو نہایت شوق سے اور خوشی سے جاکر دربار مین
حاضر ہو آداب مجرا بجالاوے اور بادشاہ کی ثنا وصفت کرے اور بادشاہ کے احسان بیان کرکے شکر
بجالاوے اور اپنی حاجتین جو منظور ہون سو بادشاہ سے عرض کرے پھر بادشاہ کا جو حکم ہو اوسکو
جان ودل سے قبول کرے اور اپنا فخر اور عزت سمجھے اور اپنے اوپر بادشاہ کی نعمتین دیکھکر اوسکو
آداب مجرے بجالاوے پھر جب حکم ہو تب رخصت ہو تو ایسے چیلہ کا سب رعیت کے نزدیک بڑا مرتبہ
ثابت ہو اور ہر بار دربار مین عنایتین بادشاہ کی اوسکے حال پر متوجہ ہون اور اوسکو سب رعیت پر
فخر ہو اب اسیطرح نماز کو سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالے نے سب مخلوق سے چنکر آدمی کو اپنا خاص چیلہ
بنایا اور اوسکو پانچ وقت اپنے دربار مین حاضر ہونے کا حکم دیا پھر اگر پنج وقتہ نماز ادا نکرے تو سارے
مخلوق کے نزدیک نہایت ناچیز اور نکمّا ٹھہرے اور غضب الٰہی اوسکی طرف متوجہ ہو اور دوزخ
مین پڑکر سخت عذاب پاوے اور اگر بموجب حکم حضرت شاہنشاہ عالیجاہ خدا تعالی کے یہ بندہ
نجاست ظاہری سے اپنا بدن غسل کرکے یا وضو سے پاک کرکے اور باطن اپنا نجاست باطنی شرک
اور بدعت وگناہ سے طاہر کرکے اچھی پوشاک اوس دربار کے دستور کے موافق پہنکر دربار مین
جا مصلے پر حاضر ہو اور کعبہ شریف کو اوسکی تختگاہ جلال خیال کرکے اوسکی طرف منھ کرے اور
سواے اللہ تعالی کے سب سے دست بردار ہو کر دونون ہاتھ کانون تک اوٹھا کرکے اللہ اکبر
یعنی اللہ بہت بڑا ہے بڑی شان والا کہ مین نے دونون جہان مین اوسکو بزرگ جانا پھر جانے
کہ خدا کے دربار مین خدا کے روبرو کھڑا ہون تو کہے اے اللہ تو بہت پاک ہے اور سب خوبیان
تجھ مین ہین اور تیرا نام نہایت برکت کا ہے اور تیری شان بہت بڑی ہے اور سواے تیرے اور
کوئی معبود نہین ہے اور مین کسیکی عبادت نہین کرتا اور شیطان جو تیری درگاہ سے راندہ
ہے اوس سے تو مجکو بچا اور اوسکو مجھسے دفع کرتا کہ میری عرض ومعروض مین خلل نہ ڈالے
اور مین اپنی عرض یہ رکھتا ہون اور تیرا ہی نام لیکر شروع کرتا ہون کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ جو باتیں بشریت اور آدمیت سے تعلق رکھتی ہیں جیسے کھانا پینا سونا جاگنا پاخانہ پیشاب نکاح
کرنا یہ نہ کہ ان میں نقصان دین اگر یہ باتین اوسمین ہون تو وہ آدمی نکما ہے اس تقریر سے معلوم ہوا
کہ جسنے یہ بات کہی اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ تو اوسنے یہ اقرار کیا کہ مین یقین کامل سے بیشک سمجھ
جانتا ہوں اور زبان سے اقرار کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندے اللہ کے تھے خدائی کے بیچ
اونمین کچھ واجب نہ تھی اور سب مخلوق سے افضل تھے عقلمند ہوشیار حلیم رحیم عاقبت اندیش حوصلہ
بے طمع قانع صاحب مروت سخی شجاع غرض کہ سب جتنے آدمی کے حق مین اوصاف کمال کے ہین
اونمین سب سے زیادہ تھے اور وہ سچے تھے اور سب گناہوں سے معصوم اور خدا کا حکم بعینہ
اونھوں نے پہونچایا اور جو کچھ اونھون نے فرمایا وہ حکم خدا کا تھا اور اونکے کام سب خدا کی مرضی کے
موافق تھے سوا اونکے فرمودے کو مین نے سچا جانا اور اونھین کا راہ رویہ مین نے اختیار کیا
اور اورون کے راہ رویہ سے مین نے انکار کیا اسواسطے کہ ہمارے واسطے اور کوئی رسول نہین
اور جو رسول نہین وہ معصوم بھی نہین تو اوس سے گناہ ہونا بھی ممکن ہے تو جب گناہ ہونا اوسسے
ممکن ہوا تو اوسکے راہ رویہ کا اعتبار بھی نہین اور اوسکی اطاعت ہم پر واجب نہین مگر ہان جب
راہ رویہ کو خود رسول فرما دے کہ فلانے کا اختیار کرو اور فلانے کی اطاعت کرو تو یہ رسول کے فرمانے سے
موجب عمل ٹھہرا پھر جو شخص بے حکم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کا راہ رویہ اور اطاعت
اختیار کرے یا اور راہ نکالے نئی تو اوسنے گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا اور یہ
گواہی دیتا ہے کہ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ سو اوسکی یہ گواہی جھوٹی ہے یا اگر پیغمبر کیطرف معاذ اللہ
جھوٹ بولنے کی یا حق نہ پہونچانے کی یا گناہ کرنے کی یا بدخلقی یا طمع نفسانی یا حب جاہ یا رذالت کی
نسبت کی تو بھی وہ مسلمان نہ رہا اور اوسکا یہ کلمہ کہنا سچا نہ ٹھہرا اور جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کا اعتقاد رکھے اور حکم شریعت کا مانے تو وہ بھی مسلمان ہے سو سب حکم شریعت کے دو طرح کے ہین ایک یہ
اسطرح پر کہ فلانا کام مت کرو دوسرے اسطرح کہ فلانا کام کرو سو یہ جسکے کرنے کا حکم ہے اول اوسمین سے اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ کا دل سے یقین لانا اور زبان سے کہنا اور دوسرے اوسمین سے نماز ادا
کرنا ہے کہ وہ سترہ رکعت ہیں ایک دن اور رات کے عرصہ میں پانچ وقت اوسکے معین ہیں کہ کمی بیشی کا اوسمین
کسیکا اختیار نہیں اوسکی مثال ایسی ہی سمجھانا ہے کہ جیسے ایک بادشاہ عظیم الشان نے سپاہی [illegible]

کہ اونمین اوصاف ایسے جمع ہوے تھے جو آدمی کے حق مین اوس سے زیادہ کمال نہین اور وہ اوصاف یہی ہین جیسے عقلمندی ہوشیاری حلم بردباری عاقبت اندیشی خوش خلقی بے نفسانیت ہونا اور مطیع رہنا اور قناعت اور زہد اور مروت اور سخاوت اور شجاعت اور رحمت اور تقوی اور پرہیزگاری اور اپنی نفس کا غلام نہونا اور سوائے اسکے جتنے اوصاف کمال کے اعلی درجہ پر ہین سب اونمین تھے پھر جب لوگون کی ہدایت کیواسطے پیغمبر کرکے بھیجا تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ آدمی سارے مکلف ہین کہ اونکو خدا کے حکم کے موجب کام کرنا چاہیے خود مختار نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آدمی کو اللہ تعالی نے کام کے کسب کا اختیار دیا ہے اگر محض مجبور اور بالکل بے اختیار ہوتا تو امر و نہی کیون ہوتا اور یہ معلوم رہے کہ جب کوئی دعوی کرے کہ مین خدا کی طرف سے پیغمبر ہون تو اوس سے اگر معجزہ ظاہر نہو تو وہ پیغمبر نہ معلوم ہوا اور اوسمین اور اور آدمیون مین فرق نہ ٹھہرے تو پیغمبر کیواسطے معجزہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالی اوسکے ہاتھ سے ایسا کام کروادے جو خلاف عادت ہو تاکہ لوگ اوسکو سچا جانین اور منکر اوسکی بات پر یقین لاوین اور اوسکا کہا خدا کا حکم سمجھین پھر رسول مین تین باتین اور بھی ضرور ہین ایک یہ کہ وہ شخص سچا ہو جھوٹ کبھی نہ بولتا ہو دوسری یہ کہ معصوم ہو کوئی اوس سے گناہ نہوتا ہو تیسری یہ کہ خدا کا حکم لوگون کو پہونچادے چپ چاپ نہ بیٹھ رہے تو سچا ہونا اسلیے کہ اگر جھوٹ بھی بولتا ہو تو اوسکی اور سچی بات کا بھی اعتبار نرہے اور جب پیغمبری اوسکی خدا نے معجزے سے ثابت کروادی تاکہ لوگ اوسکو سب بات مین سچا جانین اور اوسکا کہا مانین پھر وہ جھوٹ بولے تو گویا اللہ تعالی نے جھوٹے کو سچا کرایا اور جھوٹے کی بات ماننے کا حکم دیا اور یہ بات اللہ تعالی سے محال اور غیر ممکن ہے اور معصوم ہونا اسواسطے پیغمبر خدا کا ضرور ہے کہ اگر معاذ اللہ پیغمبر معصوم نہو تو اوس سے حرام اور مکروہ صادر ہو تو وہ گنہگار ٹھہرا اور سب لوگون کو اوسکی پیروی کا حکم ہے پھر جو کوئی اوسکی پیروی کرے وہ بھی گنہگار ہے تو ایسا جو پیغمبر ہو تو لوگ ہدایت نپاوین بلکہ گمراہ ہو جاوین اور رسول بھیجنے سے جو غرض ہے لوگون کی ہدایت سو حاصل نہو بلکہ ضلالت حاصل ہو تو رسول کا معصوم ہونا بھی ضرور ہے اور پیغمبر کو حکم خدا کا پہونچانا اسواسطے ضرور ہے کہ اگر وہ حکم خدا کا چھپاوے تو اوسکے رسول کرنے سے جو غرض تھی وہ حاصل نہووے اور اوسکا رسول ہونا لغو ہوا اور خدا تعالی سے لغو کام ہونا غیر ممکن ہے اور یہ بھی معلوم رہے

اور ہر کام اپنے ارادے سے کریگا اور غیب کا عالم ہوگا کہ سب کا حال اوسکو مفصل معلوم ہوگا اور
وہ زندہ ہوگا اور ایک ہوگا تو سب کا پیدا کرنیوالا بھی وہی ہوگا تو جب آدمی نے لا الہ الا اللہ کہا تو اوس سے
مراد یہ نکلی کہ کوئی بالکل ایسا نہیں جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو کسی چیز کی اوسکو پرواہ ہو اور سب اوسکی
طرف محتاج ہوں مگر اللہ ہی ایسا ہے کہ خود مستغنی اور بے پرواہ ہے اور سب اوسکے محتاج ہیں تو جو کچھ
وہم اور خیال میں آوے عرش سے فرش تک بزرگ خرد جسم روح مردے زندے مستجاب الدعوات
پری یا کوئی درخت یا پتھر یا کسیکا جھنڈا یا نشان یا کسیکا محلہ یا مکان یا کسیکی قبر یا کسیکی تصویر
یا کسیکا پنجہ یا کسیکی مورت یا کسیکا تھان غرض سوائے خدا کے جو کچھ ہے کوئی چیز اس لائق نہیں کہ
اوسکے واسطے نماز پڑھیے یا روزہ رکھیے یا اوسکے نام پر مال خرچیے یا اوسکے مکان کا طواف کیجیے
یا اوسکے واسطے کوئی عبادت قلبی یا بدنی یا مالی یا مرکب بجا لائیے اسواسطے کہ سوائے خدا کے
کوئی مستغنی اور بے پرواہ نہیں سب مخلوق اوسکی طرف محتاج ہے کہ خدا ہی کے پیدا کرنے سے
پیدا ہوئے ہیں اور حادث ہیں قدیم نہیں اور نیست و نابود ہونے والے ہیں اور سوائے خدا کے
سب نقصانوں سے کوئی پاک نہیں اور سوائے خدا کے سبکو کچھ نہ کچھ غرض لگی ہے اور
سب محکوم ہیں اور سوائے خدا کے کسیکو سب کاموں کی قدرت نہیں اور سوائے خدا کے
کسی چیز میں مستقل تاثیر نہیں کوئی عالم غیب کا نہیں تو جو شخص کلمہ کہے اور لا الہ الا اللہ کے
یہ معنی نجانے یا ان باتوں میں سے کسی بات پر اعتقاد نہ لاوے یا شک لاوے اوسکا ایمان
نہیں اور جو شخص لا الہ الا اللہ کا اعتقاد لاوے اور اقرار کرے مگر محمد عبدہ ورسولہ کا مطلب نہ سمجھے
یا سمجھے اور انکار کرے وہ بھی مسلمان نہیں تو اب اسکا مطلب دریافت کیا جاتا ہے سو وہ یہ ہے
کہ یقین کامل سے بیشک و شبہ جانے اور زبان سے اقرار کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بندہ اللہ کا ہے اور بھیجا ہوا اوسکا ہے پیغام پہونچانے کیواسطے اس مقام پر جو حضرت کا نام لیا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ بندے اور رسول تھے تو اس سے یوں سمجھا گیا کہ پیغمبر بھی آدمی اور خدا کے
بندے ہی ہوتے ہیں اسلیے کہ اگر بندے نہ ہوتے تو معاذ اللہ خدا ہوتے اور اگر ایسا ہوتا تو پیغام
کسکی طرف سے لاتے پھر جب وہ بندے ٹھہرے تو بندگی بھی خدا کی اونپر لازم ٹھہری اور وہ
آدمی تھے اور سب مخلوق سے بہتر ہوا اونھیں کو پیغمبر کیا تو اس سے معلوم ہوا

کرین مشرک اور بت پرست اور ستارہ پرست اور پیر پرست نہین ہون اور مجوس اور صابئین اور شنویہ اور ہنود وغیرہ سب دینون سے دست بردار ہوا سواسطے کہ اوسنے اقرار کیا کہ سوائے خدا کے کوئی اور معبود نہین اور سوا اوسکے مین کسی کی عبادت نکرونگا سو اسکی تقریر یہ ہے کہ آپکو نہایت ذلیل کرنا اور کی نہایت تعظیم کے واسطے اسکا نام عبادت اور بندگی اور پرستش اور پوجا ہے جیسے سجدہ یا رکوع کرنا ہاتھ باندھکر اوسکے روبرو کھڑا ہونا اوسکے مکان کا طواف کرنا اوسکے نام پر مال خرچنا اوسکے نام کا روزہ رکھنا اوسکی نذر و منت ہونا اوس سے مراد مانگنا اوٹھتے بیٹھتے مشکل آسانی کے وقت اوسکا نام مدد کے واسطے لینا اوسکے نام کا ورد اور وظیفہ کرنا اوسکی عبادت کرنیوالے کے منکرون سے لڑنا وغیرہ کام عبادت ہین تو جب آدمی نے یہ گواہی دی کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوا اللہ کے تو اوسکا مطلب یہ ٹھہرا میرے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہوچکا کہ کوئی اس لائق نہین کہ اوسکو سجدہ یا رکوع کریے یا اوسکے نام کا روزہ رکھیے یا اوسکے نام پر مال خرچیے یا اوسکے نام کو ورد وظیفہ کیجیے یا مشکل کے وقت اوسکو پکاریے یا اوس سے مدد مانگیے آسانی کے حال مین اوسکی شکرگزاری مین اوسکی حمد کیجیے سوا اللہ کے کوئی اس لائق نہین نہ کوئی بزرگ نہ کوئی خورد نہ کسی کا جسم نہ کسی کی روح نہ کوئی امیر و فقیر نہ کوئی جن و فرشتہ نہ کوئی بھوت و پری نہ کسی کا مکان نہ کسی کا چلا نہ کسی کا جھنڈا اور تھان نہ کسی کا پنجہ اور قدم نہ کسی کی سورت اور تصویر نہ کسی کی قبر کہ اوسکے واسطے یہ کام عبادت ہون اور عبادت کے لائق اللہ ہی ہے کہ اوسی کی عبادت کیجیے اسلیے کہ عبادت اوسیکی کرنا چاہیے جو خود مستغنی اور بے پرواہ ہو اور اوسکے سب محتاج ہون اسواسطے کہ اگر سب اوسکے محتاج نہون تو خود مستغنی اور بے پرواہ کن پھر بے پرواہ ہوکر کیون کسی کی عبادت کرین اور جسکی عبادت کرین اور وہ مستغنی نہوگا تو محتاج ہوگا پھر محتاج محتاج برابر ٹھہرے ایک محتاج دوسرے محتاج کی کیون عبادت کرے پھر جو مستغنی بے پرواہ ہوگا تو وہ خود بخود ہوا ہوگا اوسکو کسی نے پیدا نکیا ہوگا اور قدیم ہوگا اور ہمیشہ رہیگا اور سب عیبون سے پاک ہوگا اور سنتا بھی ہوگا اور دیکھتا بھی ہوگا اور بولتا بھی ہوگا اور اپنے کامون سے کچھ اوسکو اپنی غرض نہوگی اور کوئی کام اوسپر واجب نہوگا اور جسکے سب تفاوت محتاج ہونگے وہ سب کام کی قدرت بھی رکھتا ہوگا

چیز دین میں گویا اسلام انھیں پر قائم ہے اور دین کی اصل الاصول یہی ہیں سو اول اور افضل انمیں گواہی دینا ہے اس بات پر کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور یہ بات دل اور زبان سے علاقہ رکھتی ہے دوسری بنیاد اسلام کی نماز ہے کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہے تیسری بنا اسلام کی زکوٰۃ دینا ہے مالدار پر کہ وہ عبادت مالی ہے اور چوتھی بنیاد اسلام کی رمضان کے مہینے بھر روزے رکھنا کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہے پانچویں بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہے اس مقام پر اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ کے معنی اور مطلب دریافت کیا چاہیے کہ اکثر لوگ اسکے مضمون اور مطلب سے غافل ہیں بلکہ برخلاف اسکے عقیدہ رکھتے ہیں اور پھر دعویٰ اسلام کا کیے جاتے ہیں سو سنا چاہیے کہ شہادت کہتے ہیں گواہی کو اور گواہی وہ ہوتی ہے جو بات آدمی کے نزدیک یقین کامل سے بیشک وشبہہ ثابت ہو اوسکی خبر دے تو وہ گواہ سچا ہے اور اگر اوسکے نزدیک وہ بات یقین کامل سے ثابت نہو اور خبر دے تو وہ گواہ جھوٹا ہے اگرچہ وہ بات حقیقت میں سچی بھی ہو جیسے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں منافق حضرت سے کہتے تھے نشہد انک لرسول اللہ یعنی ہم گواہی دیتے ہیں البتہ تم پیغمبر بیشک ہو خدا کے اور دل سے اس بات پر یقین نہیں لاتے تھے سو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اونکو فرمایا کہ اللہ جانتا ہے کہ تو اسکا پیغمبر تو تو اوسکا پیغمبر ہے مگر واللہ یشہد ان المنافقین لکاذبون یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق البتہ جھوٹے ہیں اسلیے کہ صرف زبان سے یہ بات کہتے ہیں اور یقین کامل اسکا انکو نہیں اسواسطے یہاں فرمایا کہ جب آدمی کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو جاوے اوسکے موجب زبان سے کہے کہ خدا ہی بندگی کے لائق ہے اور کوئی نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ اوسکا ہے اور رسول ہے تب اوسکا زبان سے کہنا سچا ہوا اور وہ کہنے والا مسلمان ٹھہرے اور نہیں تو نہیں پھر اگر زبان سے کہا اور دل میں اوسکے یہ بات نہیں تو بھی مسلمان نہیں بلکہ منافق ہے اور اگر دل سے اس بات کو سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہیں ہاں اگر گونگا ہو تو ناچاری ہے یا دل میں یقین آنے کے بعد فوراً مر گیا اور زبان سے کہنے نپایا تو اوسکا کچھ قصور نہیں پھر جو شخص دل سے یقین لایا اور زبان سے اقرار کیا تو اوسنے گویا یہ بات کہی

یقین لانا یہ ہے کہ اوس رسول کو اللہ کا بندہ مقبول سب مخلوق سے کمالات اور خوبیون مین
افضل جانے اور جو بات رسول فرماوے اوسکے بجالانے مین اللہ تعالی کی مرضی سمجھے اور رسول کے
حکم کو سب مخلوق کے حکم سے مقدم کرے اور اوسمین اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دے اور اوسکے
حکم کے مقابلہ مین کسی کا حکم نہ مانے اور اوسکے فرمودے کو برحق جانے پھر اس بات مین ایسا
مضبوط ہو جاوے کہ کبھی شبہہ نہ آوے سو جو شخص کہ ایسا ہو اور اللہ کی راہ مین کافرون سے
لڑے اور جان و مال اپنا اوسکے حکم پر نثار کرے وہی سچا مسلمان ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے
کام یہی ہین کہ اللہ و رسول پر یقین لانا اور شبہہ مین نہ پڑنا اور جان و مال سے جہاد کرنا

قال اللہ تعالی فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت
و یسلموا تسلیما ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ نسا مین کہ سو قسم ہے تیرے رب کی اونکو ایمان
نہو گا جبتک تجھی کو منصف نجانین اوسمین جو جھگڑا اوٹھے آپسمین پھر نپاوین اپنے جی مین خفگی
تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین مانکر ف اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی علامت اور دستاویز یہی ہے
کہ دنیا و دین کے جس کام کی بابت آپسمین تنازع و جھگڑا اوٹھے اوسکے فیصلہ کے واسطے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو منصف ٹھہراوے پھر جو حکم حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث سے
ثابت ہوا اوسمین چون و چرا نکرے اور اوس سے ناخوش اور دل مین بھی تنگ نہو جیسے او بسر و چشم اوس
حکم کو تسلیم کرے اور مان لیجیے تو تو ایمان ہے اور نہین تو نہین اخرج الشیخان عن ابن عمر قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا
عبدہ و رسولہ و اقام الصلوۃ و ایتاء الزکوۃ و الحج و صوم رمضان ترجمہ مشکوۃ کی کتاب الایمان
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا بخاری اور مسلم نے کہ نقل کیا ابن عمر رض نے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزون پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لائق نہین سوائے
خدا کے اور یہ کہ محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بندہ اوسکا اور رسول اوسکا ہے اور قائم کرنا نماز کا اور دینا
زکوۃ کا اور حج کرنا اور روزے رمضان کے ف یعنی ہر چیز کی ایک بنیاد اور جڑ ہوتی ہے کہ جسپر وہ چیز
قائم ہوتی ہے اگر وہ بنیاد اور جڑ نہو تو وہ چیز بھی قائم نرہتے جیسے مکان کی بنیاد زمین پر اور
چھت کی بنیاد دیوارون یا ستونون پر ویسی ہی دین اسلام کی بنیاد اور جڑ پانچ

نزدیک اوسکا مرتبہ بڑھتا جاوے پھر ایسے شخص سے اگرچہ گناہ بھی ہو تو اللہ معاف کردے اور اوسکو بہشت میں عزت و آبرو کی روزی دے اس بات سے معلوم ہوا کہ جسمیں یہ باتیں نہوں پھر وہ مسلمانی کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے دعوی اوسکا تب سچا ہو جب اوسکے پاس یہ گواہ موجود ہوں جو مذکور ہوئے قال اللہ تعالی والذین اٰمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ والذین اووا ونصروا اولئک ہم المومنون حقا لہم مغفرۃ ورزق کریم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال میں کہ اور جو لوگ ایمان لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں اور جن لوگوں نے جگہہ دی اور مدد کی وہی ہیں مسلمان ٹھیک اونکو بخشش ہے اور روزی عزت کی ف یعنی جن لوگوں نے مسلمانی کا دین قبول کیا پھر موجب حکم خدا کے کافروں کے ملک سے اپنا گھر چھوڑکر نکل گئے اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور لڑے اور وہ لوگ جنھوں نے اپنے ملک میں اور اپنے بیچ میں اونکو جگہہ دی اور اونکی مدد کی سو ایسے ہی لوگ ٹھیک مسلمان سچے ہیں کہ اونکی بخشش ہوگی اور بہشت میں عزت کی روزی ملیگی اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانی کے یہ کام ہیں کہ کافروں کے ملک سے نکل جانا اور جہاد کرنا اور مجاہدوں کو اپنے بیچ میں جگہہ دینا اونکی مدد کرنا پھر جو شخص یہ کام نکرے وہ ٹھیک مسلمان نہیں قال اللہ تعالی انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابوا وجاہدوا باموالہم وانفسہم فی سبیل اللہ اولئک ہم الصادقون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ حجرات میں کہ ایمان والے وہی ہیں کہ جو یقین لائے اللہ اور رسول پر پھر شبہہ نہ لائے اور لڑے اپنے مال اور جان سے اللہ کی راہ میں وے جو ہیں وہی ہیں سچے ف یقین لانا اللہ پر یہ ہے کہ اللہ ہی کو اپنا خالق مالک حاجت روا مشکلکشا روزی رزق دینے والا سمجھے اور جتنی خوبیاں اور وصف کمال کے ہیں سب اوسمیں جانے اور جتنے نقصان ہیں سب سے اوسکو پاک سمجھے پھر اوسکے حکم کو جان و دل سے قبول کرے اوسی کی طرف ہر حال میں نظر رکھے آسانی اور آرام میں اوسکا شکر کرے اور رنج و مصیبت مشکل میں اوسیکی طرف رجوع لاوے اوسکے کام کو سب سے مقدم رکھے اپنی مرضی نامرضی اوسکے حکم کے تابع کردے اپنے آپکو اوسکے روبرو ناچیز سے ناچیز جانے پھر ان باتوں میں کبھی شبہہ نہ لاوے اور اللہ کے رسول پر

لیکر اوس سے صحبت کرے یا مرد سے ایسی حرکت کرے یا جلق و سحاق کرے تو وہی حد سے بڑھنے والا ہے زانی حرام کار اور جو لوگ امانت بجنسہ ادا کرتے ہین اور اپنا قول و عہد نباہتے ہین اور جو اپنی نمازون کی خبرداری رکھتے ہین کہ وقت پر ادا کرتے ہین اور کسی حال مین نماز سے غفلت نہین کرتے ہین سو ایسے لوگ مراد کو پہونچتے ہین اور اونھین کا کام نکلا کہ حضرت آدمؑ کے وارث ہونگے اور بہشت کو میراث مین پاوینگے اور وہان ہمیشہ رہینگے اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمان نماز اپنی حضور دل سے عجز و انکسار کے ساتھ وقت پر ادا کرے اور مال ہو تو زکوۃ دے اور امانت داری کرے اور قول و قرار نباہے اور لغو بیہودہ نکمے کام نکرے اور سوا اپنی عورت اور باندی کے اور سے صحبت نکرے اور اپنی شہوت کی جگہ کو روکے رہے تو تو کچھ اوسکا کام نکلے اور اصل مراد کو پہونچے اور بہشت پاوے کہ یہ کام ایمانداری اور مسلمانی کے ہین انھین سے فلاح اور نجات ہوتی ہے

قال اللہ تبارک و تعالی انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبہم واذا تلیت علیہم ایاتہ زادتہم ایمانا و علی ربہم یتوکلون الذین یقیمون الصلوۃ و مما رزقنہم ینفقون اولئک ہم المومنون حقا لہم درجات عند ربہم و مغفرۃ و رزق کریم ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ انفال مین کہ ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جاوین اونکے دل اور جب پڑھے جاوین اونکے پاس اوسکے کلام زیادہ ہووے اونکا ایمان اور اپنے رب پر بھروسا کرتے رہتے ہین جو قائم رکھتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین سچے ایمان والے اونکے واسطے درجے ہین اونکے رب کے پاس اور مغفرت اور روزی آبرو کی ف یعنی ایمان کی نشانیان اور پتے یہ ہین کہ جب آدمی کے سامنے اللہ کا ذکر آوے تو ڈر جاوے اور دل اوسکا مارے ہیبت کے کانپ اوٹھے اور جب اللہ کا کلام اوسکے سامنے پڑھا جاوے تو شوق سے دل لگا کر سنے اور ہر حکم کو مانے اور ہر بات کو سچا جانے اور اوسپر یقین لاوے تو ہر بار سننے سے اوسکا ایمان مضبوط ہوا اور اللہ پر یقین صادق زیادہ ہوا اور اپنے رب ہی پر بھروسا رکھے اور کسی کی پرواہ نرکھے اور نماز کو اچھی طرح سیدھی درست ادا کرے اور خدا نے جو مال و متاع دیا ہے اوسکی راہ پر اوسمین سے اوسکے حکم کے موجب خرچ کرے تو وہی مسلمان ہے سچا ایماندار تو جو ان ہوان اوسکی یہ باتین زیادہ ہوتی جاوین تنہائی اللہ کے

اور اصل ایمان کے یہ کام ہیں پھر جب یہ بات ثابت ہوچکی تو عقلمند آدمی آپ ہی بوجھ لے کہ ماسوا اسکے جو کام ہیں وہ بے ایمانی کے کام ہیں یا ایمان کے کام ہیں جاننا چاہیے ایمان کے کام اللہ و رسول کے بتلانے سے معلوم ہوتے ہیں اور اپنی عقل سے نہیں بوجھے جاتے اگر صرف عقل سے معلوم ہوتے تو بڑے کامل مسلمان بقراط اور ارسطاطالیس ہی ہوتے عقل کو شرع کے تابع کرنا چاہیے اور شرع عقل کے تابع نہیں تو اب دریافت کیا چاہیے کہ اللہ و رسول نے کون کون سے کام ایمان کے فرمائے قال اللہ تبارک و تعالیٰ قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون ۝ والذین ہم عن اللغو معرضون والذین ہم للزکوۃ فاعلون والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون والذین ہم لاماناتہم وعہدہم راعون ۝ والذین ہم علی صلواتہم یحافظون ۝ اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ مومنون میں کہ کام نکال لے گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں قوی ہیں اور جو نکمی بات پر دھیان نہیں کرتے اور جو زکوۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں مگر اپنی عورتوں پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو اونپر نہیں الزام پھر جو کوئی ڈھونڈھے اوسکے سوا سو وے ہیں حد سے بڑھنے والے اور جو اپنی امانتوں سے اور اپنے قرار سے خبردار ہیں اور جو اپنی نمازوں سے خبردار ہیں وہی ہیں میراث لینے والے جو میراث پاویں گے بہشت وے اوسمیں ہمیشہ رہینگے **ف** یعنے جو مسلمان کہ نماز میں اخلاص سے اللہ کی طرف دل لگائے ہوتے اللہ کے خوف سے دبے جاتے ہیں اور خیال اور وہم اور طرف جانے نہیں دیتے اور جو لغو نکمی بات کہ جس سے دنیا و دین کا کچھ فائدہ نہیں چنانچہ راگ باجا کھیل تماشے پر دھیان نہیں کرتے اور جو اپنے مال سے زکوۃ دیا کرتے ہیں اور جو اپنی شہوت کی جگہہ کو روکتے ہیں اور سوائے اپنی نکاحی عورت کے یا لونڈی کنیزک کے اور سے صحبت نہیں کرتے پھر جو شخص سوائے اپنی نکاحی بی بی یا سوائے اپنی باندی کے اور کہیں اپنی شہوت خرچ کرے جیسے متعہ کرے یا کسی عورت کو اجرت دے کر اوس سے زنا کرے یا صرف دوستی ہی سے زنا کرے یا زبردستی کسی عورت سے صحبت کرے یا غیر کی عورت سے کرے یا کسی کی باندی عاریت

تمپر اپنی نعمت اور فضل اور پسند کیا مین نے تمھارے واسطے اسلام کو دین ف یعنی قرآن مین سب باتین تمھارے کام کی صاف صاف کہدین اور دین پورا اور کامل ہو چکا اور نعمت اللہ کی جو قرآن کا نازل ہونا تھا سو پورا ہو چکا اسکے بعد اگر کوئی کچھ بات بڑھاوے اور نئی نکالے سو وہ بات قرآن باہر ہو اور اللہ کے فضل سے دور اور دین اسلام سے بعید اور یا کوئی قرآن کے حکمون سے کوئی بات گھٹاوے اور کم کرے تو دین مین جسکو اللہ نے پورا اور کامل کیا تھا نقصان کیا اور اللہ کا فضل کم کر دیا القصہ جب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین دنیا سے تشریف لیگئے اور قرآن کا علم کم ہوتا گیا اور نئے لوگ پیدا ہوتے گئے اور دین مین نئی بات نکالتے گئے پھر اونکے بعد جو لوگ پیدا ہوئے اون نئی باتون کو اپنے بزرگون کی راہ و رسم جانکر اوس دین کی بات مین اون رسمون کو ملا کرتے گئے پھر اب ایسا ہو گیا کہ وہ رسم و رسوم اور دین کی بات ملکر ایک ہی بات ٹھہر گئی اور احمق لوگ اوس بالکل مجموعہ کو دین کی بات اور مسلمانی کے کام سمجھنے لگے تو دین جیسا اوس وقت مین حضرت اور اصحابون کے ساتھ تھا جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تھی ویسا نرہا مثلاً ختنہ کرنا سنت ہے اور اوسمین کچھ اور اسباب اور سامان نہین چاہیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحابون کے وقت مین اسیطرح جیسے نکاح لوگون کے ختنے ہوا کرتے تھے پھر پچھلے لوگون نے اسمین نئی نئی رسمین نکالین اور جھڑکے کپڑے اور سہرا اور باجا اور راگ ایجاد کیا پھر اب نئے لوگ جاہل ان سب کامون کو ختنے کے لوازمات سے سمجھتے ہین یا تو سنت مین بدعت کو ملا کر سنت اور بدعت کو ایک کر دیا علی ہذا القیاس نکاح وغیرہ مین بدتمیز ایجاد کر کے نیک کام اور بد کو ملا کر ایک ہی ٹھہرالیا اور یہانتک نوبت ہو گئی کہ جو نکاح سنت موافق سنت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابون کے رویہ کے موافق کرنے اور کچھ رسم و رسوم نکرے تو لوگون کے نزدیک اوس کام کا اعتبار نہو اور کمبخت بدعتی اور جاہل اوسپر ہنسین اور طعن کرین اللہ سب مسلمانون کو بدعات سے بچا کر سنت کے موافق کرے آمین یارب العالمین اور بعضی بدعتین بلکہ کئی چیزون کو لوگ ایمان کے کامون مین جانتے ہین تو اب دریافت کیا چاہیے کہ ایمان کسکا نام ہے اور ایمان کا کیا کام ہے

الفصل الثانی فی ذکر حقیقۃ الایمان

فصل دوسری ایمان کی حقیقت کے ذکر مین ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان کی حقیقت یہ ہے

ف یعنی روز قیامت کو جب آفتاب میل برابر نزدیک ہوگا اور دوزخ سامنے آویگا تو نہایت گرمی
کی شدت ہوگی اور لوگون کو پیاس لگیگی اور وہان ایک حوض ہوگا کہ جسکا پانی دودھ سے زیادہ
سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سرد ہوگا اوس حوض پر ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم آگے سے جاکر ٹھہر سکینگے اور جو پیاسا اودھر جاویگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو
پانی پلاوینگے تو وہ پھر کبھی پیاسا نہوگا اس اثنا مین بدعتی لوگ بھی جنہون نے دین کے کام
مین نئی نئی باتین اور رسمین نکالی تھین اور سنت کو مٹا کر بدعت پھیلائی تھی حوض کوثر پر
جاوینگے تو بہ سبب اسکے کہ وہ کلمہ پڑھتے تھے اور نماز روزہ ادا کرتے تھے نشانیون سے پیغمبر صاحب
انکو پہچانینگے کہ یہ میری امت مین ہین اور وہ لوگ بھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانینگے کہ
یہ ہمارے پیغمبر ہین اس عرصہ مین فرشتے ایک بارہ ان بدعتیون کو حضرت کے سامنے میدان مین آکر
روکینگے اور حوض پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اونکو نہ جانے دینگے تو حضرت صاحب رحمۃ للعالمین
یہ حال دیکھکر فرشتون سے کہینگے کہ یہ تو میری امت کے لوگ ہین انکو کیون روکتے ہو وہ فرشتے
عرض کرینگے کہ حضرت آپ کے بعد ان لوگون نے دین مین نئی نئی باتین نکالی تھین کہ وہ آپ کو
معلوم نہین تو حضرت یہ بات سنکر ایسے ناراض اور بیزار اونسے ہوجاوینگے کہ باوجود اس خلق عظیم کے
اون لوگون کے حق مین فرشتون سے ایسی آفت کے وقت مین کہ پیاس سے مضطرب ہونگے بیچ
میدان مین فرماوینگے کہ دور کرو انکو دور کرو کہ انہون نے میرے بعد دین مین نئی نئی باتین ڈال کر
دین کی صورت بدل دی گویا دین ہی اور کردیا بلکہ اصل دین مین خلل آگیا اور جسواسطے
اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو رسول بناکر بھیجا تھا کہ بدعت کو اوٹھا دین سو اوسکے خلاف انہون نے
اور بدعتین ایجاد کین یہان پر ایک بات اور بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے قرآن لوگون
کی ہدایت کیواسطے پیغمبر صاحب کی معرفت بھیجا اور دین و دنیا کی سب باتین مجمل اور مفصل
بیان قرآن مین کردین اور پیغمبر صاحب نے اوس پر عمل کرکے دکھلا دیا اور مجمل بات کو مفصل
کرکے بتا دیا جب قرآن تمام ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا سے جانے کے دن قریب آئے
اللہ صاحب نے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ترجمہ
یعنی آج کے دن کامل اور پورا کرچکا مین تمہارے لیے تمہارا دین اور تمام کرچکا مین

روا اونکی بزرگیان اور پیچھے چلو اونھین کے قدم بقدم اور جسقدر ہوسکے مضبوط پکڑو اونکی
خوبین اور عادتون اسواسطے کہ وہ تھے سیدھی راہ پر **ف** یعنے نئی نئی راہین اور رویہ نہ نکالو
اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کے قدم بقدم چلے
اور اونھین کے رسوم اور عادتین خوب مضبوط ہوکر اختیار کرے اسواسطے کہ وہ لوگ نہایت
صاف دل پاک باطن تھے اور اونکو علم مین نہایت فہم تھا اور فراست اور سمجھ تھی کہ
دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف اونمین نہایت کم تھا اور ظاہرداری کم کرتے تھے اسیواسطے
اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کا اونکو مصاحب بنایا تھا کہ اونسے دین قائم ہووے سو اونکی
بزرگیان اور خوبیان دریافت کرو اور وے صراط مستقیم پر تھے بعد اونکے جون جون پیغمبر
صاحب کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اونکے کامون مین شیطان دخل
کرتا گیا اور اونمین نفسانیتین پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا سو مسلمان کو ایسے وقت مین
یون ہی مناسب ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کی راہ کو جو سب سے افضل اور
پاک باطن اور بے تکلف اور سب سے سچا اصل عبادتی کرنیوالے دین کے تھے اختیار کرے اور
نئی نئی باتین نہ نکالے اور انکی نکالی ہوئی پر چلے اور یقین ہو موت اور قیامت نزدیک ہی مرنے کے
بعد اور قیامت کو حال معلوم ہوگا اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شرب لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفهم
ویعرفونی ثم یحال بینی وبینهم فاقول انهم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا
سحقا لمن غیر بعدی ترجمہ مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم
نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سب سے
آگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنے کو جو شخص ہو نکلیگا میری طرف پیے گا اور جو پیے گا
ہرگز کبھی پیاسا نہوگا البتہ مجھ پر وارد ہونگے کئی فرقے کہ مین پہچانتا ہونگا اونکو اور وہ پہچانتے
ہونگے مجھکو پھر ایک پردہ ہوجاویگا میرے اور اونکے بیچ مین تو مین کہونگا کہ یہ تو میرے ہین
تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ کیا نئی نئی باتین نکالین تھین انھون نے تیرے بعد
تب مین کہونگا کہ دوری ہو وے دوری اوسکو جس نے متغیر کیا میرے بعد دین کو

وضع اور جورو اولاد اپنی مرضی موافق آدمی کو چاہتے ہیں اور آدمی کو ان سب سے حاجتیں و رنجشیں ہیں
سو اللہ تعالی نے کلام اللہ میں اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا کمانے کے
اور شیطان دفع کرنے کے حیلے اور اسباب اور ماں و باپ کی تابعداری کسطرح اور بادشاہ و امیر
کی فرمانبرداری کی وضع اور اوستاد اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی نباہنے کے
انواع اور جورو لڑکوں کے حقوق سب مفصل بیان کیے تو جبتک آدمی اللہ تعالی کی کتاب قرآن
اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویہ اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی حال میں نہ چھوڑے
تب تک ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دے تو دنیاداری کے
سبب یا ماں باپ کے رویہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ امیروں کی فرمانبرداری کرکے یا اوستاد کے بہکانے سے
یا دوست آشنا کے اغواء سے یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے اور جو قرآن و سنت کو مضبوط
اختیار کرے تو ان سب کا کہنا وہی بات میں مانے جو کتاب اللہ اور سنت کے موافق ہو اور نہیں تو
ہرگز نمانے بڑی کمبختی اوسکی جو عیسیٰ کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جاوے اور زیادہ تر بدبختی اوسکی جو الیت
ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ رہنماے برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بناوے اخرج رزین

عن ابن مسعودؓ قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ
اولئک اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ وابرہا قلوبا واعمقہا
علما واقلہا تکلفا اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم
علی آثارہم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم علی الہدی المستقیم ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا
حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہ جسکو اچھا رویہ اختیار کرنا ہو اور سیدھی راہ چلنا
ہو تو چاہیے کہ وہ راہ چلے اور پیروی کرے اونکی جو مر گئے اسلیے کہ زندوں پر فتنہ
کی آس ہے سو وہ لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ وہ افضل تھے
اس امت میں اور نیک تر تھے دلوں سے اور نہایت دور اندیش تھے ازروے
علم کے اور بس کم تھے تکلف میں کہ اختیار کیا تھا اونکو اللہ نے اپنے نبی
کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کے قائم کرنے کے واسطے سو دریافت

کرو اونکی بزرگیان اور پیچھے چلو اونھین کے قدم پر قدم اور جسقدر ہوسکے مضبوط پکڑو اونکی نیتین اور عادتین اسواسطے کہ وہ تھے سیدھی راہ پر تھے یعنے نئی نئی راہین اور رویہ نکالو اور جسکو نیک راہ چلنا ہو تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون کے قدم پر قدم چلے اور اونھین کے رسوم اور عادتین خوب مضبوط ہوکر اختیار کرے اسواسطے کہ وہ لوگ نہایت صاف دل پاک باطن تھے اور اونکو علم مین نہایت فہم تھا اور فراست اور سمجھ تھی کہ دور کی بات سوجھتی تھی اور تکلف اونمین نہایت کم تھا اور ظاہرداری کم کرتے تھے اسیواسطے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر کا اونکو مصاحب بنایا تھا کہ اونسے دین قائم ہووے سو اونکی بزرگیان اور خوبیان دریافت کرو اور وے صراط مستقیم پر تھے بعد اونکے جون جون پیغمبر صاحب کا زمانہ دور ہوتا گیا پچھلے لوگ جو پیدا ہوتے گئے اونکے کامون مین شیطان دخل کرتا گیا اور اونمین نفسانیتین پیدا ہوئین اور اختلاف بہت سا پڑا اسی مسلمان کو ایسے وقت مین یون ہی مناسب ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کی راہ کو جو سب سے افضل اور پاک باطن اور بے تکلف اور سب کے سب اصل عمل کی کرنیوالے دین کے تھے اختیار کرے اور نئی نئی باتین نہ نکالے اور اونکی نکالی ہوئی پر چلے اور یقین کہ موت اور قیامت نزدیک ہی مرنے کے بعد اور قیامت کو حال معلوم ہوگا اخرج الشیخان عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی فرطکم علی الحوض من مر علی شرب ومن شربہ لم یظمأ ابدا لیردن علی اقوام اعرفہم ویعرفوننی ثم یحال بینی وبینہم فاقول انہم منی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا لمن غیر بعدی ترجمہ مشکوۃ کے باب الحوض والشفاعۃ مین لکھاہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ سہل بن سعد نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین تم سب سے آگے جاؤنگا حوض کوثر پر سامان درست کرنے کو جو شخص ہو نکلیگا میری طرف پیئے گا اور جو پیئے گا ہرگز کبھی پیاسا نہوگا البتہ مجھپر وارد ہونگے کئی فرقے کہ مین پہچانتا ہونگا اونکو اور وہ پہچانتے ہونگے مجھکو پھر ایک پردہ ہوجاویگا میرے اور اونکے بیچ مین تو مین کہونگا کہ یہ تو میرے ہین تو کہا جاویگا تو نہین جانتا کہ کیا نئی نئی باتین نکالین تھین انھون نے تیرے بعد تب مین کہونگا کہ دوری ہووے دوری اوسکو جس نے متغیر کیا میرے بعد دین کو

وضع یا اور جورو اولاد اپنی مرضی موافق آدمی کو چاہتے ہیں اور آدمی کو ان سے حاجتیں دربیش ہیں سو اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ میں اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے۔ یا کمانے کے اور شیطان دفع کرنے کے حیلے اور اسباب اور مال اور باپ کی تابعداری کیطرح اور بادشاہ و امیر کی فرمانبرداری کی وضع اور اوستاد اور پیر کی پیروی کا طریق اور دوست آشنا کی دوستی نباہنے کے انواع اور جورو لڑکوں کے حقوق سب مفصل بیان کیے تو جبتک آدمی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبہ اور طریق کو مضبوط پکڑے رہے کہ کسی حال میں نہ چھوڑے تب تک ہرگز گمراہ نہو اور اگر قرآن کو اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ دے تو دنیا داری کے سبب یا ماں باپ کے روبہ اور رسوم پر چلکر یا بادشاہ امیروں کی فرمانبرداری کرکے یا اوستاد کے بہکانے یا دوست آشنا کے اغوا سے یا جورو کی تابعداری سے گمراہ ہو جاوے اور جو قرآن و سنت کو مضبوط اختیار کرے تو ان سب کا کہا اوسی بات میں مانے جو کتاب اللہ و سنت کے موافق ہو اور نہیں تو ہرگز نہ مانے رہی کمبختی اوسکی جو عیسائی کو چھوڑ کر دجال کے پیچھے جاوے اور زیادہ تر بدنصیبی اوسکی جو اللہ ہادی مطلق اور محمد رسول اللہ رہنما برحق کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا پیشوا بناوے اخرج رزین

عن ابن مسعود قال من کان مستنا فلیستن بمن قد مات فان الحی لا تؤمن علیہ الفتنۃ اولئک اصحاب محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کانوا افضل ہذہ الامۃ وابرہا قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ ولاقامۃ دینہ فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوہم علی اثرہم وتمسکوا بما استطعتم من اخلاقہم وسیرہم فانہم علی الہدی المستقیم ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ رزین نے نقل کیا کہ فرمایا حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہ جسکو اچھا روبہ اختیار کرنا ہو اور سیدھی راہ چلنا ہو تو چاہیے کہ وہ راہ چلے اور پیروی کرے اونکی جو مر گئے اسلیے کہ زندوں پر فتنہ کی اس نہیں سو وہ لوگ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے کہ وہ افضل تھے اس امت میں اور نیک تر تھے دلوں سے اور نہایت دور اندیش تھے از روے علم کے اور اوس کم تھے تکلف میں کہ اختیار کیا تھا اونکو اللہ نے اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور اپنے دین کے قائم کرنے کے واسطے سو دریافت

اوس نکاح شادی موت کو اچھا نہ سمجھنا اور جبتک وہ لوازمات جمع نہو لین تب تک ختنہ اور
شادی مین دیر کرنا یا مثلاً اپنی وضع اور لباس معمولی خاندانی کے سوا اور وضع اور لباس اور
القاب کو اگرچہ مباح اور جائز ہو اپنے واسطے مکروہ سمجھنا یا سال کے بعد ضرور سمجھکر فلانے بزرگکا
عرس کرنا یا سال کے بعد فلانی فلانی قبر کی زیارت کو خواہ مخواہ جانا اور سوا اسکے ہزارون باتین
ہین پھر ایسے ایسے کامون کو عبادت اور ثواب جاننا حالانکہ یہ سب بدعات ہین لوگون کے ایجاد کی
کہ اگلی امتون کے لوگ ایسے ہی کام کرکے سختی مین پڑگئے اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی مہر اونسے
اوٹھالی اور اونکو اوسی سختی اور مشکلون مین چھوڑدیا سو اونمین مین سے کچھ لوگ بعضی
خانقاہون اور چلہ گاہون اور درگاہون اور دیرون اور گرجون مین باقی موجود ہین اس سے
معلوم ہوا کہ مسلمان کو چاہیے کہ اپنی طرف سے اپنے اوپر کوئی بات نہ ٹھہرالے جو کام خدا و رسول
نے عبادت بتلائے وہ عبادت جانے اور بجالاوے اور جو چیز حلال اور مباح ہو اوسکو کھاوے
اور عمل مین لاوے مگر ہان بعضے امر حلال مباح سے اگر کسی بڑی عمدہ عبادت نامور مین خلل پڑتا ہو
یا اوس مباح اور حلال سے آدمی گناہ مین گرفتار ہوتا ہو تو ایسی جگہ اوس مباح اور حلال کو اوتنے ہی مطلب
تک ترک کرے مگر حلال اور مباح جانتا رہے جیسے بیمار مرض کے خوف سے اچھا ہونے کے لیے طبیب کی صلاح کے
موافق روٹی گوشت وغیرہ ترک کرے پھر جب صحت ہو جاوے تب کھاوے اور یہ بھی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ شرعیت مین جس کام کا جسقدر حکم ہو اوتنا ہی اور ویسا ہی بجالاوے اپنی طرف سے اوسپر
نام رکھکر کمی اور قیدین نہ بڑھاوے اخرج مالک عن مالک بن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکت فیکم امرین لم تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ نقل کیا امام مالک نے کہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ گیا ہون مین نے تم مین دو چیزین کہ ہرگز گمراہ نہوگے جبتک
مضبوط پکڑے رہوگے اون دونون کو ایک کتاب اللہ کی اور دوسری سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی **ف** یعنی آدمی کشمکش مین گرفتار ہے دنیا اپنی طرف
بلاتی ہے شیطان اپنی طرف کھینچتا ہے باپ مان اپنے رویہ پر چلایا چاہتے ہین اور بادشاہ
امیر اپنے رویہ پر اور اوستاد مرشد اپنے طریقہ پر اور دوست آشنا اپنی

علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ماکتبنٰہا علیہم ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ سختی مت اختیار کرو اپنی جانوں پر کہ سختی رکھیگا اللہ تم پر جس قوم نے سختی اختیار کی اپنے اوپر تو سختی رکھی اللہ نے اونپر سو وہی باقی ہیں دکھیں میں سے گرجوں میں اور ویرون میں فرمایا اللہ تعالی نے یہ درویشی جو ایجاد کی ہے اور بدعت نکالی ہے اونھوں نے سو ہمنے تو فرض نہ کی تھی اونپر یعنی بعضے لوگ یہود اور نصاری میں درویش ہوتے تھے کہ آبادی چھوڑ کر جنگلوں میں رہتے تھے اور ٹاٹ پہنتے تھے اور زنجیرین گلون میں ڈالتے تھے اور اپنے آپکو جو جا کر ڈالتے تھے کہ تا زنا نہو جاوے اور جانتے تھے کہ کام اچھا کرتے ہیں سو اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ فقیری اور درویشی جو اونھوں نے ایجاد کی ہے سو اسکا ہمنے انکو حکم نہیں دیا سو ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ جب آدمی مشکل مشکل کام اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالی بھی اوسکو چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اوسی مشکل اور سخت کاموں میں گرفتار رہتا ہے اور اوسکی رائی اوسکی سمجھ میں نہیں آتی سو تم ایسے سخت کام ایجاد نکیجیو کہ تمکو اللہ تعالی نے شریعت میں بہت آسان کام تلائے ہیں اونکے سوا اپنی طرف سے بحکم خدا اور رسول کے سخت اور مشکل کام اپنے اوپر اختیار کرو جیسے وسواس کے لئے اور کسی مسلمان کا برتن اور پانی اور بدن اور کپڑا ناپاک سمجھنا اور وضو غسل وغیرہ میں بہت سا پانی خرچنا اور نیت نماز کی زبان سے بار بار کہنا اور ہر عمل کیواسطے بے سبب ڈھونڈنا کی طرح نہانا اور لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا اور فلانے فلانے وردو وظیفے معمولی ملانوں سے ہر روز پڑھنا مثلاً جب بدھ کا روز آوے تو اسکو نا پاک سمجھ کر نہا کر کپڑے بدل کر ایک ورد ایجادی خواہ مخواہ پڑھنا یا جب فقیر ہو کر گدی پر بیٹھے پھر اپنے مکان سے باہر جانا اور اپنی طرف سے طرح طرح کے وظیفے ورد ایجاد کرنا یا اور کے ایجاد کے موافق قیود اور شروط سے پڑھنا اور نماز معکوس پڑھنا اور مہینہ بہینہ ایک روز گوشت ترک کرنا یا اچھا کپڑا لباس نہ پہننا یا اچھے کھانے کو جو حلال طیب ہوں نہ کھانا ایک ترکاری کا ترک کر دینا یا کسی مہینے یا کسی روز مخصوص میں کوئی چیز مخصوص ترک کر دینا یا شادی یا موت کے سوم کو یا نکاح اور موت کے سمجھ کر خواہ مخواہ بجالانا اور جبتک وہ رسوم اپنے معمولی نہوں تبتک

یہ باتین سیکھ لین اور آپکو اونکے مشابہ کر لیا اور پھر اگر کوئی نصیحت کرے تو اوس سے رد و بدل
کرتے ہین اور جھگڑتے ہین اخرج احمد والترمذی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہذہ الآیۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ امام احمد اور ترمذی نے ذکر کیا کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا گمراہ نہوئی کوئی قوم ہدایت پانے کے بعد جس ہدایت پر تھی مگر اس
سبب سے کہ ملا اونکو جھگڑا پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کہ فرمایا اللہ
تعالی نے کہ تجھسے بحث نہین کرتے کافر مگر جھگڑے سے بلکہ یہ لوگ نرے جھگڑالو ہین ف
یعنی جھگڑا اوسکو کہتے ہین کہ آپ ناحق پر ہو اور حق والے کو ہرانا چاہے سو فرمایا کہ دین کے
کام مین جبتک اگلے لوگ حق بات کو مانتے رہے تب تک نیک راہ اور ہدایت پر رہے اور جب
ناحق بات کو رائج اور جاری کرنے لگے اور حق بات مین چون و چرا کی اور اوسکو ہرانے لگے
تو گمراہ ہوگئے سو مسلمان کو چاہیے کہ بدعت کے کام پر جھگڑے نہین اور حق بات کی جو قرآن
حدیث مین لکھی ہے پیروی کرے اور جو شخص بدعت کے لیے جھگڑے اور بدعت جاری کرے
انجام اوسکا گمراہی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین اکثر کافر حق بات کو حق
جانتے تھے اور پھر جھگڑتے تھے سو اللہ تعالی نے اونکو قرآن مین فرمایا کہ یہ لوگ نرے جھگڑالو
ہین اور بحث اور گفتگو حق کی تحقیق کیواسطے نہین کرتے مگر اسواسطے کرتے ہین کہ حق بات کو
ٹالین سبحان اللہ ایک مسلمان قرآن و حدیث سے ثابت کرتا ہے کہ یہ کام بدعت ہے اور کرنا بیجا ہے
دوسرا اوسکے مقابلے مین کہتا ہے کہ یہ کام ہمارے باپ دادے یا ہمارے پیر یا ہمارے شہر کے لوگ
کرتے ہین سو ہم بھی کرینگے اور چھوڑینگے خدا اور رسول کے حکم کو اور بزرگون کی نکالی ہوئی بدعت
بہتر اور حقیر جانا اور آسان اور سہل کام شریعت کے چھوڑ کر ناحق کی سختی اور تکلیف
شاق دنیا اور آخرت کی اپنے واسطے گوارا کی اور گمراہی مین پڑ گئے اخرج ابوداود
عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یقول لا تشددوا
علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ذکر کیا امام احمد اور بیہقی نے کہ جابر نے نقل کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب آئے عمر اور کہا کہ ہم سنتے ہین باتین یہودیون سے سو اچھی
معلوم ہوتی ہین ہمین سو بھلا تم اجازت دیتے ہو ہمکو کہ ہم لکھ لین کچھ اونمین سے تو فرمایا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا تم بھی حیران ہو جیسے حیران ہوئے یہود اور نصاری سو بیشک مین
تو لایا ہون تمھارے پاس شریعت روشن اور صاف اگر زندہ ہوتے موسی تو نہ بن آتی اونکو کچھ
سوائے میری پیروی کے ف یعنی جب دین مین نقصان ہوتا ہی اور سب احکام نہین کھلتے تو
اوس دین کے علماء اور لوگ حیران ہوتے ہین کہ فلانے کام مین کیا حکم کیجیے اور کیسا فتوی دیجیے اور
فلانے کام کو کیونکر کریے تو وہ لوگ اور دین والے لوگون سے سیکھ کر ویسا ہی کرتے ہین جیسے یہود اور
نصاری کہ جب انھون نے اپنے دین مین سب احکام نہ پائے یا دین کے احکام اونکی سمجھ مین نہ آئے تو اور
دین والونکی باتین حیران ہو کر اونھون نے سیکھ لین سو اس دین اسلام مین اللہ تعالی نے سب احکام
بیان کیا اور اوسکی تفصیل پیغمبر خدا سے بخوبی معلوم ہوئی اور کسی بات مین اشتباہ و دھوکا نہ رہا اور اس شریعت
مین کسی اور دین کی حاجت نہ رہی اور سب اگلے دین منسوخ ہو گئے اگر اس وقت مین یہودیونکے پیغمبر حضرت موسی
بھی زندہ ہوتے تو اس شریعت پر چلتے سو یہود اور نصاری کس گنتی اور شمار مین ہین اور کیا چیز ہین جو ہم
اونسے باتین سیکھین پھر اگر ہم اونسے دین کی باتین سیکھین تو گویا اپنے دین کو ناقص اور اونکے
دین کو کامل اور پورا جانین اور اس بات سے ایمان مین نقصان آتا ہی اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ اور دینون کے علم پڑھنا اور دین والون سے باتین سیکھنا اور اعتبار کرنا نہ چاہیے مگر ہان جو کوئی اور
دین والونکی باتین اوس سے پرہیز کرنیکو اور بچنے کے لیے یا رد کرنیکے واسطے دریافت کرے تو یہ جدی بات
تو ایسا شخص چاہیے کہ پہلے آپ مسلمانی کے دین مین پکا اور مضبوط اور عالم ہوئے اس زمانے کے اکثر لوگ
اسی سبب سے گمراہی مین پڑ گئے کہ اپنے دین کی تو خبر رکھی اور کچھ رسم و رواج یہود کا اور کچھ نصاری کی
اور کچھ ہنود کے سیکھ لیے اور کرنے لگے اور پھر اوسکو اپنے دین کی بات جانتے ہین چنانچہ اکثر جاہل
جب نصاری کی پکی قبرین اور اونچی اور اونپر گنبد اور قبے ہوئے اور اونپر تاریخیں اور نام مردون کے
لکھے دیکھتے ہین یا ہندوؤن کی شادی اور موت کے رسم و رسوم دیکھتے ہین تو کہتے ہین کہ ایسی باتین
ہمارے بھی دین مین ہین اور یہ نہین جانتے کہ اوس دین کے نادانون نے انھین لوگون سے

اوسقدر سنت کو اختیار کرے اور بدعت کو ترک کرے اور بدعت سے بیزار رہے اور ایک سنت یہ بھی ہے کہ شام سے صبح تک اور صبح سے شام تک یعنی مدام کیسیکی عداوت اور کسی سے بغض اور کینہ دل مین نہ رہے اخرج البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ رضہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چنگل مارا یعنی عمل کیا میری سنت پر میری امت کے فساد کے وقت تو اوسکو ثواب سو شہید کا ہے ف یعنی جب امت کے لوگ طرح طرح کی بدعتین ایجاد کرینگے اور ہر ایک اپنی بدعت کو نیک جانکر ذوق شوق سے عمل مین لاویگا اور ہزارہا بدعتین ہو نگی پھر بعضی بدعت کو کوئی فرض جانیگا اور بعضی کو کوئی واجب بتاویگا اور بعضی کو کوئی سنت ٹھہراویگا اور کوئی مصلحت وقتی اور دنیاوی قرار دیگا اور کوئی رسم اپنے بزرگون کی جانکر اور کوئی عوام کے طعن کے خوف سے عمل مین لاویگا اور ہر ایک اپنی بات پر اڑ رہیگا تو ایسے وقت مین جو شخص سنت پر عمل کریگا اور اس بدعت سے کنارہ کریگا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق کو نہایت مضبوط پکڑ لیگا اور کسی حال مین نچھوڑیگا تو اوسکو سو شہید کے موافق ثواب ملیگا اسواسطے کہ ہزارون بدعتی اوسکے دشمن ہو نگے اور اوسکو برا کہینگے بلکہ اوسکی جان اور آبرو کھونیکی فکر مین رہینگے اور وہ موافق سنت کے خود صبر کریگا اسلیے اوسکو سو شہید کے برابر ثواب ملیگا سو اب اوسی اختلاف اور بدعات کا وقت ہے کہ ہر شخص اپنی ہی گا تا ہے اور جو جسکے جی مین آتا ہے بیدھڑک عمل مین لاتا ہے پھر کوئی آتا ہے نئی نئی باتین ایجاد کرتا ہے اور کوئی غیر مذہبون اور بد دینون سے رسوم اور بدعات یاد کرتا ہے اور یہ سب خرابیان اسی سے پڑین کہ لوگون نے قرآن و حدیث پڑھنا اور اوسکے معنی دریافت کرنا چھوڑ دیا اس علم شریف مین سستی کی اور اور علمون مین لگ پڑے اخرج احمد والبیہقی عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین اتاہ عمر رضی اللہ عنہ قال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی ترجمہ مشکوۃ کے

کروے تو بہتری فرقے ہوگئے یہ تہتر فرقے ہوجاوینگے سو ولیساہی ہوا کوئی خارجی ہوا
کوئی رافضی کوئی جبری کوئی قدری کوئی معتزلی کوئی آزاد کوئی ستر اسا ہی اور کوئی سنی
سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو فرقہ میرے اور میرے اصحابون کے عقیدے
اور طریقے اور رسم وعادت یعنی سنت کے مواقف عمل کریگا الاہی وہ تو بہشتی
اور جنتی ہے اور باقی سب فرقے جو بدعت کی نئی نئی باتین نکال کر گروہ گروہ متفرق ہوگئے
وہ سب دوزخی ہونگے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے اور حضرت کے یارون کے عقیدے اور رسم اور عادت اور عبادت کے موافق
اپنا عقیدہ اور عبادت اور رسم اور عادت درست رکھے تو وہ جنتی اور سچا سنی مسلمان
سنت کے موافق ہے اور جو شخص اونکے عقیدے اور عبادت اور رسم اور عادت کے سوا اور
طریقہ نکالے یا اونکے طریقے مین کچھ کمی بیشی کرے سو وہ اپنے واسطے دوزخ کی راہ صاف
کرتا ہے اونکے طریقے مین کیا نقصان پایا یہ آدمی اور طریقہ نکالے اور پھر مسلمانی کا دعویٰ
کرے جھوٹے نام سے کام نہین چلتا بلکہ الزام آتا ہے اخرج الترمذی عن انس قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یابنی ان قدرت ان تصبح وتمسی لیس فی
قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یابنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی
ومن احبنی کان معی فی الجنۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ
مین لکھا ہے کہ ذکر کیا ترمذی نے کہ انس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ مجکو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے بچے اگر تجھسے ہو سکے کہ تو صبح اور شام کرے اور تیرے
دل مین کسیکی طرف سے کدورت اور میل یعنی کینہ عداوت نہو تو کر پھر فرمایا اے بچے یہ میری سنت ہے
اور جسنے دوست رکھا میری سنت کو تو اوسنے مجھی کو دوست رکھا اور جسنے مجکو چاہا اور
دوست رکھا تو وہ ہوگا میرے ساتھ بہشت میں ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستی یہی ہے کہ سنت کے موافق عمل کیجیے اور یہ بھی دریافت
ہوا کہ جو شخص سنت کے موافق عمل کرے وہ بڑے مرتبہ کا بہشتی ہے کہ بہشت مین پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوگا تو ہر مسلمان طالب بہشت کو چاہیے کہ جسقدر ہو سکے

یا اشارۃً اجازت نہین آئی مگر ہان کام کرنیکے واسطے البتہ دلیل چاہیے اور حکم بتلا سکے
خواہ آیت ہو یا حدیث ہو یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کا اور تابعین کا
عمل اور اتفاق ہو اخرج الترمذی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لیاتین زمان علی امتی کما اتی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی
امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنتین وسبعین
ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ
تعالی قال ما انا علیہ واصحابی وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب
بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام
بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور آویگا ایک ایسا وقت میری
امت پر جیسا آیا بنی اسرائیل پر جیسے ایک جوتی برابر دوسری کے یہانتک کہ اگر
ہوا اونمین کوئی ایسا کہ اوسنے برا کام کیا اپنی مان سے علانیہ تو البتہ ہوگا میری امت
مین بھی ایسا شخص کہ کریگا ایسا اور بنی اسرائیل پھوٹ کر ہوگئے بہتر فرقے اور ہو
جاویگی میری امت تہتر فرقے کہ وہ سب دوزخی ہونگے سوا ایک فرقے کے
اصحابون نے عرض کیا کہ کون ہی وہ ایک فرقہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرمایا وہ لوگ جو اس طریقہ پر ہین جسپر مین ہون اور میرے یار اور یون ہوگا کہ نکلینگے
میری امت سے ایسے گروہ کہ جاری ہونگی اونمین وہ بدعتین جیسے جاری ہوئی ہی
کتے کے کاٹے ہوئے کو کہ نہین باقی رہتی اوسکی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر پیٹھ جاتی ہی
اوسمین خباثت یعنی جیسے کتے کے کاٹے کی بیماری آدمی کے بالکل رگ وریشے مین گوشت
وپوست جوڑ بند مین بیٹھ جاتی ہی ویسے ہی ایک زمانہ میری امت پر ایسا آویگا
کہ لوگون مین بدعتین جاری ہوجاوینگی عقیدے اور عبادتین اور وظیفے اور
روزے نماز صدقہ خیرات مراقبہ نئی نئی طرح کے نکلینگے اور
مسلمانون کے دین مین یہود اور نصاریٰ سے بھی زیادہ پھوٹ پڑیگی

لوگ تھے کہ حضرت کے مددگار رہتے تھے اور حضرت کے حکم کے موافق عمل کرتے تھے بعد ایک مدت کے
ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ لوگون کو اور کچھ بتاتے اور آپ اور کچھ کرتے خود فضیحت دیگران نصیحت یا مر ایسے
کام کرتے جسکا حکم نہین ہوا یعنی نئی نئی باتیں ایجاد کرتے کام بدعت کے سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ جو کوئی اونپر ہاتھ سے جہاد کرے کہ اونکو مارے اور اونکا وہ بدعت کا کام متغیر کردے اور توڑ ڈالے
اور اوسکا کارخانہ برہم کردے سو وہ کامل مسلمان ہے اول درجہ کا اور جو کوئی صرف زبان سے منع کرے
بدعت سے اور اوسکی برائی بیان کرے اور بدعتی کو نصیحت اور بدعت کی فضیحت کرے وہ بھی مسلمان ہے دوسرے درجہ کا
اور جو شخص اوس بدعت کے کام کو دل سے برا جانے اور فکر و تدبیر اوسکے دور ہونے کی کرے اور بدعتی سے
دل نہ لگاوے وہ بھی مسلمان ہے تیسرے درجہ کا ضعیف الایمان اور جو اتنا بھی ہو اوسمین رائی برابر بھی
ایمان نہین اس سے معلوم ہوا کہ جو خود بدعتی ہو یا مؤید بدعات ہو اوسکے ایمان کا کیا ٹھکانا اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ مسلمان سے جسقدر ہو سکے اوسقدر بدعت کے موقوف ہونے کیواسطے کوشش کرے اور بدعت کے
کام کو توڑے اور زبان سے بدعتیوں کو نصیحت کرے اور بدعت کے عیب بیان کرے اور دل سے بدعت
کو برا جانے اور بدعتیون سے دوستی اور اتحاد نرکھے اور جو رکھے تو ایمان میں نقصان ہے اور جسقدر
بدعت سے بچے اور بدعت کو موقوف کرے اتنا ہی ایمان کامل ہو اور یہ بھی دریافت ہوا کہ جس کام کا
حکم ہوا گرچہ منع اور ممانعت بھی نہوئی اوس کام کو کرنا بدعت ہے اور ممنوع مثلاً کہنیون تک دونون
ہاتھ وضو مین دھونا فرض ہے اور بغلون تک دھونا صریح منع بھی نہین اور حکم بھی نہین تو اب
اگر کوئی شخص وضو میں بغلون تک ہاتھ دھووے اور جانے کہ مین اچھا کرتا ہون تو اوسکو منع
کرینگے کہ وضو میں اسطرح دونوں ہاتھ دھونے کا حکم نہیں یا مثلاً اذان مین اول چار دفعہ اللہ اکبر
کہنا آیا ہے پھر کوئی شخص پانچ دفعہ اگر کہے اور دلیل لاوے کہ پانچ دفعہ اذان مین اللہ اکبر کہنا منع
نہین آیا تو اوسکو رد کرینگے اور یہی کہینگے کہ چار مرتبہ سے زیادہ کہنے کا حکم نہین آیا یا مثلاً اذان
مین اشہد ان محمدا رسول اللہ کے ساتھ یون کہے اشہد ان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تو اوسکو منع کرینگے یا مثلاً فجر کی دو سنت مقرر ہیں کوئی تین یا چار رکعت
سنتین فجر کو پڑھے تو اسیطرح اوسکو بھی منع کرینگے اور یہی کہینگے کہ اسطرح سے حکم
نہیں ہوا منع کرنے کو صرف یہی دلیل کافی ہے کہ اس کام کی شریعت میں صراحۃً

اوسکو پیغمبر اور ولی نہ سمجھنا وغیرہ یہ ہزاروں رسمین اور عادتین سب یہود اور نصاری اور مجوس اور منافقون کی اور مکہ والے اگلے مشرکون کی ہین اور سوا اسکے اور ہزارون رسمین ہندون کی ہین کہ لوگون نے اپنے یہان رائج کرین کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی ہی باتون کے مٹانے کو اور ایسی ہی رسمون کے دفع کرنے کے لیے آئے اور قرآن نازل ہوا پھر جو شخص ایسی رسمین اور عادتین اختیار کرے اور مسلمانون مین جاری کرے تو وہ شخص اس حدیث کے بموجب اللہ تعالی کی طرف سے مغضوب ہو راندہ گیا خدا کے غضب مین گرفتار اور خدا کے دشمنون مین شمار اس مقام پر معلوم رکھنا چاہیے کہ ایک قسم کی بدعت یہ بھی ہے اگلے کافرون کے رسوم اور عادت اسلام مین جاری کرنا گویا وہ رسم اسلام مین نئی نکلی بعضی شخص جو شبہہ کرتے ہین کہ جس کام کی صریح برائی قرآن وحدیث مین نہین آئی اوسکو ہم کیون برا جانین سو یہ بات غلط ہے اسواسطے کہ جس کام کی ہمکو خدا اور رسول کی طرف سے اجازت نہ ملی وہ کام ہمکو منع ہو اخرج

مسلم عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کانت لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نبی کو بھیجا اللہ تعالی نے اوسکی امت پاس مجھسے پہلے تو ہوتے تھے اوسکی امت مین کچھ لوگ صاف دل اوسکے مددگار اور طریقہ اختیار کرتے تھے اوس نبی کا روبہ اور عمل کرتے تھے اوسکے حکم کے موافق پھر یون ہوتا کہ پیدا ہوتے اونکے بعد برے لوگ کہ وہ لوگون کو کہتے جو خود نکرتے اور کرتے ایسے کام جسکا حکم نہوتا سو جسنے جہاد کیا اونسے اپنے ہاتھ سے سو وہ مسلمان کامل ہے اور جو جہاد کرے اونسے اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہے اور جو جہاد کرے اونسے اپنے دل سے وہ بھی مسلمان ہے اور نہین ہے بعد اسکے کچھ ایمان رائی کے دانہ برابر ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے خبردار کرنیکو اگلے پیغمبرون کی امتون کا حال بیان کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کا بھی یہی حال ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے اصحاب صاف دل پاک باطن

گویا اللہ تعالی کا مقابلہ کرتا ہی کعبہ شریف کو اللہ صاحب نے قبلہ ٹھہرایا اور وہان کے ادب کا او
وہان کی عبادت کا حکم دیا پہر جسنے وہان کا ادب نکیا وہان گناہ کیا تو اوسنے نہایت بے ادبی کی
بلاتشبیہ جیسے کسی نے باوجود بادشاہ کے منع کرنیکے بادشاہ کے روبرو دیوان خاص مین قصور اور
بےادبی بادشاہ کی کی اور اللہ تعالی نے آدمی کو پیدا کیا اوسکی آنکھ ناک کان باعضا درست بنائے
اوسکو پڑھایا دنیا مین جگہہ دی پہر ایمان اوسکو دیا پہر جسنے اوسکو مارڈالنا چاہا تو اوسنے گویا اللہ کا مقابلہ
کیا کہ جسکو اللہ تعالی رکھا چاہتا ہے اوسکو مٹایا چاہتا ہے اور اگلے لوگون نے کچھہ اپنی عقل سے رسم بد
نکال لیے تھے کہ اونکو وہ نیک جانتے تھے اللہ تعالی نے پیغمبر صاحب کو پیغمبر کرکے قرآن دیکر بھیجا اور حکم کیا
کہ اگلے کافرون کے رسم و رسوم کو مٹادین اور لوگون کو اوسکے کرنے سے باز رکھین پہر جو شخص
وہ رسم و رسوم اگلے کافرون کے پہر جاری کرے اور چاہے کہ مسلمانون مین وہ رسمین جاری
ہوجاوین تو اوسنے گویا شریعت کے مٹانے کی بنیاد ڈالی اور کفر کے جاری ہونے کی تدبیر کی تو یہ
شخص گویا خداتعالے کا مقابلہ کیا چاہتا ہی کہ جسکو خدا مٹایا چاہے یہ جاری کیا چاہتا ہے
اور خداتعالی کا دشمن ٹھہر جاتا ہے اور اگلے کافرون کی یہی رسمین اور عادتین تھین کہ ایسے
مولویون درویشون کی نکالی ہوئی بات کو عین خدا ہی کا حکم سمجھنا اور باوجود مخالفت ہونے
خدا اور رسول کے اوس بات کو غلط نہ جاننا اور نہ چھوڑنا اور خدا و رسول کے کلام کے مقابلہ
مین اوس بات کی سند پکڑنا اپنے باپ دادے کی رسم رویہ کو مقدم جاننا مسئلہ کے مقابلہ مین
اوسکی دلیل اور سند پکڑنا دنیا کی طمع یا لوگون کے برا ماننے کے خوف سے یا نفسانیت کی راہ سے
سچا مسئلہ بیان نکرنا کلام اللہ اور کلام رسول مین تحریف کمی بیشی کرنا اپنی خواہش کے موافق
مسئلہ تاویلین تراش لینا صلح کل کا رویہ اختیار کرنا اپنی ذات نسب خاندان پر فخر کرنا ادمیون
دون کی لیبا مردون کے بیان کرکے چلا کر رونا پیٹنا غم مین سیاہ کپڑے پہننا قبرین بلندی کی بنانا
قبرون پر یا مقبرے مین اسکے تاریخ وغیرہ لکھنا مقبرے بنانا قبرون پر مسجدین بنانا وہان کھانا
پڑھانا باجے راگ کو عبادت سمجھنا لوری کو ماننا مہر کے نحس کے تیرہ دن کو نامبارک سمجھنا سعادت
نحوست ستارون کی اور دیون کی ماننا جن پریون کی رام کرنا شگون لینا بزرگون کی منتین ماننا
بزرگون کی نیاز اچھوتی ٹھہرانا تصویرون کی تعظیم کرنا اور جس شخص سے کچھہ معجزہ کرامت ہو

زیادہ مہربان ہی کہ اوسنے اگلے دین سب منسوخ کرکے لوگون کی ہدایت کے واسطے کتاب قرآن مجید بھیجی اور اوسمین جو باتین دنیا و آخرت مین آدمی کے کام کی تھین بیان کردین سو وہ سب نئی باتون سے اچھی ہین او سپر عمل کرو اور اللہ تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر کرکے بھیجا اونھون نے قرآن کا سب مطلب صاف صاف بیان کردیا اور عمل کرکے دکھلا دیا کوئی بات باقی نرہی جسکے نئی ایجاد کرنے کی دین مین ضرورت ہو پھر باوجود اسکے جو دین مین کوئی نئی بات نکالے وہ سب برائیون سے زیادہ بری ہی کہ دین مین نئی بات نکالنا گویا اپنی ایک شرع جدی قائم کرنا ہی یا قرآن مین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رویہ اور کام مین نقصان بتانا ہی گویا یہ دعوی کرنا ہی کہ یہ بات خدا تعالے نے قرآن مین نہ کہی اور نہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معلوم ہوئی جو کہہ جاتے سو اب ہمنے نکالی اور جو بات ایسی ہو کہ جسمین ایسی بری بات نکلتی ہو وہ صریح گمراہی ہی اسیواسطے بدعت کا کام سب بد کامون سے زیادہ بد ہی کہ بدعتی کو توبہ نصیب نہین ہوتی اس سبب سے کہ وہ بدعت کو نیک کام جانکر کرتا ہی تو اوسکو کبھی توبہ کرنے کا خیال بھی نہین گذرتا اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب بدعتین گمراہی ہین اخرج البخاری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلاث ملحد فی الحرام ومبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیہرق دمہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہی کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیون سے تین پر ہی ایک گناہ کرنے والا حرم مین دوسرے چاہنے والا اسلام مین اگلے کافرون کی عادت کے کام تیسرے چاہنے والا مرد مسلمان کا ناحق خون صرف اسواسطے کہ بہاوے اوسکا خون ف یعنی جو شخص گناہ کرتا ہی تو اللہ صاحب اوسپر ناخوش ہوتا ہی اور اوسکی طرف غضب الہی متوجہ ہوتا ہی جتنے آدمی دنیا مین گناہ کرتے ہین جسقدر غضب الہی اون سب لوگون کی طرف ہوتا ہی اون سب سے زیادہ غضب الہی اوسپر ہوتا ہی جو کعبہ شریف کے حرم مین گناہ کرتے اور جو شخص کافرون کی رسم مسلمانون مین جاری کیا چاہے اور جو ناحق کسی مسلمان کا خون کرنا چاہے اسواسطے کہ وہ

نکل گئی تو یہ چیزین کہ وسیلہ علم کا ہین جیسے صرف و نحو اور علم قرأت اور اصول اور فقہ اور کتابین تصنیف کرنا اور اجتہاد وغیرہ چیزین ان لوگون کے حق مین بدعت نہین اور دوسرے طرح کے کام وہ ہین کہ وہ واقع بھی ہوئے مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا اصحابون یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین یہ چیزین بے انکار کے جاری نہوئین تو وہ چیزین بدعت اور باطل اور مردود ہین مثلاً اوسوقت مین لوگ مرتے تھے اور دفن ہوتے تھے مگر کوئی تیجا دسوان چالیسوان نہین کرتا تھا اور اسیطرح سے فاتحہ نہین دیتا تھا اور یہ رسوم لوازمات میت سے کوئی نہ سمجھتا تھا یا مثلاً اوسوقت مین لوگون کے نکاح ہوتے تھے پر کوئی ساچق اور آتشبازی وغیرہ اور مصحف آرسی نہین کرتا تھا تو ایسے سب کام باطل اور مردود ہین اسواسطے کہ دین کام کا وہ ہوتا ہے جسکے کرنے مین خوبی اور بہتری اور ثواب ہو اور نکرنے مین ثواب جاوے یا الزام آوے اور برائی ٹھہرے یا عذاب ہو سو دین کے کام دو طرح کے ہین ایک وہ جو دل سے علاقہ رکھتے ہین جیسے نیت اور اعتقاد اور فکر دھیان محبت عداوت وغیرہ دوسرے وہ کام جو ظاہر سے علاقہ رکھتے ہین سو وہ کام یا عبادت ہین یا معاملات مین یا رسوم و عادات ہین تو ان دونون طرح کے کامون کا مقرر کرنا اور ٹھہرانا اور بتلانا اور ان کامون مین وقت اور جگہہ اور وضع اور گنتی مقرر کرنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کام تھا اور اسیواسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے پیغمبر کرکے بھیجا سو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے کوئی عقیدہ یا کوئی عبادت یا کوئی رسم نئی نکالی اور اوسکی مثل اور نظیر بھی دین مین نہ تھی سو وہ عقیدہ اور عبادت اور رسم یا جو دین کے عقیدے اور عبادت اور رسم مین وقت یا جگہہ یا وضع ہیئت یا گنتی کی قید اپنی طرف سے مقرر کی سو وہ بدعت اور باطل اور مردود ہے اور معلوم رہے کہ مثل اور نظیر کا دریافت کرنا ہر شخص کا کام نہین یہ مجتہد کا کام ہے اخرج مسلم من جابر قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشر الامور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی بات اونمین سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہتر راہون مین سے بہتر راہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور سب برے کامون سے برا کام وہ ہے جو نیا ہے اور ہر نئی چیز گمراہی ہے یعنے سب گمراہی کا ہے ف یعنی اللہ تعالی آدمی پر باپ سے

ہوتے تھے عورتین جنتی تھین اور لڑکون کے ختنے بھی ہوتے تھے اور قرآن پڑھنا اونکو شروع ہوتا تھا اور لوگون کے نکاح ہوتے تھے اور لوگون کو بیماریان ہوتی تھین اور لوگ مرتے تھے اور قبرین بنتی تھین اور چلا اور برس روز گذرتا تھا اور محرم اور صفر وغیرہ مہینے آتے تھے تو ایسے وقت مین حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرتے تھے اور کیا فرماتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کسطرح عمل مین لاتے تھے پھر اگر اون کامون کا برا ہونا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل اور تقریر سے ثابت ہو تو چاہیے مسلمان خوش ہوکر دل سے قبول کرے اور ویسا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرضی کے موافق عمل مین لاوے اور جو شخص اسکی برائی دریافت کرکے ناخوش اور خفا ہو اور ان کامون کا ترک کرنا برا لگے تو صاف جان لیا چاہیے کہ وہ شخص اس آیت کے حکم بموجب مسلمان نہین اور یہ بے شبہہ بات ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابون کے اور تابعین بلکہ تبع تابعین کے بعد یہ رسمین رائج ہوئین تو اب معلوم کیا چاہیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نئی نئی رسمون اور ایجادی کامون کے حق مین کیا فرمایا سو سنا چاہیے اخرج الشیخان عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے نئی چیز نکالی ہمارے اس دین مین جو چیز اسمین سے نہین تو وہ چیز باطل اور رد ہے یعنے جسنے ایسی چیز دین مین نکالی کہ جسکی دین مین اصل بھی نہو سو وہ چیز باطل اور رد ہے **ف** نئے کام دو طرح کے ہین ایک وہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یا اصحابون کے یا تابعین یا تبع تابعین کے وقت مین ایسا واقع ہوا کہ اوس نئے کام کی حاجت ہوتی بعد اوس زمانہ کے ایسا واقع ہوا کہ اوس نئے کام کی حاجت ہوئی مثلاً حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے صحابہ رضی اللہ عنہ کے وقت یا تابعین کے وقت تک کسیکو صرف ونحو پڑھنے کی یا قرآن مین زیر زبر بنانے کی یا فقہ کی کتاب تصنیف کرنے کی حاجت نہوئی اسواسطے کہ سب مسلمان عرب تھے کلام اللہ کو بے صرف ونحو کے سمجھتے تھے اور بے زیر زبر کے صحیح پڑھتے تھے اور اکثر لوگ مسائل کے عالم تھے اور اختلاف کم تھا سو اونکو احتیاج ہی نہوئی کہ فقہ کی کتاب اور فتاوی بناتے بعد اوس زمانہ کے جب اسلام توران اور ہندوستان وغیرہ کی طرف پہونچا احتیاج ان چیزون کی ہوئی اور بموجب اشارے آیات وحدیث کے یہ چیزین

نام کو یا سورہ یٰسٓ کو معاذ اللہ بد جانتا اور کفنی پر کلمہ وغیرہ لکھنا اور قبر میں قل کے ڈھیلے اور شجرہ
رکھنا اور تیجا دسواں چالیسواں اور چھ ماہی اور برسی عرس مردوں کی کرنا اور اسقاط موجہ
کرنا حافظوں کو قبروں پر بٹھلانا قبروں پر چادریں ڈالنا مقبرے بنانا قبروں پر تاریخ لکھنا وہاں چراغ
جلانا موت کے ذکر کو برا جاننا بعد تین روز کے ماتم پرسی کرنا اور دور دور سے سفر کر کے قبروں پر جانا اور
توشے اور سہ میاں کرنا اور ماں باپ کے ترکہ سے بیٹیوں کو حصہ نہ دینا اور بیماریوں میں ٹونکے کرنا حاملہ
کرنا مشکل بلا سیہر کے دن کو نامبارک سمجھنا اور بعضی تاریخوں کو نحس جاننا گھوڑے حویلی عورت میں
مبارکی نحوست کی علامتیں مقرر کرنا اور وردنادِ علیاً ہم بزرگوں کے نام کے یا قرآن کی آیتوں کو
معکوس پڑھنا اور چراغ جلتے وقت ایک دعا ایجادی پڑھنا اور شغل برزخ وغیرہ طریقہ ایجاد کرنا اور
اوسکو عمل میں لانا اور مغرب کی نماز کے بعد یار دہ قدمی پڑھنا اور ہولی دوالی وغیرہ کفار کی رسمیں
ماننا اور اونٹ اور گدھے اور خچر کی سواری کو معیوب سمجھنا اور عورتوں کا مردوں سے اور مردوں کا
عورتوں سے سلام علیک کرنا معیوب سمجھنا اور اسیطرح چھوٹوں کا بزرگوں سے یا بزرگوں کا خردوں سے
سلام علیک کرنا ادب کے خلاف جاننا اور خطبہ میں ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگنا بیٹھ کر خطبہ پڑھنا اور علاوہ اسکے
سلف کے عقائد سے انحراف کرنا وحدت وجود اور وحدت شہود یا جبر و قدر کے مسئلہ میں گفتگو کرنا اور کسی
اسرار کی بہت سی تحقیق میں مشغول ہونا اور معاذ اللہ تقدیر کا انکار کرنا اور حضرت علی مرتضیٰ کو حضرت ابوبکر
اور حضرت عمر سے افضل جاننا اور حضرت ابوبکر اور عمر کی خلافت کو برحق نہ سمجھنا اور اہل بیت یا صحابہ کے
حق میں بد اعتقادی کرنا یا اون پر طعن کرنا اور مقلد کے حق میں تقلید ہی کافی جاننا اور تحقیق ضروری
نہ سمجھنا راگ یا باجا سننا بہتر جاننا اپنی ذات پاک نفس کی برائیاں کرنا آپس میں ایک دوسرے
کی گفتگو اور حرکات سکنات تحریر میں تعظیم زیادہ کرنا مہر عورتوں کا زیادہ مقرر کرنا اور شادیوں میں خرچ
بیجا کرنا بیوہ کا دوسرا نکاح معیوب سمجھنا میت میں چلانا پیٹنا زیادہ سوگ میں بیٹھنا اپنے جسم
اور مکان اور سواری وغیرہ کی زینت بہت سی کرنا۔ غرض کہ یہ باتیں اور سوا اسکے ہزاروں رسمیں جو رائج ہیں
کہ ہزاروں آدمی یہ رسمیں کرتے ہیں اور بہتیرے آدمی منع بھی کرتے ہیں قطع نظر اور دلیلوں سے جب مسلمانوں
میں اختلاف چلا اور اس بات پر جھگڑا اوٹھا تو ایسے وقت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم کو منصف اور حاکم بنانا چاہیے اسواسطے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے وقت میں بھی اُنکے بعد

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ بدے یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دل مین ناخوش ہو اور حکم کو نمانے اور چون وچرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہی ظاہر مین آپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین کہتا ہے پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ سے اور حکم سے راضی نہین ہوتا اور دل مین خفگی اور تنگی لاتا ہے اس مقام پر انصاف سے پوچھا چاہیے کہ اس زمانہ مین ہندوستانی مسلمانون مین ہزارون نئی باتین اور برے عقیدے اور رسم و رسوم جو رائج ہین اور ایک جہان اوسمین گرفتار ہے جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوقین چھوڑنا اور زچہ کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ رکھنا چھٹی کرنا اور نام فلان بخش و غلام فلان رکھنا اگرچہ تو ان زچہ کا چالیس روز سے کم مین بند ہو جاوے مگر پورے چالیس دن تک اوسکو ناپاک سمجھنا بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا اور بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا اور ختنہ مین شادی اور محفل اور رسم و رسوم کرنا اوس مختون کو معاذ اللہ قبرون پانشان یا جھنڈے کے سلام کو لیجانا اوسکے ہاتھوں بال کا کنگنا باندھنا اور اوسکے ہاتھ مین لوہا رکھنا اور رسوم منگنی کی کرنا بتّے وغیرہ بانٹنا اور شادی نکاح مین موتی باندھنا اور دروازون پر تیل یا چونے کے ٹیکے دینا ساچق اور آتشبازی اور پھول کھٹولی اور روشنی کی سیڈھیان اور ٹٹیان اور ناچ اور زرد نارنجی یا سرخ کپڑے پہننا کنگنا باندھنا مرد کو منہ سے لگانا سہرا باندھنا اور ٹوٹکے لگانا اور جلوہ کرنا اور شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور چوتھی کھیلنا محرم مین عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چارپائی پر نسونا تعزیہ بنانا شدے نکالنا محرم کی محفلین کرنا علم چڑھانا مہندی بنانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا اور آخری چارشنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاول مین مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہان ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہان آئی ہے اور ربیع الثانی کی گیارھوین کرنا اور جمادی الاول مین مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو عرس مین جانا اور شعبان مین آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان مین آخر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضاعمری پڑھنا شوال مین عید کے روز سویان پکانا اور بعد نماز عید کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا اور ذیقعدہ کے مہینے مین نکاح نکرنا و علی ہذا القیاس کفن کے ساتھ جا نماز اور چادر بھی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور حضرت عزرائیل کے

محبت سے کرتے ہیں تاکہ وہ ہم سے خوش ہو اور ہم کو ملے پھر اگر ہم سے یہ گناہ ہی ہوجاوے تو وہ بخش بھی دیگا اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے پیغمبر تو ان لوگوں سے کہدے کہ اگر تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہے تو اللہ نے مجکو اپنا رسول کرکے تمہارے پاس بھیجا کہ تم میرے کہنے کے موافق اوسکی بندگی کرو اوسکی محبت جو کام بتلاؤں سو کرو سو تم میری راہ چلو تاکہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے محبت سچی ہے تو وہ تمہارے گناہ بھی بخشیگا ایسے شخصوں کے واسطے وہ بخشنے والا ہے اور مہربان ہے پھر جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ نہ چلے بلکہ اپنی طرف سے نئی نئی راہیں نکالے پھر دعویٰ کرے کہ مجکو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے سو وہ جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اوس سے بیزار اور پیغمبر صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی طرف سے اوسپر پھٹکار اسواسطے کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حقیقت میں گویا دعویٰ پیغمبری کا رکھتا ہے کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قائم کرتا ہے وہ پیغمبر کا تابعدار کاہیکو ہے بلکہ دوسرا نبی ہے جیسے مانی سو ایسا مدعی محبت لیلیٰ ہی ہوتا ہے کہ محبوب کہے کچھ سوا اوسکے اپنے طور پر کچھ ایسا ہی جانا ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کی سنت کی پیروی کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے اور جو سنت کے موافق کام کیے اوسکی محبت اللہ تعالیٰ سے سچی ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہے اللہ تعالیٰ اوسکو چاہتا ہے اوسکے گناہ معاف ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسپر بخشش اور مہربانی ہوگی

قال اللہ تعالیٰ فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سو قسم ہے تیرے رب کی اونکو ایمان نہوگا جب تک تجہی کو منصف نہ مانیں جو جھگڑا اوٹھے آپسمیں پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مانکر **ف** یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے معاملہ یا رسم اور عادت کی بابت لوگوں کے آپسمیں جھگڑا اوٹھے ایک کہتا ہو یوں کیا چاہیے دوسرا کہتا ہو یوں نہیں یوں کیا چاہیے ایک دعویٰ کرے حق میرا ہے دوسرا کہے میرا ہے کوئی کہے یہ کام یا رسم و عادت بد ہے کوئی کہے نیک ہے تو ایسے وقت میں چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف مدین اور حاکم ٹھہراویں پھر جو حکم حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم فرماویں یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہو اوس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ خلاف جان و دل سے خوش ہوکر قبول کریں اور مان لیں تب مسلمانی کا دعویٰ سچا معلوم ہو اور جو شخص

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف اور حاکم نہ بدے یا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے دل مین ناخوش ہوا اور حکم کو نمانے اور چون وچرا کرے وہ ہرگز مسلمان نہین بلکہ کافر و منافق ہی ظاہر مین آپ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین کہتا ہی پھر حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیصلہ سے اور حکم سے راضی نہین ہوتا اور دل مین خفگی اور تنگی لاتا ہی اس مقام پر انصاف سے پوچھا چاہیے کہ اس زمانہ مین ہندوستانی مسلمانون مین ہزارون نئی باتین اور نئے عقیدے اور رسم و رسوم خوب رائج ہین اور ایک جہان اوسمین گرفتار ہی جیسے لڑکا پیدا ہوتے وقت ایک بکرا ذبح کرنا اور بندوقین چھوڑنا اور زچہ کی چارپائی پر تیر اور کلام اللہ رکھنا چھٹی کرنا اور نام فلان بخش و غلام فلان رکھنا اگرچہ خون زچہ کا چالیس روز سے کم مین بند ہو جاوے مگر پورے چالیس دن تک اوسکو ناپاک سمجھنا بسم اللہ کے واسطے چار برس اور چار مہینے کی قید کرنا اور بسم اللہ کی شادی کی محفل کرنا اور ختنہ مین شادی اور محفل اور رسم و رسوم کرنا اوس مختون کو معاذ اللہ قبرون یا نشان یا جھنڈے کے سلام کو لیجانا اوسکے ہاتھ مین بال کا کنگنا باندھنا اور اوسکے ہاتھ مین لوہا رکھنا اور رسوم منگنی کی کرنا سہرے سے خیرہ بانٹنا اور شادی نکاح مین موتی باندھنا اور دروازون پر تیل یا چونے کے ٹیکے دینا ساچق اور آتشبازی اور پھول کھیٹولی اور روشنی کی سیڑھیان اور ٹٹیان اور ناچ اور زرد نارنجی یا سرخ کپڑے پہننا کنگنا باندھنا مرد کو منھ سے لگانا سہرا باندھنا اور ٹوٹنے لگانا اور جلوہ کرنا اور شادی سے پہلے برادری کا کھانا کرنا اور چوتھی کھیلنا محرم مین عورت کی صحبت اور عورت کو زینت ترک کرنا چارپائی پر سونا تعزیہ بنانا شدے سے نکالنا محرم کی محفلین کرنا علم پڑھانا منہدی بنانا اور صفر کے مہینے کو بالخصوص تیرہ دن نامبارک سمجھنا اور آخری چارشنبہ کو سیر کو جانا اور ربیع الاول مین مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہان ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیدا ہونے کا آوے کھڑے ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہان آئی ہی اور ربیع الثانی کی گیارھوین کرنا اور جمادی الاول مین مکن پور کو بدیع الدین شاہ مدار کے چلے کو عرس مین جانا اور شعبان مین آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان مین آخر جمعہ کو خطبۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا شوال مین عید کے روز سویان پکانا اور بعد نماز عید کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا اور ذیقعدہ کے مہینے مین نکاح نکرنا و علی ہذا القیاس کفن کے ساتھ جانماز اور چادر بھی ضرور بنانا اور نعش کی چارپائی منحوس سمجھنا اور حضرت عزرائیل کے

محبت سے کرتے ہیں تاکہ وہ ہم سے خوش ہوا اور ہمکو چاہے پھر اگر ہم سے کچھ گناہ بھی ہو جاوے تو وہ بخش بھی
دیگا اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے پیغمبر تو ان لوگوں سے کہدے کہ اگر تم سچے ہو اور تمکو اللہ سے محبت ہے تو
اللہ نے مجکو اپنا رسول کر کے تمہارے پاس بھیجا کہ تم میرے کہنے کے موافق اوسکی بندگی کرو اور اوسکی جناب
جو کام بتلاؤں سو کرو سو تم میری راہ چلو تاکہ معلوم ہو کہ تمکو اللہ سے محبت سچی ہے تو وہ تمہارے گناہ بھی
بخشیگا کہ ایسے شخصوں کے واسطے وہ بخشنے والا ہے اور مہربان ہے پھر جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی راہ نہ چلے بلکہ اپنی طرف سے نئی نئی راہیں نکالے پھر دعویٰ کرے کہ مجکو اللہ تعالیٰ سے محبت ہے سو وہ
جھوٹا ہے اور اللہ تعالیٰ اوس سے بیزار اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اوسپر پھٹکار اسواسطے
کہ وہ شخص اگرچہ ظاہر میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر حقیقت میں گویا دعویٰ پیغمبری کا رکھتا ہے
کہ اپنی ایک شرع نئی جدی ہی قایم کرتا ہے وہ پیغمبر کا تابعدار کاہیکو ہے بلکہ دوسرا مجانی جیسے مانی
جو سچی محبت یون ہی ہوتی ہے کہ محبوب کے کہنے کے موافق کام کیجیے نہ جسطرح اپنا جی چاہے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جو شخص حضرت کی سنت کی پیروی نہ کرے اور پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے
اور جو سنت کے موافق کام کیے اوسکی محبت اللہ تعالیٰ سے سچی ہے اور وہ اللہ کا محبوب ہے اللہ تعالیٰ
اوسکو چاہتا ہے اوسکے گناہ معاف ہونگے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اوسپر بخشش اور مہربانی ہوگی

قال اللہ تعالیٰ فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت
ویسلموا تسلیما **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سو قسم ہے تیرے رب
کی اونکو ایمان ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اوٹھے آپسمین پھر نہ پاویں اپنے
جی مین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکھیں مانکر **ف** یعنے جب کسی عبادت یا دنیا کے
معاملہ یا رسم اور عادت کی بات لوگوں کے آپسمین جھگڑا اوٹھے ایک کہتا ہو یوں
کیا چاہیے دوسرا کہتا ہو یون نہیں یون کیا چاہیے ایک دعوے کرے حق میرا ہے
دوسرا کہے میرا ہے کوئی کہے یہ کام یا رسم و عادت بد ہے کوئی کہے نیک ہے تو ایسے وقت
مین چاہیے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منصف مدبر اور حاکم ٹھہرادیں پھر جو حکم حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اون یا حضرت کی حدیث سے ثابت ہوا اوس حکم کو خواہ اپنی مرضی کے موافق ہو خواہ
خلاف جان و دل سے خوش ہو کر قبول کریں اور مان لیں تب مسلمانی کا دعویٰ سچا معلوم ہوا اور جو شخص

حدیث کی چھوڑ کر بہت سے فرقون کی راہین اختیار کین نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ عبادت نکرنا دہریون اور سوفسطائیون کی راہ یا نماز مین سستی اور جو عبادت اپنی مرضی موافق ہو کرنا اور جو اپنی مرضی کے خلاف ہو اوس سے دل چرانا بعضا حکم شریعت کا ماننا بعضا نماننا ظاہر مین اور اور دل مین منافقون کی راہ اور قبرون پر مسجدین اور مقبرے اور قبرین اونچی اونچی بنانا اور اپنے بزرگون کے حق مین یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ خدا تعالی سے ملکر ایک ہو گئے تھے یا خدا اونمین سما گیا تھا نصاریٰ کی اور ہندؤن کی راہ اور مُردون سے حاجتین مانگنا اور اونکی منتین ماننا کفار قریش کی راہ اور اپنے باپ دادے کی راہ اور رویہ کو خلاف خدا اور رسول کے اختیار کرنا اور اونکے رسم و رسوم کو مقدم سمجھنا اگلے کافرون کی اور ہندؤن کی راہ اور اپنے نسب پر فخر کرنا اور موت مین پیٹنا چلانا ماتم کرنا اگلے کافرون کی راہ اور تکلفات اور تعظیم مفرط اور ظاہرداری بہت کرنا عجمیون کی راہ اور بیوہ عورت کو دوسرا نکاح عیب جاننا یا شادی مین سہرا اور مقنعہ اور موتی باندھنا داڑھی منڈانا اور عیدین بغلگیر ہو کر ملنا اور شب برات مین روشنی کرنا اور گدھے اور خچر اور اونٹ کی سواری کو معیوب سمجھنا شگون لینا اور تاریخ اور دن اور ساعت وغیرہ کی نحوست سعادت ماننا بزرگون کی تصویرون کی تعظیم کرنا تیجا دسوان چالیسوان رسمی مُردون کی کرنا اور چیچک کی بیماری مین سیتلا بھوانی کا ماننا اور چھوت وغیرہ کا لحاظ کرنا اور بت پرستی جیسے تعزیہ جھنڈے نشان قدم رسول وغیرہ کی تعظیمین کرنا یہ سب ہندؤن کی راہ اور اپنے عالمون اور مولویون کی درویشون کی نکالی ہوئی ایجادی بات کو خدا اور رسول کے فرمودے کے برابر سمجھنا اور اوسکی تحقیق نکرنا یہود و نصاریٰ کی راہ لوگون نے اختیار کی اور بہت باتین اپنی طرف سے نئی نکالین جیسے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابون کو برا کہنا اور ہزارون باتین اور رسمین اپنے یہان جاری کرلین اور ایک راہ قرآن و حدیث کی چھوڑ دی اور گمراہی مین پڑ گئے اگر قرآن کی راہ اختیار کرتے تو اپنا اچھا دین ہوتے ہوئے اور بد دینون کافرون کی راہین کیون چلتے اور طرفہ یہ کہ پھٹے منھ زبان سے پھر یہی دعوی کیے جاتے ہین کہ ہم مسلمان ہین اور خدا تعالے سے محبت رکھتے ہین قال اللہ تبارک و تعالی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ آل عمران مین کہ کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے اور بخشے گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی **ف** یعنی ہر دین اور مذہب کے لوگ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہمکو اللہ تعالی کی محبت ہی اور ہم اوسکے بندے ہین اور جو کام ہم کرتے ہین سو اوسی کی

دادے کی اور پیر اوستاد کی رسم رواج ملک کے بادشاہوں کی سو اگر اُن راہوں پر چلوگے
تو وہ راہیں تمکو میری راہ سے بہکا دینگی یہ سب تمکو سمجھا دیا تاکہ تم خبردار ہو جاؤ اور اور راہوں سے بچتے رہو
اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو دور سے اپنے حضور میں بلایا اور فرمان قاصد
شتر سوار کے ہاتھ بھیجا اور اوسمیں لکھ دیا کہ فلانی شاہراہ پر ہوکر سیدھے آئیو اور اوس شاہراہ کی سب
نشانیاں لکھدیں اور یہ بھی لکھدیا کہ فلانا ہمارا قاصد جو یہ فرمان لیکر پہونچتا ہے اسکے ساتھ جسطرح
یہ راہ بتلاوے حضور میں آئیو اور اس راہ میں اور بھی بہت راہیں ملی ہیں کہ وہ اور طرف گئی ہیں
اون راہوں کے چلنے والے بھی رستہ میں ملینگے اور اپنی طرف بلا دینگے اونکی طرف نجائیو اور
نہیں تو بہک جاؤگے اور حضور تک نہ پہونچوگے پھر وہ شخص تھوڑی دور چلکر اور راہوں میں لگ جاوے
اور اوس قاصد کے کہنے کے موافق نہ چلے اور فرمان کو نہ دیکھے اور اوسکے مطلب کو نہ دریافت کرے
اور اور راہوں کے چلنے والوں کے پیچھے چلے اور پھر جانے کہ میں سیدھی راہ پر بادشاہ کے حکم کے موجب
چلتا ہوں تو وہ شخص ہرگز بادشاہ تک نہ پہونچیگا تو اب اوسکو یوں سمجھا چاہیے کہ جیسے ہر زمانہ میں
لوگ دنیا کے کاموں میں نئی نئی وضعیں اور طرحداریاں نکالتے ہیں ویسی ہی دین کے کاموں میں
ہر زمانہ کے لوگ نئی نئی باتیں اور جدی جدی راہیں نکالا کرتے ہیں چنانچہ اس سبب سے اگلے
دین والے لوگ یہود و نصاریٰ کئی فرقہ ہوگئے اور مسلمانوں میں بھی لوگ ہزاروں فرقے ہوگئے سو
اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا قاصد بناکر اور فرمان اپنا دیکر لوگوں کے واسطے بھیجا اور
لوگوں کو اپنی طرف بلایا اور قرآن میں سب پتے اپنی طرف پہونچنے کے صاف کھولدیے اور حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی سب رویہ و طریقہ صاف صاف بیان کر دیے اور اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ قرآن میری
راہ ہے اوسکے موافق راہ پر چلو تو اللہ تک پہونچوگے پھر اگر یہود کی یا نصاریٰ یا مجوس کی یا ہنود کی راہ چلوگے
یا اور راہیں نئی ایجاد کروگے تو نہ پہونچوگے بلکہ بہک جاؤگے جیسا اور کئی راہیں چلے وہ منزل مقصود کو
نہیں پہونچے اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے موافق عمل کرنا اور قرآن کی راہ کو اختیار کرنا یہی راہ
مستقیم سیدھی ہے کہ اس راہ پر آدمی بخیر اللہ کی طرف پہونچتا ہے اور جو شخص اور راہوں پر چلے وہ گمراہ ہو
اللہ کی راہ سے علیحدہ پھر وہ اور راہیں کیسی ہی ہوں خواہ اگلے کافروں کی خواہ ایسے کافروں کی خواہ
جاہلوں کی خواہ بدعتیوں کی چنانچہ اس زمانہ میں اکثر لوگوں نے یہی رویہ اختیار کیا کہ ایک راہ ڈالنا

برزخ اور نماز معکوس اور ختم اور توشے اور طرح طرح کے نئے نئے درود وظیفے اور فالنامے اور گنڈے تعویذ اور اوتارے اور حاضراتین اور عرس اور قبروں پر مراقبہ اور باجا راگ سننا اور حال لانا ایجاد کیا اور مشائخ اور پیر کہلائے پھر کسی نے آپکو چشتی مقرر کیا کسی نے قادری کسی نے نقشبندی کسی نے سہروردی کسی نے رفاعی ٹھہرالیا اور کوئی سر پر بڑے بڑے بال رکھکر یا چار ابرو کا صفایا دیکر اور بڑی بڑی ٹوپیاں اور تاج دھرکر اور کفنی اور سیلیاں گلے مین ڈال کر مداریہ یا جلالیہ مشہور ہوا اور کسی نے دو چار زٹلین منطق اور ریاضی اور ہندسے کی یاد کرلین اور آپکو ملا ندیہ مولوی اور عالم مشہور کرنا چاہا سوا اسکے اور سیکڑوں بلکہ ہزاروں طرح کی راہین نکالین اور ہر ایک فرقہ خوش ہوا کہ ہم ہی خوب ہین اور ہماری ہی اچھی راہ ہے سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم ایسا نکرو بلکہ ایک ملت اور دین اختیار کرو جو اللہ نے فرمادیا اور سابق مین بھی یہود اور نصارے نے اپنے دین مین تفرقہ ڈالا اور کئی گروہ ہوگئے سو تم ویسے نہو اور اپنے دین مین پھوٹ اور تفرقہ نہ ڈالو ایک قرآن حدیث پر عمل کرو اور اپنے پیغمبر ہی کے تابع رہو تاکہ دین مین پھوٹ نہ پڑے اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہیے کہ اپنے ہی مذہب اور رویہ طریقے رسوم عادت کو اچھا جانکر اوسپر خاطر جمع کرکے بیفکر ہوکر بیٹھ نرہے بلکہ حق بات کی تلاش مین رہے اور اپنے مذہب اور رویہ اور طریقے رسوم کو قرآن و حدیث سے مقابلہ کرے جو اوسکے موافق ہو وہ اختیار کرے اور جو اوس سے مخالف ہو وہ ترک کرے بنا گمراہی کی یہی ہے کہ آدمی اپنے رویہ طریقہ پر اڑ رہے اور بیفکر ہوکر بیٹھ رہے بہت خلقت اسی سے گمراہی مین پڑی ہے کہ اللہ و رسول کا حکم دریافت اور تحقیق نہین کرتی اپنے بزرگوں کی راہ پر خاطر جمع سے مطمئن ہوکر بیٹھ رہی اور جانا کہ یہی حق ہے قال اللہ تبارک و تعالی وان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ذٰلکم وصّٰکم بہ لعلکم تتقون **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ انعام مین کہ یہ راہ میری سیدھی ہے سو اوسپر چلو اور مت چلو کئی راہین پھر تمکو پھیر دینگے او کی راہ سے یہ کہدیا ہے تمکو تاکہ تم بچتے رہو **ف** یعنے حق تعالے نے فرمایا یہ قرآن جو مین نے تمھارے واسطے بھیجا جو رویہ اور طریقہ اوسمین تمھارے کرنے کے لیے فرمایا یہی راہ میری رضامندی کی اور میری طرف پہونچنے کی سیدھی ہے اس راہ پر چلو اور سوا اسکے اور راہین باپ

تب وہ جانینگے کہ وہ ہماری بدعات کے کام ایسے برے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جب لوگ اللہ ورسول کے حکم کے موافق عمل نہیں کرتے اور نئی نئی راہیں نکالتے ہیں اور سمجھانے اور منع کیے سے باز نہیں آتے تو اللہ تعالے اپنی ہدایت اور مہر اونپر سے اوٹھا لیتا ہے سو وہ گمراہی میں پڑے رہتے ہیں کہ قیامت کے روز اونکو عذاب ہوگا سو اب دنیا میں اللہ کی طرف سے ہدایت کیواسطے قرآن آچکا اور رسول بتا چکے پھر اب اگر کوئی نمانے تو اللہ تعالے خود آپ آکر بتا یگا نہیں مگر ہاں قیامت کو عذاب البتہ کریگا قال اللہ تبارک وتعالے ولاتکونوا من الذین فرقوا دینہم وکانوا شیعا کل حزب بمالدیہم فرحون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ روم میں ہو اونمیں سے جنھوں نے پھوٹ ڈالی اپنے دین میں اور ہوگئے بہت گروہ ہر فرقہ جو اپنے پاس ہے اوسپر خوش ہو رہے ف یعنے جو کام شریعت میں یا عقل کے نزدیک صریح بد ہو اوسکو برا کہا جاتا ہے اور جو کام برا کہ آدمی اپنی عقل سے یا اور کسی سے سیکھ کر نیا ایجاد کرتا ہے تو اوسکی برائی صریح قرآن وحدیث میں نہیں پاتا سو اس کام کو نیک جانتا ہے اور اوسپر خوش ہوتا ہے اور بہت شخص جو ایسی نئی نئی باتیں نکالتے ہیں تو خوش ہوکر یا اوسکو پسند کرکر اختیار کرلیتے ہیں اور ہر فرقے کی جدی جدی نئی نئی بدعتیں علیحدہ علیحدہ وضع کی ہوتی ہیں تو گروہ گروہ جدے جدے ہو جاتے ہیں اور دین میں ایکا نہیں رہتا اور پھوٹ پڑجاتی ہے مثلاً ایک فرقے نے مرتضی علیؓ کو اور سب صحابوں سے افضل اور بہتر جانا اور اپنا لقب تفضیلیہ رکھا اور ایک فرقے نے اوس سے بڑھ کر مرتضی علی کو افضل اور اصحابوں کو برا جانا اور محرم میں تعلیں تعزیہ داری اور مرثیہ خوانی اور سینہ زنی اور تحقیق اور بھس اوڑانے کی ایجاد کیں اور ایک عید غدیر اور عید باشجاع ٹھہرالی اور نوروز کیا اور روزے نمازان دنوں میں کمی بیشی کرلی اور اپنا لقب شیعہ اور محب اہلبیت رکھا اور ایک فرقے نے اونکے مقابلے میں علیؓ کو برا کہا اور اپنا لقب خارجی پسند کیا اور ایک فرقے نے علی مرتضیؓ کی اولاد کی دشمنی اور عداوت اختیار کی اور ناصبی خطاب اپنے واسطے گوارا کیا اور ایک فرقے نے شفاعت اور دیدار الہی کا انکار کیا اور گناہ کبیرہ کو اسلام سے خروج کا باعث جانا اور معتزلہ کہائے اور ایک فرقہ نے گوشہ نشینی اور ترک امر بالمعروف ونہی عن المنکر اختیار کرکے شغل

منھ ہووے جو سیاہ ہوئے اونکے منھ کیا تم کافر ہو گئے ایمان میں لگ اب چکھو عذاب بدلا اوس کفر کرنے کا ف یعنی اگلی امتون کو صاف صاف حکم ہو چکے تھے پھر وے آپسمین اختلاف کرکے بہت فرقے ہو گئے چنانچہ یہود اور نصاری بہتر تہتر فرقے ہو گئے کہ اونکو عذاب ہوتا ہے سو تم اونکی طرح مت ہو اور آپسمین پھوٹ نہ ڈالو تمکو قران حدیث مین صاف صاف حکم آ چکے ہین تم اپنے دین مین نئی نئی رسم اور نئے نئے عقیدے اور طریقے نہ نکالو اور پھوٹ نہ ڈالو کہ کوئی معتزلی ہوئے کوئی خارجی بنے اور کوئی رافضی اور کوئی ناصبی اور کوئی جبری اور کوئی قدری اور کوئی مرجی کہاوے اور کوئی سر پر بال رکھکر اور چار ابرو کا صفایا کرکے فقیری جتاوے پھر اونمین کوئی قادری کوئی نقشبندی کوئی چشتی بنے حکم یہی ہے کہ سب ملکر قران اور حدیث پر عمل کرو اور سنت کے طریقے کے موافق مسلمان رہو اور یہود و نصاری کی طرح کئی فرقے مت ہو جاؤ اور نئی نئی باتین نکال کر تفرقہ اور پھوٹ مت ڈالو اسواسطے کہ قیامت کو کہ بعضے لوگ سرخرو اور بعضے روسیاہ ہونگے تو اون روسیاہون سے کہا جاویگا کہ تم پہلے مسلمان ہوئے اور اللہ کے کتاب قرآن کے ماننے کا تمنے اقرار کیا پھر دین مین نئی نئی باتین اور رسمین نکالین اور بدعات کفریہ جاری کین تو اوس سے اللہ کی کتاب کے موافق عمل کرنا چھوٹ گیا پھر اون نئی رسمون کے جاری ہونے سے اونکی محبت دل مین لگ گئی اور چھوٹنا اونکا مشکل پڑ گیا تو قران مین جو اوسکے خلاف حکم پایا اوس حکم سے دلمین انکار آ گیا اوس انکار کا مزا چکھو اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص نئی نئی باتین بدعتین نکالے اور بدعت کے کام کرے تو اللہ صاحب کے نزدیک قرآن کا منکر ٹھہریگا اور روز قیامت کو روسیاہ اوٹھیگا پھر اوسپر عذاب ہوگا اور اوس سے کہا جاویگا کہ مزا چکھو اون بدعتون کا

كما قال الله تبارك وتعالى ان الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا لست منهم في شيء انما امرهم الى الله ثم ينبئهم بما كانوا يفعلون

ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام مین کہ جنہون نے راہین نکالین اپنے دین مین اور ہو گئے کئی فرقے تجکو اونسے کام نہین اونکا کام حوالہ اللہ کے پھر وہی جتاویگا اونکو جیسا کچھ کرتے تھے ف یعنے جن لوگون نے دین مین نئی نئی راہین نکال لین اور جدے جدے فرقے متفرق ہو گئے پھر سمجھانے سے مانتے نہین اور ایک راہ اللہ کی بتائی ہوئی رسول کے کہنے کے موافق سب ملکر نہین چلتے اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اونسے کچھ کام نہین وے تجھ سے الگ ہین وے اللہ کے حوالے ہین کہ اللہ تعالے اونکو عذاب دیگا

معلوم ہوتی ہے اس پہلی تقریر سے بھی یہی چیز بدعت ہوئی تعریف اتنا ہی ہے کہ اس تقریر سے اصحاب کبار اور تابعین ابرار کے نکالے ہوئے مسائل کو رد بات امر رسوم کو بدعت ماننا لازم آیا ہو اور کل بدعت ضلالہ باویل کر بار ثابت ہو تو مسلمان کو لازم ہے کہ رائج نئی کو چھوڑ کر اصل مطلب کو دریافت کرے

الفصل الاول فی الاعتصام بالسنۃ والاجتناب عن البدعۃ ترجمہ فصل پہلی سنت کو مضبوط پکڑنے میں اور بدعت سے بچنے میں **ف** یعنی اس فصل میں ثنا سنت کو رسوں کا اور بدعت کی برائیوں کا ذکر ہے قال اللہ تبارک وتعالی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران میں کہ اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب ملکر اور پھوٹ نڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں اب ہو گئے اوسکے فضل سے بھائی **ف** یعنی یہ اللہ کا بڑا فضل ہے کہ تمکو ایک ہی کے تابع کیا اور ایک کتاب دی کہ اوسپر عمل کرو سب ملکر اور آپس میں پھوٹ نڈالو کہ کوئی اپنی طرف سے ایک مذہب نکالے اور دوسرا اوسکے مقابلہ میں اپنی عقل کی تیزی جتانے کو دوسرا اور پھیلاوے اور جب نئی نئی راہیں نکلیں تو پھوٹ پڑے اور اتفاق نہ رہے سو فرمایا کہ اس قرآن کو اللہ کی طرف سے رسی سمجھو کہ جیسے کوئی شخص کسی گڑھے میں پڑے ہوئے شخص کو رسی لٹکا کر نکالتا ہے سو اللہ نے یہ قرآن اوتارا تم سب اسکو مضبوط پکڑو جیسے نکلنے والا رسی کو پکڑتا ہے اور جو رسی پکڑے وہ نیچے پڑا رہتا ہے یا سستی سے پکڑے تو گر پڑتا ہے سو تم سب ملکر اس قرآن کو مضبوط پکڑو اور اسی پر عمل کرو اور نئی نئی باتیں نکال کر دین میں پھوٹ نڈالو اور اہل سنت کی جماعت سے نوٹ رہو اس سے معلوم ہوا کہ گمراہی کی اصل بھی یہی ہے کہ دین میں قرآن کو چھوڑ کر بدعتیں اور نئی نئی باتیں نکالی اور نئی باتیں نکالنے سے اور رسموں کے رائج ہونے سے قرآن چھوٹتا ہے قال اللہ تبارک وتعالی ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءھم البینات واولئک لہم عذاب عظیم یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ فاما الذین اسودت وجوہہم اکفرتم بعد ایمانکم فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون **ترجمہ** فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ آل عمران میں کہ اور مت ہو انکی طرح جو علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہونچ چکے انکو صاف حکم اور انکے واسطے بڑا عذاب ہے جس دن سفید ہو نگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے

ترجمہ کا ڈالا سو اوس دوسرے باب کا ترجمہ ہندی بولی مین شروع کیا اور **تذکیر الاخوان بقیہ تقویۃ الایمان** اسکا نام رکھا اتمام کو پہونچانا اور قبول کرنا اوسکے اختیار ہی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم سننا چاہیے کہ جو کام یا اعتقاد یا قول ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود کیا اور نہ کسیکو فرمایا اور نہ کسیکو کرتے دیکھا اور منع نکیا اور نہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اصحابون مین رائج اور جاری ہوا اور کسی اصحاب معتبر نے اوسپر انکار نکیا اور نہ اصحابون کے بعد تابعین کے وقت مین بغیر انکار کے رائج اور جاری ہوا اور نہ تابعین کے بعد تبع تابعین کے وقت مین بے انکار کے جاری اور رائج ہوا اور نہ ان چارون زمانون مین اوسکی نظیر اور مثل پائی گئی اور نہ مجتہدون نے اپنے اجتہاد کی راہ سے اوسکو ثابت کیا بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور اصحابون اور تابعین اور تبع تابعین کے بعد اپنی طرف سے لوگون نے کام یا عقیدہ یا بات نئی ایجاد کی اور اوسکے کرنے مین ثواب جانا سو وہ کام اور عقیدہ اور بات بدعت اور گمراہی ہی پھر خواہ وہ کام یا عقیدہ یا بات بالکل خود نئی ہو یا وہ خود نئی نہ ہو مگر جو کام یا عقیدہ یا بات اون چارون زمانون مین تو رائج ہوا یا مجتہدون نے اجتہاد کی راہ سے ثابت کیا اوسمین کوئی نئی بات اپنی طرف سے لوگون نے نکالی وہ بھی بدعت ہی اور وہ کام اور عقیدہ اور بات بھی بدعت مین شامل ہی جسکو لوگ شرعی کام کی طرح اہتمام اور تقید سے مصروف ہوکر کرین اور موجب ننگ و نام اور تعریف اور مدح کا جانین اگرچہ اوسمین ثواب نہ جانین اور جو کام یا عقیدہ یا بات حضرت نے خود کیا یا کسیکو کرتے دیکھا اور پسند کیا یا اکثر معتبر اصحابون نے کیا وہ سنت ہی یا تابعین اور تبع تابعین مین رائج اور جاری ہوا اور کسی معتبر نے انکار نکیا یا مجتہدون نے اپنے اجتہاد سے نکالا وہ بھی سنت مین داخل ہی اس تقریر سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ ایک بدعت حسنہ ہی اور ایک بدعت سیئہ ہی بدعت حسنہ وہ ہی جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نکلی قواعد شریعت کی روسی اور بدعت سیئہ وہ ہی جو شریعت کے قواعد کلیہ کی رو سے بالخصوص اوسکے جواز کا حکم نہین معلوم ہوتا بلکہ ایک نوع کی برائی اوسمین پائی جاتی ہی سو اس تقریر مین اور اوس تقریر مین جو اول مذکور ہوئی صرف نزاع لفظی ہی انجام دونون تقریرون کا ایک ہی ہی کہ جو چیز اس تقریر کی رو سے بدعت حسنہ ثابت ہوتی ہی اوس پہلی تقریر کی رو سی وہ ہی چیز سنت مین شامل ہوتی ہی پھر سنت کا لفظ چھوڑ کر اصحابون کی اور تابعین اور تبع تابعین اور مجتہدون کی بات کو بدعت کیون کہیے اور جو چیز اس تقریر کی رو سے بدعت سیئہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا حمد خاص تیری ذات پاک کو کہ تونے اپنے فضل سے ہمکو ہدایت بخشی اور اپنے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا کیا اور توحید خالص کی راہ لگایا اور بدعت کے عقائد سے بچایا اور اوسی اُمّی کو قرآن معجز دیکر ہماری ہدایت کے واسطے رسول بنایا سوا اے مالک ہمارے اپنے اوس رسول کریم پر اپنے علم کے موافق درود بے انتہا بھیج کہ اوسنے خاص تیرے حکم کے بموجب لوگوں کو شرک و بدعت سے روکا اور تیری سیدھی راہ پر چلایا اور توحید کی خوبیاں اور شرک کی برائیاں مفصل بیان کین اور سنت پر عمل اور بدعت کے ترک کا تقید کیا اور آل و اصحاب پر کہ اُنھوں نے سنت کو جاری اور بدعت کو رد کیا بعد اسکے معلوم کیا چاہیے کہ ایک فاضل جلیل تقشرع و بیدا ہے شرک اور بدعت کی برائی کے بیان میں ایک رسالہ تقویۃ الایمان نام لکھا اور اوسمیں صرف آیتین اور حدیثیں جمع کین اور اوسکے دو باب ٹھہرائے ایک باب میں توحید کی خوبیاں اور شرک کی برائیاں ہندی زبان میں بیان کین اور دوسرے باب میں اتباع سنت کی خوبیاں اور بدعت کی برائیاں اور تفصیل بعضے بدعات کی آیت اور حدیث سے ذکر کی اور ارادہ ہندی ترجمہ کا کیا مگر فرصت نپائی اور وہ علیین جا بسے انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ سن بارہ سو پچاس ہجری میں اللہ تعالی نے اس خاکسار گنہگار سیدان محمد سلطان کے دل میں ارادہ

بعون صانع حکیم و کرم ملک منان و فضل خلاق زمین و زمان
یہ کتاب مستطاب باعث تقویت نور ایمان المسمیٰ بہ
تذکیر الاخوان
بقیہ
تقویۃ الایمان
ترجمہ جناب قدوۂ ارباب ایمان محمد سلطان خان علیہ الرحمۃ والغفران
مطبع نامی منشی نولکشور میں بطبع مطبوع ہوئی